اسے ٹیکسی میں بیٹھے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔جب ٹیکسی اس کے مطلوبہ مقام پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

دل آویز ننگے پیر اس بڑے سے بنگلے کے سامنے کھڑی کانپ رہی تھی۔۔۔وہ بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں اس کا پیچھا کرتے یہاں تک نہ آ گئے ہوں۔۔۔

اس کے بیل بجاتے ہی دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔دل آویز نے اپنا چہرا چادر میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

واچ مین نے اس کے نام لینے پر اس ملازمہ کو بلا لیا تھا۔۔اور مزید پوچھ گچھ کے بعد اسے اندر جانے دیا گیا تھا۔۔۔

اس گھر میں ان دو ملازمین کے علاوہ اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔

"صاحب بہت کم رہتے ہیں یہاں۔۔ ابھی گھر پر نہیں ہیں۔۔۔ میں نے فون پر بات کی تھی ان سے۔۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ آئیں گے تو آپ سے ملوا دوں ان کو۔۔۔۔ رشیدہ خالہ بتا رہی تھیں کہ آپ کو بہت ضرورت ہے۔۔۔ ویسے ملازمہ کی ضرورت تو نہیں تھی۔۔۔ لیکن ہمارے صاحب بہت رحمدل ہیں۔۔۔

میں نے ان سے بات کی تھی تو وہ مان گئے۔۔۔۔ بس وہ آئیں گے تو ایک بار آپ کو ملوا دوں گی۔۔۔ باقی آپ کی نوکری تو پکی

ہے۔۔۔۔ پورا گھر خالی ہے تو اس لیے صاحب نے یہاں اوپر کمرے دے رکھے ہیں ہمیں۔۔۔

آپ یہاں پر رہنا۔۔۔"

ملازمہ اسے سب بتا رہی تھی۔۔۔ مگر دل آویزا ابھی تک پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔ وہ اس کی باتوں پر غائب دماغی کے ساتھ سر ہلا گئی تھی۔۔۔

بتول کے جانے کے بعد اس نے دروازے اور کھڑکیاں اچھی طرح سے بند کی تھیں اور وہاں ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔ اس کے سامنے وہ منظر بار بار آ رہے تھے۔۔۔

جو سوچ کر ہی اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔۔

جس گھر میں اس نے شہزادیوں کی طرح اپنی زندگی گزاری تھی۔۔۔۔ آج اسی گھر میں اس کی عزت محفوظ نہیں تھی۔۔۔

پورے کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔ اب تک لوگوں کو حقیر مان کر اس نے بہت تنگ کیا تھا۔۔۔ یہ شاید انہیں گناہوں کی سزا تھی۔۔۔۔ لیکن اس نے تو کبھی کسی کو اس طرح نقصان نہیں پہنچایا تھا۔۔۔

وہ پوری رات اس کی روتے ہوئے اور خوف سے کانپتے ہوئے گزری تھی۔۔۔۔ باہر بارش ہو رہی تھی۔۔۔

زرا سی آہٹ پر وہ لرز اٹھتی تھی۔۔۔ اتنی شدید ٹھنڈ میں وہ فرش پر سکڑ سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

رات ایک بجے کے قریب گیٹ پر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔۔۔ وہ بوکھلا کر زمین سے اٹھی تھی۔۔۔

اس نے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخ روکی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں خوف سے سکڑ گئی تھیں۔۔۔۔

اس کے پیر میں گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے خون نکل کر اب وہیں جم چکا تھا۔۔۔ وہ بمشکل اپنے پیر کو گھسیٹتے کھڑکی تک گئی تھی۔۔۔

اس کے کمرے میں زیرو پاور کا بلب جل رہا تھا۔۔ اس نے خوف کی شدت کے باعث لائٹ آن نہیں کی تھی۔۔۔ کہ کہیں روشنی دیکھ کر کوئی اسے ڈھونڈھتا اندر نہ آجائے۔۔۔

کھڑکی کو معمولی سا کھولتے اس نے پردہ سرکایا تھا۔۔۔۔ وہ آنے والے کو دیکھ کر تسلی کرنا چاہتی تھی کہ وہ قیس نہیں تھا۔۔۔ وہ یہاں پر محفوظ تھی۔۔۔

اس کی زندگی کے گزرے گھنٹے اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھے۔۔۔

پردہ سرکانے پر اسے وہ گاڑی گیٹ سے اندر آتے دکھائی دی تھی۔۔۔ اس کا کمرہ اس رخ پر تھا کہ پورچ میں رکتی گاڑی اس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔

گاڑی کے پچھلے دروازے سے کسی نے تیزی سے نکل کر شاید اس گھر کے مالک کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

دل آویز کی نظریں اس دروازے پر جم سی گئی تھیں۔۔۔ جہاں سے اس نے باہر نکلنا تھا۔۔۔۔

"مہک۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس شخص کا چہرا دیکھ پاتی اچانک لائٹ آن ہونے اور کسی کی پکار پر اس کے لبوں سے مارے خوف کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

جو کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے نیچے تک سنائی دی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلنے شخص نے سوالیہ نگاہوں سے واچ مین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں چیک کرتا ہوں سر۔۔۔۔شاید کوئی نئی ملازمہ آئی ہے۔۔ اتنا بڑا گھر ہے ڈر گئی ہو گی۔۔"

واچ مین کے بتانے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے ڈرا دیا تم نے۔۔۔"

دل آویز اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کانپتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس نے جلدی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

مگر اب وہاں گاڑی کے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔

"نیچے کون آیا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی دودھیا رنگت میں زردی گھلی ہوئی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ رشیدہ نے اپنی بھانجی کو کچھ بتایا تھا یا نہیں۔۔۔ مگر وہ اسے مہک کہہ کر پکار رہی تھی۔۔۔

اس کا اصل نام نہیں لے رہی تھی اور اسے اچھے سے ٹریٹ بھی کر رہی تھی۔۔

دل آویز نے اس سے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"صاحب آئے ہیں۔۔۔وہ اکثر اسی ٹائم پر آتے ہیں۔۔۔ان کے لیے کھانا اسی ٹائم پر بنتا ہے۔۔۔"

اس کے سامنے ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھتے وہ اس کا خوف سے کانپتا وجود دیکھ خاموشی سے نکل گئی تھی۔۔

اس نے اپنے صاحب سے صبح ملوانے کو کہا تھا۔۔۔ ابھی اس لڑکی کی کیفیت اسے ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔ اس کا حلیہ کسی کو بھی مشکوک کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ جا چکی تھی۔۔۔ دل آویز نے حیرت سے دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کے تو لاک کیا تھا۔۔۔۔ پھر یہ اندر کیسے آ گئی تھی۔۔۔

قریب آنے پر اس نے غور کیا تھا کہ اس دروازے کا لاک نہیں تھا۔۔

دل آویز کا خوف پھر سے بڑھ گیا تھا۔۔۔ ایسے تو کوئی بھی اس کے کمرے میں آسکتا تھا۔۔۔

دل آویز نے اپنے زخمی پاؤں کے ساتھ وہاں ایک جانب پڑا ٹیبل گھسیٹ کر دروازے کے آگے رکھا تھا۔۔۔ ایسی ہی دو تین وزنی چیزیں رکھنے کے بعد اس نے دروازے کو چیک کیا تھا۔۔۔

جو آسانی سے نہیں کھل رہا تھا۔۔۔

کھانے کی ٹرے کو تکے بغیر وہ پھر سے اسی کونے میں آ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جہاں سے وہ اٹھی تھی۔۔۔

اسے بھوک نہیں تھی۔۔۔ نہ ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔ وہ بالکل پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔ زندگی کے گزرے لمحے کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چل رہے تھے۔۔۔

جن میں ایک زخمی یاد بن کر اس نے بھی اپنی جھلک دکھائی تھی۔۔۔ اور پھر اس کے کڑوے الفاظ۔۔۔ اس شخص کا صبر اور اس کی نفرت میں ڈوبی آنکھیں سب اس کے تصور میں ٹھہر گیا تھا۔۔۔

بے آواز آنسو بہاتی وہ اپنا سر دیوار کی پشت سے ٹکا گئی تھی۔۔۔۔

آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔

جنہیں پونچھ کر اپنے سینے سے لگائے والے اس کے بابا اس پاس نہیں تھے۔۔۔ یہ اس کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کو رات سے بہت سخت بخار تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اس وقت سخت جان بنی بتول کے بتانے کے مطابق لاونج کی ڈسٹنگ کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کے اوپر سے کپڑا مارتی اسے صاف کر رہی تھی۔۔۔ جب اسے بھاری قدموں کے ساتھ ساتھ ایک آواز سنائی دی تھی۔۔۔

وہ جہاں تھی وہیں تھم گئی تھی۔۔۔ یہ آواز۔۔۔۔ یہ آواز تو جانی پہچانی تھی۔۔۔ وہ بھول نہیں سکتی تھی۔۔

نہ ہی اس کے کان دھوکا کھا سکتے تھے۔۔۔۔

وہ شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ اور اس کے قدموں کی چاپ قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔

دل آویز کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے جلدی سے اپنے چہرے پر چادر درست کی تھی۔۔۔ وہ زمین پر بیٹھی کانچ کا ٹیبل صاف کر رہی تھی اور وہ اس کے بالکل سامنے آن بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ لرز گئے تھے۔۔۔ چہرا پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد دل آویز میں دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دل آواز کو لگا تھا وہ یہاں سے ہل بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔ سیاہ رنگ کے قیمتی لباس میں ملبوس وہ شخص پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہینڈسم اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے سیاہ رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔۔۔۔ سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔

دل آویز کی جان اس وقت بہت مشکل میں پڑ چکی تھی۔۔۔۔ یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

دنیاواقعی گول تھی۔۔۔۔اس بات کی سمجھ سے آج آئی تھی۔۔۔

جس انسان کے سامنے نہ آنے کی کوشش میں اس نے دو سال

ملک سے باہر گزار دیئے تھے۔۔۔

وہ پھر سے اس کے سامنے آگیا تھا۔۔۔۔وہ بھی کاروپ میں۔۔۔۔

قدرت نے اس کے ساتھ بہت بھیانک مذاق کیا تھا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے اگر میری منیجر سے ان کی اس کنسرٹ کے حوالے

سے بات ہوگئی ہے۔۔۔تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

وہ فون پر مصروف تھا جبکہ اس کی نگاہیں سامنے بیٹھی ملازمہ پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش پر دل آویز کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔ اور جلدی جلدی ٹیبل صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ فون بند کر کے ٹیبل پر رکھتا اسے دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

"سر یہ نئی ملازمہ ہے۔۔۔ میں نے آپ سے بات کی تھی کل۔۔۔"

بتول ٹرے میں کافی کا مگ اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی اور اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے اپنا چہرا مکمل طور پر چادر میں چھپالیا تھا۔۔۔۔ وہ ٹیبل صاف کرتی اٹھی تھی۔۔۔

بتول کا آنا اس وقت اس کے لیے نجات ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

"نام کیا ہے۔۔۔؟؟ اور کہاں سے آئی ہے۔۔۔؟؟"

دل آویز کے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔

کیا وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔؟؟ نہیں اس نے اپنا چہرا پوری طرح سے چھپا لیا تھا۔۔۔ وہ بھلا اس حلیے اور حالت میں کیسے پہچان سکتا تھا اسے۔۔۔

"مہک نام ہے جی۔۔۔ میرے گاؤں سے آئی ہے۔۔۔ آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔۔ مجبور اور ضرورت مند تھی تو اس لیے میں نے یہاں بلوا لیا۔۔۔"

بتول نے بہت پکے منہ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

"ہمہ ٹھیک ہے۔۔۔"

دل آویز آنکھیں میچے کھڑی تھی۔۔۔اسے لگا تھا وہ کوئی اعتراض کرے گا۔۔۔ مگر اس کے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہنکارہ بھرنے پر وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کچن میں آتے گہرے گہرے سانس لیتے اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا تھا۔۔۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ کہاں آگئی تھی۔۔۔اسے سر چھپانے کے لیے اسی شخص کی چھت ملی تھی۔۔۔

وہ تو اس کے سامنے کبھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔ یہ قسمت نے کیا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

یونیورسٹی کے گیٹ ون پر رکتی گاڑی کو دیکھ گارڈز نے جلدی سے آگے بڑھتے گیٹ کھول دیا تھا۔۔۔ گاڑی تیزی سے پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہاں آتے جاتے سٹوڈنٹس کی نظریں اس دھول اڑاتی بیش قیمت گاڑی پر تھیں۔۔۔

جس کی فرنٹ سیٹ پر سوار وہ نازک دوشیزہ چہرے پر مغروریت بھرے تاثرات سجائے اپنے راستے پر نظریں گاڑے ہوئے

تھی۔۔ہیزل گرین آنکھوں پر سیاہ رنگ کی قیمتی گلاسز لگائے وہ یونیورسٹی کے اندر بھی فل سپیڈ میں گاڑی دوڑاتی ارد گرد چلتے سٹوڈنٹس کی جان نکال رہی تھی۔۔

وہ سب جانتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی اس گاڑی کے نیچے کچلا جاتا تو قصور بھی انہیں کا ٹھہرنا تھا کہ وہ آگے آئے ہی کیوں۔۔ گاڑی میں بیٹھی اس مغرور اور بگڑی پاپا کی پری سے کسی نے سوال تک نہیں کرنا تھا۔۔۔

جواب یونیورسٹی کا ایک گول چکر لگاتی پارکنگ ایریا میں موجود اپنی مخصوص جگہ پر پہنچی تھی۔۔۔جو وہاں صرف اس کی گاڑی کے

لیے ہی مختص تھی۔۔۔ سب کو ہی پتا تھا کہ یہ جگہ دل آویز جعفری کی گاڑی کی تھی۔۔۔

وہاں کوئی بھول کر بھی اپنی گاڑی کھڑی نہیں کرتا تھا۔۔۔ کیونکہ پھر اس کے بعد کسی میں بھی اس آفت کی پرکالہ سے نبٹنے کا حوصلہ نہیں تھا۔۔۔ وہ کسی کو نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔۔

وہ جیسے ہی پارکنگ میں آئی سامنے کا منظر دیکھ اس کے تاثرات میں بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔

جس جگہ پر روز وہ اپنی گاڑی پارک کرتی تھی آج عین اسی جگہ پر ایک بائیک کھڑا تھا۔۔۔ جو دیکھ دل آویز کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔۔

"واٹ دا ہیل۔۔۔یہ کس کا بائیک ہے اور یہاں کیا کر رہا ہے۔۔۔؟؟؟"

دل آویز کے لبوں سے غصے بھرے انداز میں یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔اس کے برابر میں بیٹھی اس کی دوست ماہا نے بھی ناگواری سے اس بائیک کی جانب دیکھا تھا۔۔جو زیادہ مالیت کا نہیں تھا۔۔معمولی سا بائیک تھا۔۔۔

اس کی گاڑی کے آگے اس بائیک کی حیثیت چیونٹی سے بھی کم کی تھی۔۔۔

"جس کا بھی ہے۔۔۔ اڑا دو اسے۔۔۔ تا کہ آئندہ کوئی ایسی گستاخی نہ کر سکے۔۔۔"

ماہا نے اپنی لپسٹک کو نیٹ کرتے ناک چڑھا کر کہا تھا۔۔۔ دل آویز بھی ایسا ہی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے پچھلی نشست پر بیٹھی فجر آگے ہوئی تھی۔۔۔ سامنے کھڑے بائیک کی نمبر پلیٹ پر نظر پڑتے اس نے آنکھیں گھمائی تھیں۔۔

"نن نہیں ایسا مت کرنا۔۔ تم آج گاڑی کہیں اور پارک کر دو نا دل۔۔ اس بائیک کو مت چھیڑو۔۔۔ ایسے ہی بلاوجہ معاملہ بگڑ

جائے گا۔۔۔شاید بائیک والے کو پتا نہ ہو یہ تمہاری گاڑی کی جگہ ہے۔۔۔۔"

فجر کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔شاید اسے قریب آتا آندھی طوفان نظر آنے لگا تھا۔۔۔

"معاملہ بگاڑنے والا یہ شخص ہے۔۔۔جس نے میری جگہ پر یہ کھٹارا بائیک پارک کیا ہے۔۔۔اگر اگلے پانچ منٹ میں یہ یہاں سے نہ ہٹا تو اس کا کباڑ میں بنا دوں گی۔۔۔"

دل آویز نے گاڑی کے ہارن پر ہاتھ رکھتے کہا تھا۔۔۔

گاڑی کے ہارن سے ارد گرد کا ایریا گونج اٹھا تھا۔۔ کچھ لوگوں نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔۔۔ فجر اور ماہا کا بھی یہی حال تھا۔۔۔

"دل کیا ہو گیا ہے۔۔۔ پلیز بس کر دو۔۔۔۔"

وہ بار بار ہارن بجا رہی تھی۔۔۔۔ تاکہ بائیک والا آ کر اپنا بائیک ہٹائے۔۔۔۔ اسی لمحے اس کے برابر میں ایک اور گاڑی آن رکی تھی۔۔۔

جس نے اس کی گاڑی کے ہارن کا جواب اپنی گاڑی کے ہارن سے دیا تھا۔۔

دل آویز نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جہاں فرنٹ سیٹ پر بیٹھا قیس مسکراتی نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کے برابر میں اسامہ براجمان تھا۔۔۔ جس کے لبوں پر چھائی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ ابھی تھوڑی دیر میں یونیورسٹی کا نظام درہم برہم ہونے والا تھا۔۔۔

"میڈم آپ گاڑی یہاں پارک کر دیں۔۔۔ وہاں بائیک پہلے سے کھڑا ہے۔۔۔"

چوکیدار نے دل آویز کے پاس آتے اسے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔ وہاں اب سٹوڈنٹس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے تھے۔۔۔

"کس کا ہے یہ بائیک۔۔۔؟؟وہ آ کیوں نہیں رہا یہاں۔۔؟؟کیا وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اس کے اس کھٹارا کا کباڑ بنا دوں۔۔؟'

دل آویز کا غصہ ساتویں آسمان پر پہنچ چکا تھا۔۔

"یہ۔۔۔یہ بائیک زارون میر حیدر کا ہے۔۔۔تمہاری بھول ہے کہ وہ اسے یہاں سے آ کر ہٹائے گا۔۔۔تمہیں ہی اپنی گاڑی واپس موڑنی ہو گی۔۔۔کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے دل۔۔دیکھو ادھر کتنی جگہ ہے پارکنگ کی۔۔۔

وہاں پارک کر دو نا پلیز۔۔۔"

فجر نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جبکہ ماہا تو اس کے برابر بیٹھی اب سچویشن کو انجوائے کرنے لگی تھی۔۔۔۔

اس یونیورسٹی میں دل آویز جعفری سے ایسا پنگا زارون میر حیدر ہی لے سکتا تھا۔۔۔ اور کسی میں اتنا دل گردہ نہیں تھا۔۔۔ کہ وہ اس یونیورسٹی کے سب سے بڑے سپانسر اور شیئر ہولڈر جعفر غوری کی بیٹی سے الجھ سکیں۔۔۔

"تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ بائیک زارون میر حیدر کا ہے۔۔۔ اتنی دیر ایسے ہی مہلت دی میں نے یہ سوچ کر کہ شاید کسی نے نادانی میں یہ حرکت کی ہے۔۔"

دل آویز کے چہرے پر ناگواریت بھرے تاثرات چھا گئے تھے۔۔۔۔اگلے ہی پل گیئر بدلتے اس نے ایکسلیریٹر پر پیر دبایا تھا۔۔۔

ماہا اور فجر نے آنکھیں پھاڑے اس کی یہ حرکت دیکھیں تھی۔۔ جب اگلے ہی لمحے وہ گاڑی آگے لے جاتی اس بائیک کو ٹھوکر مارتی آگے بنی دیوار کے ساتھ کچل چکی تھی۔۔۔

اس جہاز جیسی گاڑی اور دیوار کے بیچ پس جانے کی وجہ سے بائیک کی کوئی حالت نہیں بچی تھی۔۔۔۔

برابر میں کھڑی گاڑی سے نکلتے قیس اور اس کے دوستوں نے مسکراتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔ وہ جانتے تھے اس بائیک کی یہی حالت ہونی تھی۔۔۔

"اس کباڑ کو اب سائیڈ پر کر دیں۔۔۔"

گاڑی سے نکلتے لبوں پر فاتحانہ مسکان سجائے اس نے پاس کھڑے گارڈ کو کہا تھا۔۔۔

جس کی شکل اس وقت دیکھنے لائق تھی۔۔ گارڈ سجاد حسین کو اس لڑکی کا یہ اقدام بہت برا لگا تھا۔۔۔ اتنی اکڑ اور دولت کا غرور۔۔۔

یہ لڑکی خود کو بہت اوپر کی مخلوق سمجھتی تھی۔۔۔اس نے یونیورسٹی میں لوگوں کا جینا حرام کر رکھا تھا۔۔۔

کسی کی ہمت نہیں ہوتی تھی پلٹ کر اسے جواب دے سکے۔۔۔نیو کمرز کبھی اس کے اور اس کے گروپ کے شر سے نہیں بچ سکے تھے۔۔۔

نئے آنے والے سٹوڈنٹس کو ذلیل کر کے وہ سب دوست بہت لطف اٹھاتے تھے۔۔اس گروپ کی لیڈر ردل آویز جعفری ہی تھی۔۔۔

اس وقت بھی زارون کی بائیک کا ستیاناس کرتے اس کے چہرے پر بہت ہی دلفریب اور زندگی سے بھرپور مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔۔

"واؤ کیا کیا ہے یہ تم نے۔۔۔؟؟ لگتا ہی آج کا دن بڑا ہی زبردست گزرنے والا ہے۔۔۔ صبح صبح ہی اتنا اچھا انٹرٹینمنٹ مل گیا۔۔۔"

قیس اس کے برابر آتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ دل آویز اپنی انگلی پر چابی گھماتی اس کی بات پر مسکرائی تھی۔۔

"ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے میرے دوست۔۔ابھی آگے آگے دیکھو ہوتا ہے کیا۔۔۔"

دل آویز بہت اچھے سے جانتی تھی کہ حیثیت میں بے شک ان سے کم ہونے کے باوجود اس پوری یونیورسٹی میں ایک وہی انسان تھا جو اس کے سامنے آکر کھڑے ہونے کی ہمت رکھتا تھا۔۔۔

باقی تو سب ڈرپورک ہی تھے۔۔اسے سامنے دیکھ کر چھپنے لگتے تھے۔۔۔

زارون میر حیدر ڈرتا نہیں تھا مقابلہ کرتا تھا۔۔۔اس کے گروپ کے باقی لوگ زارون سے کم ہی الجھتے تھے۔۔۔مگر دل آویز کبھی بھی کوئی موقع جانے نہیں دیتی تھی اسے چھیڑنے کا۔۔۔

ان کے ڈپارٹمنٹ کے سبھی لوگ باری باری جا کر زارون کی بائیک کی حالت دیکھ کر آ چکے تھے۔۔

زارون کی ابھی کلاس چل رہی تھی۔۔وہ ان کا سینئر تھا۔۔۔اس یونیورسٹی کا سب سے قابل اور ہونہار سٹوڈنٹ۔۔۔۔

اس نے ہر سمسٹر میں ٹاپ کیا تھا۔۔۔اس کا ریکارڈ اب تک کوئی نہیں توڑ سکا تھا۔۔وہ میرٹ بیس پر اس مہنگی ترین یونیورسٹی میں پڑھ رہا تھا۔۔۔

میرٹ کے بغیر اس یونیورسٹی کے خرچے برداشت کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔دل آویز اور اس کے دوستوں جیسے رئیس لوگ ہی یہاں باآسانی پڑھ بھی سکتے تھے اور عیاشیاں بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زارون۔۔۔وہ تمہارا بائیک۔۔۔۔"

عمار اس کے پاس آیا تھا جو کلاس فیلو کے بتانے پر پارکنگ ایریا میں آکر اپنے بائیک کی حالت دیکھ چکا تھا۔۔

اسے بری طرح سے کچلا گیا تھا۔۔ اس کو ٹھیک ہونے کے چانسز ہی نہیں تھے۔۔۔۔ اس کا بالکل کباڑ بنا دیا گیا تھا۔۔۔۔ زارون کتنی ہی دیر وہاں کھڑا اپنے بائیک کی حالت دیکھتا رہا تھا۔۔۔

"بچے ہم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔ مگر خدا ہدایت دے ان بگڑے لوگوں کو۔۔۔۔ پتا نہیں ان کے ماں باپ ان کو سمجھاتے بھی نہیں ہیں۔۔۔۔ احساس نام کی شے نہیں ہے ان کے اندر۔۔۔

ہم کچھ بولے تو کہتے ہیں نوکری سے فارغ کروادیں گے۔۔۔۔"

سجاد حسین جو پچاس پچپن کے قریب تھے۔۔۔۔وہاں اس کے پاس آن کھڑے ہوتے افسردگی سے بولے تھے۔۔۔۔۔

انہیں بہت اچھے سے یاد تھا کہ پارٹ ٹائم جاب کر کے پیسے اکٹھے کرتے زارون نے نیو بائیک لینے کا سوچا تھا۔۔۔ان دنوں وہ بہت زیادہ پریشان تھے۔۔ان کی بیٹی کی شادی تھی اور ان کے پاس پیسے نہ ہونے کے برابر تھے۔۔۔

جب ان سے پریشانی کی وجہ پوچھنے پر زارون نے اپنے بائیک کے پیسے انہیں دے دیئے تھے۔۔۔۔

اپنی ضرورت اور خواہش کو دباتے ان کے منع کرنے کے باوجود اس نے ان کی بیٹی کو اپنی بہن کہتے انہیں وہ ساری رقم دے دی تھی۔۔۔۔

اور ابھی تک اپنی اس پرانے بائیک پر سفر کر رہا تھا۔۔۔ جس کو آج اس بگڑی لڑکی نے بالکل نکارہ کر دیا تھا۔۔۔۔

"چچ چچ۔۔۔۔۔بچارہ۔۔۔۔ غریب انسان۔۔۔۔اب بائیک تو رہی نہیں۔۔۔ تو کیا اپنی اس جھونپڑی سے یونیورسٹی تک کا سفر پیدل کروگے تم زارون حیدر۔۔۔۔"

وہ ابھی وہیں کھڑا تھا جب اسے اپنے پیچھے سے کھکھلاتی آواز سنائی دی تھی۔۔

اس لڑکی کی بات کے اختتام پر اس کے دوستوں کا زوردار قہقہہ سنائی دیا تھا۔۔۔ باقی لوگ جو صبح سے اس ٹاکرے کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ اس وقت ان دونوں کو آمنے سامنے آتے دیکھ وہاں اکٹھے ہونے لگے تھے۔۔۔

یہ منظر ان کی یونیورسٹی کا سب سے دلچسپ منظر ہوتا تھا۔۔۔

زارون واپس پلٹا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں غصے کی شدت سے لال تھیں۔۔۔ مٹھیاں بھینچ رکھی تھیں۔۔اور دونوں مٹھیاں بہت سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔

اسے بہت اچھے سے یاد تھا کہ دن رات محنت کر کے اس کی ماں نے اسے یہ سیکنڈ ہینڈ بائیک لے کر دیا تھا۔۔۔کیونکہ اس کی یونیورسٹی گھر سے بہت دور پڑتی تھی۔۔۔بس کے روٹ تک پہنچنے کے لیے اسے بہت لمبا پیدل سفر طے کرنا پڑتا تھا۔۔۔

وہ بائیک دیکھنے میں شاید بہت بری حالت میں تھی مگر وہ اس کے لیے بہت اہم تھی۔۔ کیونکہ یہ اس کی ماں نے اسے لے کر دی تھی۔۔۔

سیاہ پینٹ اور نیوی بلو شرٹ میں ملبوس وہ عام سے حلیے میں بھی اپنی شخصیت کی وجہ سے وہاں بہت ساری لڑکیوں کی نگاہوں کا مرکز تھا۔۔۔

وہ ایک انتہائی خوبرو اور حسین مرد تھا۔۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں ہمیشہ تنی رہتی تھیں۔۔۔ وہ اپنے قریبی دوست عمار کے علاوہ بہت کم کسی سے بات کرتا تھا۔۔۔

اسے اپنے عام میں رہنے کی عادت تھی۔۔۔

وہ ان سب کی طرح قیمتی لباس اور مہنگی چیزیں نہیں پہنتا تھا۔۔۔

مگر اس کا کم قیمت لباس بھی اس کی وجاہت کے باعث وہاں ان

سب کو مات دیتا تھا۔۔۔

وہ بہت کم کبھی مسکراتا تھا۔۔۔ مگر جب اس کے اعنابی ہونٹوں پر

مسکراہٹ بکھرتی تھی تو وہ منظر بے پناہ دلفریب منظر ہوتا تھا۔۔۔

مگر ایسا کبھی کبھار ہی ہوتا تھا۔۔۔ جیسے سال میں ایک بار۔۔۔۔

اسے مسکرانا پسند نہیں تھا۔۔

"لگتا ہے زارون کو بائیک کا بہت گہرا صدمہ لگا ہے۔۔۔۔بچارہ بولنا ہی بھول گیا ہے۔۔۔"

قیس نے قہقہہ لگاتے کہا تھا۔۔۔ جس پر دل آویز سمیت وہ سب زور دار طریقے سے ہنستے وہاں کھڑے سبھی افراد کو جلا کر راکھ کر گئے تھے۔۔۔

یہ گروپ کسی کو پسند نہیں تھا۔۔ جنہیں دوسروں کو تنگ کر کے راحت ملتی تھی۔۔۔

"تمہیں شرم آنی چاہیے یہ گھٹیا حرکت کرتے ہوئے۔۔۔"

زارون دل آویز کے مقابل آتے دھاڑا تھا۔۔۔

وہ چاہتا تو وہ بھی اس کی گاڑی خراب کر سکتا تھا۔۔۔ مگر اسے ایسی گھٹیا حرکتیں کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔۔ اگر وہ ایسا کرتا تو اس میں اور ان لوگوں میں کوئی فرق نہیں بچنا تھا۔۔۔

دل آویز نے لیمن کلر کے ہاف سلیوز ٹاپ کے ساتھ نیوی بلو پینٹ پہن رکھی تھی۔۔۔ اس کا لباس اس کے وجود کی رعنائیوں کو چھپانے کے بجائے ان کو مزید نکھار دیتا تھا۔۔۔

جو دیکھنے والوں کی نگاہوں کی دلچسپی بڑھا دیتا تھا۔۔۔ دوپٹہ وہ بہت کم کرتی تھی۔۔ وہ بھی کبھی کبھار فیشن کے طور پر۔۔۔

کمر پر بکھری سیاہ لانبی زلفیں ہر وقت ایسے ہی کھلی رہتی تھیں۔۔۔۔ان کی کٹنگ اور سٹائل ہر ہفتے بدلتی رہتی تھی۔۔۔

جو بال اس کے کمر سے نیچے تک تھے وہ اب کندھوں کے نیچے تک آ گئے تھے۔۔۔۔اس کے بالوں کی گروتھ بہت زیادہ تھی۔۔۔ اسی خاطر وہ ہر ہفتے ان کے ساتھ چھیڑ خانی کرتی رہتی تھی۔۔۔

وہ ایک انتہا کی پر کشش اور حسین لڑکی تھی۔۔۔۔جس سے دوستی کرنے کا وہاں ہر دوسرا لڑکا خواہش مند تھا۔۔۔۔سوائے زارون میر حیدر کے۔۔۔۔

جس کی آنکھوں میں دل آویز کو ہمیشہ اپنے لیے ناگواری ہی نظر آئی تھی۔۔۔ زارون کو اس جیسی لڑکیاں بہت زیادہ ناپسند تھیں۔۔۔

جو اس کے ہر ہر انداز سے واضح بھی ہوتا تھا۔۔

"شرم تو تمہیں اپنی چاہیے۔۔۔ جان بوجھ کر تم نے میری جگہ پر اپنی وہ کھٹارا کھڑی کی۔۔۔۔"

دل آویز بھی اس کے مقابل آتی اس کی سیاہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے خوفی سے بولی تھی۔۔۔

اس کے انداز میں بھی مقابل کے لیے انتہائی ناپسندیدگی تھی۔۔۔۔

"یہ جگہ سب کے لیے بنائی گئی ہے۔۔۔ کوئی بھی کہیں بھی پارک کر سکتا ہے۔۔۔ تمہارے باپ کی خریدی ہوئی نہیں تھی وہ جگہ۔۔۔"

زارون کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس لڑکی کی عقل ابھی ٹھکانے لگا دے۔۔۔ جو انتہا کی بگڑی ہوئی تھی۔۔۔

اپنے اور اپنے دوستوں کے علاوہ وہ کسی کو انسان سمجھتی ہی نہیں تھی۔۔۔ اسے اپنی خوبصورتی اور دولت پر بے پناہ غرور تھا۔۔۔ جو ہر وقت جھلکتا نظر آتا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔۔۔ وہاں ارد گرد کافی سارے لوگ آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

"خبر دار جو میرے باپ کا نام بھی زبان پر لائے تو۔۔۔ مجھ سے بات کرو۔۔۔ سامنے کھڑی ہوں تمہارے۔۔۔"

دل آویز اپنے باپ کے نام پر چیخ پڑی تھی۔۔۔ یہ شخص ہمیشہ ایسے ہی اس کے ڈیڈ کو بیچ میں لے کر آتا تھا۔۔۔۔

"دل کیوں ایسے ہی اس بھکاری کا رونا سن رہی ہو۔۔۔ اس کو بائیک کے پیسے دو اور فارغ کرو۔۔۔"

ان دونوں کے غصے کی شدت بڑھتے دیکھ قیس درمیان میں آیا تھا۔۔

اس کے الفاظ بھی اپنی کزن جیسے ہی تھے۔۔۔ قیس اس کے چچا کا بیٹا تھا۔۔۔ وہ ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔۔۔۔ ان کی دوستی اور محبت کے قصے پوری یونیورسٹی کو پتا تھے۔۔۔

سب کا کہنا تھا کہ ان کی منگنی ہو رکھی تھی۔۔ پڑھائی کمپلیٹ ہونے کے بعد ان کی شادی ہونی تھی۔۔۔۔

"بکواس بند کرو تم اپنی۔۔۔۔ یہ پیسے کا بھرم کسی اور کو دکھانا۔۔۔ تم لوگوں سے زیادہ غریب لوگ اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ جن میں احساس اور انسانیت نام کو نہیں ہے۔۔"

زارون نے ایک قہر آلود نگاہ ان دونوں پر ڈالی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ ان کا خون کھولا گئے تھے۔۔۔ باقی لوگ ان کے سامنے بولنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے تھے۔۔۔ مگر یہ شخص ان کو ایسے ایسے الفاظ بول دیتا تھا کہ وہ اگلا ایک ہفتہ اسی میں ہی ابلتے رہتے تھے۔۔۔۔

"ایک کھٹارا بائیک کے بدلے تم اتنا رو کیوں رہے ہو۔۔۔ یہ پکڑو اور جا کر نئی بائیک لے آؤ۔۔۔ میری گاڑی کے ساتھ پارکنگ میں کھڑی دیکھنے میں تو قابلے قبول لگے۔۔۔"

دل آویز نے پرس سے ڈیڑھ لاکھ روپے نکالتے اس کے سامنے کیے تھے۔۔۔

وہ ایسے ہی اگلے کا نقصان کرنے کے بعد پیسوں کا بھرم دکھاتی تھی۔۔۔ باقی لوگ اس کے آگے دب جاتے تھے۔۔۔

کیونکہ وہ ان کے نقصان سے زیادہ رقم انہیں دے دیتی تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑا شخص زارون میر حیدر تھا۔۔۔ جس کے لیے

پیسوں سے کہیں زیادہ قیمتی اس کی عزت تھی۔۔۔۔

"باپ کے پیسوں پر کوئی بھی ایسے رئیس بن سکتا ہے۔۔ میرا یہ

نقصان اس دن بھرنا جس دن خود کما کر لاؤ یہ رقم۔۔۔"

اس کی جانب سے بڑھائے گئے پیسوں پر ایک سرد نگاہ ڈالتا اسے

اس کی اوقات بتا گیا تھا۔۔

اس کا دماغ بہت زیادہ خراب ہو رہا تھا۔۔۔۔ وہ ہر بار لڑکی ہونے

کا لحاظ کر کے اسے ایسے ہی چھوڑ دیتا تھا۔۔۔

قیس نے ایک بار اسے چھیڑنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں پڑنے والا تھپڑ وہ اب تک نہیں بھولا تھا۔۔۔ اسے یونیورسٹی سے نکالنے کی بہت کوشش کی گئی تھی۔۔۔ مگر وہ ایک قابل اور ہونہار سٹوڈنٹ تھا۔۔۔

اس کے ساتھ اس کے سبھی ٹیچرز اور ایچ او ڈی کا سپورٹ تھا۔۔۔ اسے کسی نے نہیں نکلنے دیا تھا۔۔۔ اس دن کے بعد سے قیس کبھی بھی خود اس سے نہیں الجھتا تھا۔۔۔

وہ ہر بار اپنے کزن کا سہارا لے کر اسے دو باتیں بول تو جاتا تھا۔۔۔ مگر وہ بھی دل آویز کے پیچھے چھپ کر۔۔۔

دل آویز اس سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی تھی۔۔۔۔ مگر زارون کے سامنے اسے ہمیشہ لڑکی ہونے کا مارجن مل جاتا تھا۔۔۔۔

"زارون۔۔۔ چھوڑو انہیں۔۔۔ ان کا تو روز کا کام ہے۔۔۔ تم اپنا ٹائم اور انرجی کیوں ایسے لوگوں پر ویسٹ کر رہے ہو۔۔۔"

نرمین آج یونیورسٹی تھوڑا لیٹ آئی تھی۔۔ جیسے ہی اسے اس ہنگامے کی خبر ملی۔۔ وہ کلاس لینے کے بجائے وہاں پہنچ گئی تھی۔۔۔

"زارون پلیز چلو۔۔۔"

زارون کا بازو تھامے وہ اس کے اور دل آویز کے درمیان میں آتی زارون کے مقابل ہوئی تھی۔۔۔ درمیانی فاصلہ بہت کم تھا۔۔۔ جس کے باعث وہ زارون کے نہایت قریب آگئی تھی۔۔۔

بہت زیادہ غصے میں ہونے کی وجہ سے اس جانب زارون دھیان نہیں دے پایا تھا۔۔۔ مگر دل آویز اور باقی سب نے بہت غور سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

قیس کے لبوں پر عجیب سے انداز میں مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"زارون چلو۔۔۔"

عمار نے بھی اس کا بازو پکڑا تھا۔۔۔۔

"اس طرح سے آنکھیں دکھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے مسٹر۔۔۔۔ تم میرا کچھ کہیں بگاڑ سکتے۔۔۔ ساری زندگی تمہاری حسرت ہی رہ جائے گی۔۔ میری جو بھی اوقات ہے مگر تم اپنی ساری زندگی بھی لگالو گے تب بھی میری اوقات تک نہیں پہنچ سکتے۔۔۔"

دل آویز ابھی بھی چہرے پر مغروریت بھری مسکراہٹ سجائے اسے مزید طیش دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی زارون کا تعلق ایک مڈل کلاس گھرانے سے تھا۔۔

اس کا باپ اسے اون نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کی ماں کپڑے سلائی کر کے گزارہ کرتی تھی۔۔۔

اس کی تین جوان بہنیں تھیں۔۔ جن میں سے دو اس سے بڑی تھیں۔۔۔اور ابھی ان کی شادی کی عمر تھی۔۔۔

وہ اس کے بارے میں اسی کی کزن سے سب پتا کروا چکی تھی۔۔۔ جو جان کر اسے حیرت ہوئی تھی کہ اس سب کے باوجود اس شخص میں اتنا غرور کس بات کا تھا۔۔۔

اس جیسے انسان کو تو ان کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنے کی ہمت بھی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔

یہ جاننے کے بعد اس نے اور اس کے دوستوں نے زارون کو مزید ٹارچر کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔وہ کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔۔۔اسے اس کی حیثیت اور غریبی کا احساس دلانے کا۔۔۔

وہ بہت باہمت اور مضبوط اعصاب کا مالک انسان تھا۔۔۔اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک یہ یونیورسٹی چھوڑ کر بھاگ گیا ہوتا۔۔۔۔

اس کی پھوپھو کی بیٹی تحریمہ بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی تھی۔۔۔

اس کی پھوپھو کی شادی جس گھرانے میں ہوئی تھی وہ ان سے کافی بہتر تھے۔۔۔ اکلوتی بیٹی ہونے کی وجہ سے وہ کسی بھی طرح تحریمہ کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتے تھے۔۔۔

جس تحریمہ کو پتا چلا تھا کہ زارون کا داخلہ شہر کی سب سے بڑی یونیورسٹی میں ہوا ہے تو اس نے بھی ضد کر کے اگلے سال اسے یونیورسٹی میں سیلف پر داخلہ لیا تھا۔۔۔ وہ پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں تھی کہ زارون کی طرح میرٹ پر آتی۔۔۔

زارون ان کے خاندان کا سب سے گڈ لکنگ لڑکا تھا۔۔۔ تحریمہ کو ہمیشہ سے ہر بہترین شے اپنے لیے چاہیے ہوتی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی ماں سے کہہ کر زارون سے رشتہ جوڑنے کی بات کی تھی۔۔۔

جس پر حمیرا بیگم نے زارون کے فادر نعمان صاحب سے بات کر کے زارون کی مرضی کے بغیر یہ رشتہ طے کر دیا تھا۔۔۔ زارون ابھی اتنی جلدی جب اس کے اپنی جوان بہنیں گھر بیٹھی تھیں۔۔۔ وہ اپنا رشتہ طے کروانے کے حق میں نہیں تھا۔۔۔ مگر ہمیشہ کی طرح اس کے باپ نے اس کی بات نہیں سنی تھی۔۔۔

اور پھر ہر بار کی طرح اپنی ماں کے مجبور کرنے پر وہ ان کی خاطر اس رشتے کے لیے حامی بھر گیا تھا۔۔

تحریمہ اس کی منگیتر تھی۔۔ لیکن یہ بات وہاں یونیورسٹی میں کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔۔ سوائے اس بات کے کہ وہ دونوں کزن ہیں۔۔۔۔ اور تحریمہ کی فیملی زارون کی فیملی سے حیثیت کے معاملے میں اوپر ہے۔۔۔

تحریمہ نے جب اس یونیورسٹی میں قدم رکھا تھا تو اس الگ دنیا جس کا کھیل تصور ہی کیا تھا اس نے۔۔۔ وہ اس میں گم ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

سب سے زیادہ متاثر وہ دل آویز کے گروپ سے ہوئی تھی۔۔وہ پانچ دوست اپنے علاوہ کسی کو اہمیت نہیں دیتے تھے۔۔۔

مگر جب انہیں پتا چلا تھا کہ ان کی کلاس فیلو تحریمہ زارون کی کزن ہے تو انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر اور زارون کو مزید نیچا دکھانے کے لیے تحریمہ کی جانب سے دوستی کا ہاتھ بڑھانے پر اسے اپنے گروپ میں شامل کر لیا تھا۔۔۔

جب زارون کو اس بات کی خبر ہوئی تھی تو اس نے تحریمہ کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔

وہ جانتا تھا کہ تحریمہ ان لوگوں جیسی ہر گز نہیں ہے۔۔۔وہ لوگ اسے کا غلط فایدہ اٹھائیں گے۔۔

مگر تحریمہ نے اس کی بات ہی نہیں سنی تھی۔۔اس کو یہی لگا تھا کہ زارون جیلس ہو کر ایسا بول رہا ہے۔۔اس کے بعد وہ مزید ان لوگوں کے قریب ہو گئی تھی۔۔

اس کی ضد دیکھ کر زارون نے اسے مزید سمجھانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

وہ اتنی نا سمجھ نہیں تھی کہ اپنا اچھا برا نہ سمجھ سکتی۔۔۔

تحریمہ کو اپنے گروپ میں شامل کرنے کی ایک وجہ نرمین بھی تھی۔۔۔۔

نرمین دل آویز کے چھوٹے چچا کی بیٹی تھی۔۔۔ وہ ایک گھر میں ہی رہتے تھے۔۔۔۔ ان کا جوائنٹ فیملی سسٹم تھا۔۔۔

مگر نرمین اپنے کزنز دل آویز اور قیس کی نسبت بہت سلجھی ہوئی تھی۔۔۔ اس میں اپنی امیری کو سب کے سامنے دکھانے اور اپنی دھونس جمانے کا شوق نہیں تھا۔۔

وہ باقی سب کے ساتھ بہت اچھے سے رہتی تھی۔۔۔ اور سب کو انسان سمجھتی تھی۔۔۔۔

نرمین اور زارون کلاس فیلوز تھے۔۔۔ جس کے باعث ان کے درمیان بات چیت ہو جاتی تھی۔۔۔۔

مگر نرمین کو اس سلجھے ہوئے ڈیسنٹ شخص نے ہمیشہ اپنی جانب اٹریکٹ کیا تھا۔۔۔ اسی کی کوششوں سے وہ زارون کے کافی قریب آئی تھی۔۔ اور دوستی کر پانے میں کامیاب بھی ہوئی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کے کزنز کو اس کی یہ بات ہر گز بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ دل آویز اور قیس اسے کئی بار کہہ چکے تھے کہ اسے

پوری یونیورسٹی میں دوستی کرنے کے لیے وہی انسان ملا ہے

کیا۔۔۔

وہ اس سے دوسری ختم کر دے۔۔۔ انہوں نے گھر میں بھی نرمین

کی کمپنی کے حوالے سے الٹی سیدھی باتیں کی تھیں۔۔۔ جس پر

نرمین نے انہیں واضح لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ وہ ان کے معاملے

میں دخل اندازی نہیں کرتی تو وہ لوگ بھی اس کے معاملات سے

دور رہیں۔۔۔

اس دن کے بعد سے انہوں نے نرمین کو کچھ بھی کہنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔نرمین کی دوستی عمار اور زارون سے مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس وقت بھی نرمین یہ سب دیکھ کر اپنے کزنز کو چھوڑ کر زارون کو سپورٹ کرنے اس کے مقابل آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"دل آویز پلیز۔۔۔۔بس کرو۔۔۔۔"

زارون کے قریب کھڑے ہوتے نرمین نے پلٹ کر دل آویز کو گھورا تھا۔۔۔

"کیوں بس کروں۔۔۔ یہ میرے بارے میں کچھ بھی بکواس کرتا رہے۔۔۔ اور تم کیوں اس کی اتنی فکر کر رہی ہو۔۔۔ جیسے شوہر لگتا ہو تمہارا۔۔۔"

دل آویز کو نرمین کا اس طرح سے بیچ میں آنا انتہائی ناگوار گزرا تھا۔۔۔

غصے سے بولتے اس نے اپنی آخری بات بہت آہستہ سے کہی تھی۔۔۔ جو بمشکل نرمین سن پائی تھی۔۔۔۔

نرمین کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسے اپنی پوزیشن کا خیال آیا تھا۔۔۔

ان دونوں کے درمیان کھڑی وہ زارون کے بہت زیادہ قریب اس کے چوڑے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھے ہوئے تھی۔۔۔جسے محسوس کرتے زارون نے نامحسوس طریقے سے اسے ہٹا دیا تھا۔۔۔

اور وہ خود بھی چند قدم پیچھے ہٹتے فاصلہ قائم کر گیا تھا۔۔۔

نرمین اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔یہ شخص ہر بار ایسا کر کے اس کے دل میں اپنی جگہ بڑھا دیتا تھا۔۔۔

اسے اپنی حدود کا بہت اچھے سے اندازہ تھا۔۔

"آئندہ میری راہ میں آنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔ یہ آخری بار تھا۔۔۔ اس کے بعد بخشوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔ نہ تمہارا لڑکی ہونے کا لحاظ کروں گا۔۔۔"

اس کو انگلی اٹھا کر سرخ آنکھوں کے ساتھ وارن کرتے وہ وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس کی سرخ آنکھیں کو خود پر اس بری طرح سے اٹھتے دیکھ دل آویز بھی ایک پل کے لیے گھبرا گئی تھی۔۔۔ مگر اپنے برابر میں آن کھڑے ہوتے قیس اور اپنے باقی دوستوں کے سپورٹ پر اس کتنی گھبراہٹ ایک دم سے زائل ہوئی تھی۔۔۔

"اتنی گھٹیا لڑکی ہے۔۔ اس کے ماں باپ نے اس کو صرف دولت اڑانا ہی بتایا ہے۔۔ تمیز سیکھانا بھول گئے ہیں۔۔۔ قسم سے اللہ کرے کبھی ایسا موقع ملے۔۔ میں اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دوں گا۔۔"

کلاس میں آکر بیٹھتے عمار نے غصے سے کہا تھا۔۔

جبکہ اس کی بات پر زارون نے اسے نفی میں سر ہلاتے منع کیا تھا۔۔

"ایسے بات مت کرو کسی لڑکی کے بارے میں۔۔ اس کا نہیں پتا۔۔ مگر ہمارے والدین نے ہماری جو تربیت کی ہے اسے نہیں بھولنا۔۔"

اتنا سب ہونے کے بعد بھی زارون کو عمار کا ایک لڑکی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔ اس کے سرزنش کرنے پر عمار شرمندہ ہوا تھا۔۔۔

جبکہ نرمین جو اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھی تھی۔۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ ٹکائے وہ یک ٹک اسے تکے گئی تھی۔۔۔

اپنی پوری زندگی میں اس نے ایسا مرد کہیں نہیں دیکھا تھا۔۔ ورنہ اگر اس کی جگہ اگر کوئی اور ہوتا تو اب تک دل آویز جس طرح سے اسے ٹارچر کر چکی تھی۔۔

وہ کوئی انتہائی قدم اٹھا چکا ہوتا۔۔۔ مگر زارون میر حیدر کو خود پر بہت کنٹرول تھا۔۔۔۔

"زارون میر حیدر اتنا صبر کرنا کہاں سے سیکھا ہے تم نے۔۔۔"

نرمین نے اس کی جانب دیکھتے مسکرا کر کہا تھا۔۔

"اپنی ماں سے۔۔۔"

اپنی ماں کے ذکر پر اس کے خوبرو نقوش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔ جو اسے مزید پرکشش بنا گئی تھی۔۔۔

نرمین کتنی ہی دیر مبہوت سی اسے تکے گئی تھی۔۔۔

"آہم۔۔۔"

اس کی محویت توڑنے کی خاطر عمار نے اپنا گلا کھنکھارا تھا۔۔۔

جس پر نرمین ایک دم سے گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ جبکہ زارون اپنی اسائمنٹ کو چیک کر رہا تھا۔۔۔ اس نے اس جانب دھیان نہیں دیا تھا۔۔ یا شاید دیکھ کر بھی اگنور کر گیا تھا۔۔

اس نے نرمین کو بہت پہلے بتا دیا تھا کہ اس کی منگنی تحریمہ سے ہو چکی ہے۔۔۔ شاید وہ پہلے دن سے نرمین کے انداز سمجھ گیا تھا۔۔ اس کی زندگی میں ابھی بہت سٹرگل اور خواب تھے۔۔

جس کی وجہ سے اس کی زندگی میں اس پیار محبت کی کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

تحریمہ سے بھی اسے مجبور کر کے یہ بندھن جوڑا گیا تھا۔۔۔ جس کے بارے میں اسے پورا یقین تھا کہ تحریمہ آج نہیں تو کل توڑنے والی تھی۔۔۔

اسی خاطر وہ تھوڑا مطمئن تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"واہ مشرقی لباس۔۔۔۔ لگتا ہے اپنے دوست کی فرمائش پر پہنا ہے۔۔۔ وہ ایسا ہی لگتا ہے عورتوں کو ڈھکا چھپا کے رکھنے والا دقیانوسی سوچ کا مالک انسان۔۔۔ تحریمہ بتاتی رہتی ہے۔۔۔"

نرمین تیار ہو کر ناشتے کے ٹیبل پر آئی تھی۔۔۔ اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی ساتھ بیٹھی دل آویز نے اس کی جانب جھکتے اس پر چوٹ کی تھی۔۔۔

"تم ہر وقت اس کے پیچھے کیوں پڑی رہتی ہو۔۔۔ اتنی اوبسیسٹ کیوں ہو اس کے پیچھے۔۔۔"

جوس کا گلاس لبوں سے لگاتے نرمین نے اس کو گھورتے پوچھا تھا۔۔۔

یہ سچ بھی تھا کہ اسے ایسے ہی باتوں کے دوران پتا چلا تھا کہ زارون کو لڑکیاں صرف مشرقی پہناوے میں ہی بہتر لگتی تھیں۔۔۔ اپنے وجود کو عیاں کرتا لباس ان مسلمان لڑکیوں کے لیے ہرگز نہیں تھا۔۔۔

وہ اس شخص کی ہر بات سے ایسے ہی متاثر ہو کر اسے اپنا لیتی تھی۔۔۔

"اوہ پلیز۔۔۔ میرا دماغ ابھی تمہاری طرح خراب نہیں ہوا۔۔۔

جو اس جیسے بد تمیز اور بد لحاظ انسان کا سوچوں بھی۔۔۔"

نرمین کی بات سن کر وہ اندر تک زہر آلود ہوئی تھی۔۔۔

"ہاہاہاہا۔۔۔ تم پھر سوچ لو۔۔۔۔ مگر زارون تو تمہارا نام بھی سننا

پسند نہیں کرتا۔۔۔ تم سے زیادہ وہ تمہیں ناپسند کرتا ہے۔۔۔ اس

کے نزدیک تم دنیا کی سب سے بد تمیز اور بد زبان لڑکی ہو۔۔۔"

نرمین نے اس کی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیا تھا۔۔

دل آویز کو اپنے حسن اور باپ کی دولت کا ہمیشہ سے بہت گھمنڈ رہا تھا۔۔۔وہ بہت چھوٹی تھی جب اس کی مدر کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔ اس کی خاطر اس کے ڈیڈ نے دوسری شادی نہیں کی تھی۔۔

وہ اس سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔۔۔۔اس کے منہ سے بات نکلتی نہیں تھی کہ وہ پوری کر دیتے تھے۔۔۔اس کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری کی گئی تھی۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ کچھ زیادہ ہی بگڑ گئی تھی۔۔۔وہ اپنے علاوہ کسی کو انسان میں سمجھتی تھی۔۔۔اس گھر میں بھی کوئی اس کے مزاج کے خلاف بات نہیں کرتا تھا۔۔

یہ گھر اس کے ڈیڈ کا تھا۔۔۔ اس کے دادا نے اپنی زندگی میں ہی تمام جائیداد اپنے تینوں بیٹیوں میں برابر کی بانٹ دی تھی۔۔۔ جسے باقی دونوں بھائی سنبھال پانے میں ناکام رہے تھے۔۔۔

اپنے کاروبار کھڑے کرنے کے چکر میں انہوں نے زمین بیچ کر پیسہ لگایا تھا۔۔۔ جس میں کامیاب نہ ہو پانے کی وجہ سے ان کا سارا پیسہ ڈوب گیا تھا۔۔۔

جبکہ دل آویز کے فادر جعفر غوری ایک بہت ہی ذہین انسان تھے۔۔۔ ان کا بزنس بہت جلد گرو کر گیا تھا۔۔۔ اور آج ان کا شمار ملک کے نامور بزنس مینز میں ہوتا تھا۔۔۔

انہوں نے اپنے دونوں بھائیوں کو تنہا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ بڑے بھائی ہونے کا فرض نبھاتے انہوں نے دونوں کو نہ صرف اپنے پاس جاب دی تھی۔۔۔ بلکہ اپنے عالیشان بنگلے میں بھی جگہ دی تھی۔۔۔۔

غوری منزل بہت بڑے رقبے پر بنائی گئی تھی۔۔۔ جو انہوں نے اپنی لاڈلی اکلوتی بیٹی کے نام کی تھی۔۔۔

یہ گھر اس کا تھا۔۔۔ جہاں سب رہ رہے تھے۔۔۔ دل آویزان سب کے ساتھ بہت اچھے سے رہتی تھی۔۔۔

مگر اس وقت تک جب تک اس کے مزاج کے خلاف کوئی بات نہ کی جائے۔۔۔

ماں کی کمی اور باپ کے بے جالاڈ پیار کے باعث اس کی نیچر ایسی ہو گئی تھی۔۔۔ اسے دنیا کو اپنے پیروں کے نیچے رکھنے کی عادت تھی۔۔

یہ بات اس کے ڈیڈ نے کہی تھی اسے۔۔۔ وہ شہزادی تھی ان کی۔۔۔ وہ دنیا کو جیسے چلانا چاہے چلا سکتی تھی۔۔۔

وہ اس کے ساتھ ہمیشہ کے لیے کھڑے تھے۔۔۔ وہ جو کرنا چاہے کر سکتی تھی۔۔۔ ان کا دیا یہی اوور کانفیڈنس تھا کہ وہ اپنے آگے بولنے والوں کو انسان ہونے کا مارجن بھی نہیں دیتی تھی۔۔۔

"وہ گھٹیا انسان مُجھے کیا ناپسند کرے گا۔۔۔ اس کی اتنی اوقات ہی نہیں ہے کہ میرے سامنے کھڑا ہو سکے۔۔۔ اگر میں چاہوں تو اسے آج کے آج کھڑے کھڑے یونیورسٹی سے نکلوا دوں۔۔۔"

دل آویز کو نرمین کی بات پر غصہ تو بہت آیا تھا۔۔۔ جس کا جواب سن کر نرمین کے چہرے کی رنگت اڑی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی دل آویز ایسا کر سکتی تھی۔۔۔اس نے صرف ایک بار جعفر صاحب کو کہنا تھا۔۔۔اور یہ ہو جانا تھا۔۔

"پر تم فکر مت کرو۔۔۔میں ایسا نہیں کروں گی۔۔۔اسے نکال دیا تو میری انٹرٹیمنٹ ختم ہو جائے گی۔۔۔جو میں کرنا نہیں چاہتی۔۔۔ابھی تو اسے مزید ٹارچر کرنا ہے۔۔۔اس کی اکڑ توڑنی ہے۔۔۔

یونیورسٹی سے نکلواؤں گی اسے۔۔مگر ابھی نہیں۔۔۔۔خوب ذلیل کر کے۔۔۔۔"

دل آویز نے بالوں کو جھٹکتے تکبرانہ انداز میں کہا تھا۔۔۔۔

نرمین اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"وہ اتنا برا نہیں ہے جتنا تم اسے سمجھتی ہو۔۔۔"

نرمین کو اپنی اس سر پھری کزن کے ارادے ٹھیک نہیں لگے تھے۔۔۔اس لیے اب کی بار وہ بھی ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔

اس کی بات سن تک دل آویز کے قہقہ لگایا تھا۔۔۔

"مجھے اس کے اچھا برا ہونے سے فرق نہیں پڑتا۔۔۔مجھے تو اسے ذلیل کر کے مزا آتا ہے۔۔۔"

دل آویز اس کی جانب دل جلاتی مسکراہٹ اچھالتے وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔

"دل بیٹا ناشتہ تو ٹھیک سے کر لو۔۔۔ بھائی صاحب یہ لڑکی دن بدن اپنے کھانے پینے سے لاپرواہ ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔"

قیس کی مدر اور دل آویز کی چچی زہرا بیگم نے دل آویز کو پھر سے ناشتہ ادھورا چھوڑ کر اٹھتے دیکھ محبت پاش لہجے میں اس کی شکایت جعفر صاحب سے کی تھی۔۔۔

ان کے علاوہ وہ کسی کی نہیں سنتی تھی۔۔۔

جعفر صاحب سے چھوٹے محمود غوری تھے۔۔۔ جن کا ایک ہی بیٹا قیس اور بیٹی فزا تھی۔۔۔۔

ان سے چھوٹے محسن غوری تھے۔۔ جن کی بیوی صوفیہ بیگم سے ان کی ایک بیٹی نرمین اور دو بیٹے حاشر اور طلحہ تھے۔۔۔

وہ سب مل کر ایک فیملی کی طرح اس گھر میں رہتے تھے۔۔۔

ان میں بہت محبت تھی۔۔۔ جعفر صاحب سب کو ایک جیسا ٹریٹ کرتے تھے۔۔۔ مگر اپنی بیٹی کے معاملے میں ان کو کوئی اور دکھائی نہیں دیتا تھا۔۔۔۔

انہیں شادی کے پانچ سال بعد اللہ کے اولاد کی نعمت سے نوازا تھا۔۔۔وہ اسے اپنا دل کہتے تھے۔۔

اسی وجہ سے اس کا نام دل آویز رکھا تھا۔۔۔

اس کی آنکھ میں زرا سی نمی بھی برداشت نہیں ہوتی تھی انہیں۔۔۔اس کی زرا سی تکلیف پر وہ طوفان برپا کر دیتے تھے۔۔۔اوپر سے سونے پر سہاگہ وہ بے پناہ حسین تھی۔۔۔۔

اس کے حسن کا مقابلہ ان کے پورے سرکل میں کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔مومی نازک سراپا اور نگاہوں کو خیرہ کرتیں حسین زلفیں۔۔۔جو زیادہ تر اس کی کمر پر کھلی رہتی تھیں۔۔۔

جب زلفوں کی آبشار اس کی نازک کمر سے ٹکراتی تھی تو وہ منظر قیامت برپا کر دیتا تھا۔۔۔

بچپن سے لے کر اب تک وہ ہر جگہ سراہی گئی تھی۔۔۔ ہر کوئی اس کی تعریف کرتا تھا۔۔ بچپن سے ہی سب اسے اپنے پاس بلاتے تھے اس سے پیار کرتے تھے۔۔

اوپر سے وہ اتنے بڑے بزنس مین کی بیٹی تھی۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ ان کی لاڈلی بیٹی بے انتہائی مغرور تھی۔۔۔

زہانت میں وہ اپنے ڈیڈ پر ہی گئی تھی۔۔۔ مگر یونیورسٹی میں جو سنگت اسے ملی تھی۔۔۔ پڑھائی پر اس کا دھیان بہت کم جاتا تھا۔۔۔

ان کے سرکل کا ہر خاندان اسے اپنی بہو بنانے کا خواہشمند تھا۔۔۔ وہ ابھی کالج میں ہی تھی جب اس کے رشتے آنے شروع ہو گئے تھے۔۔۔ جس پر اس کی پسند اور رضا کو دیکھتے جعفر صاحب نے اس کی منگنی قیس کے ساتھ کر دی تھی۔۔۔

قیس بھی اپنے پیرنٹس سے کئی بار اس حوالے سے بات کر چکا تھا۔۔۔

وہ محبت کرتا تھا دل آویز سے۔۔۔ ان کے اس رشتے سے سبھی گھر

والے بہت خوش تھے۔۔۔

وہ تینوں کزنز ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے۔۔۔ مگر الگ

الگ گاڑیوں سے جاتے تھے۔۔۔

جو دیکھ باقی سٹوڈنٹ ان کے سٹیٹس سے بہت متاثر ہوتے

تھے۔۔۔ سب سے جدید اور مہنگی گاڑی ہمیشہ دل آویز کے پاس

ہی ہوتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زارون میری جان اٹھ جاؤ۔۔۔یونیورسٹی سے لیٹ ہو جاؤ گے۔۔"

مہرین بیگم نے بہت محبت سے اس کے گھنے بالوں میں ہوتے پھیرتے کہا تھا۔۔۔

زارون نے مندی مندی آنکھیں کھولتے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی وہ صبح بہت ہی شاندار ہوتی تھی۔۔جس میں وہ اپنی ماں کا روشن چہرا سب سے پہلے دیکھتا تھا۔۔۔

"اوہ آٹھ بج گئے ہیں۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔"

پیشانی مسلتے اس نے تھکن زدہ انداز میں کہا تھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

"جب پوری رات کام کرو گے۔۔۔ تو دو گھنٹے کی نیند میں ایسا ہی ہو گا۔۔ کیوں خود کو اتنا ہلکان کرتے ہو۔۔"

مہرین بیگم اس کی نیند کے خمار سے بوجھل آنکھیں دیکھتے افسردگی سے بولی تھیں۔۔۔

جس پر ان کا ہاتھ تھامتے وہ لبوں سے لگاتے انہیں اپنے پاس بیٹھا گیا تھا۔۔

"اپنے بیٹے کو دنیا کا کامیاب ترین انسان بنتے دیکھنا چاہتی ہیں نا آپ۔۔۔ تو پھر کامیابی کا سفر تو ایسا ہی کٹھن ہوتا ہے نا۔۔۔"

وہ اپنی ماں کو پریشان نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"اللہ ایک دن میرے بیٹے کو ضرور کامیاب کرے گا۔۔۔ تمہارے ڈیڈ کل پوچھ رہے تھے تمہارا۔۔۔ ایک بار مل لینا ان سے۔۔۔ جو بھی ہے باپ ہیں تمہارے۔۔۔ وہ کچھ کہہ بھی دیں تو درگزر کر دیا کرو۔۔۔ میری خاطر۔۔۔"

اس کی پیشانی چومتے انہوں نے نرمی سے کہا تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ یہی کوشش کرتا تھا کہ اس کا اپنے فادر سے سامنا ہو ہی نہیں۔۔۔ان دونوں کی شروع سے نہیں بنتی تھی۔۔۔

اس کی ماں اس کے باپ کی ان چاہی بیوی تھی۔۔۔یہ شادی انہوں نے اپنے والدین کے کہنے میں آکر کی تھی۔۔۔مگر کبھی یہ مہرین بیگم کو وہ اہمیت اور محبت نہیں دی تھی جس کی وہ حقدار تھیں۔۔۔

وہ چھوٹی چھوٹی بات پر انہیں ذلیل کر کے رکھ دیتے تھے۔۔۔کئی بار ان پر ہاتھ بھی اٹھایا تھا۔۔۔

زارون نے جب سے ہوش سنبھالا تھا وہ یہ سب دیکھتا آ رہا تھا۔۔۔

اس کے ڈیڈ نے پہلے دن سے ان کے اور ان کی ماں کے اخراجات پورے نہیں کیے تھے۔۔۔ اور اوپر سے وہ دوسری شادی کر کے ان کی ماں پر ایک سوتن لانے کا ستم بھی ڈھا گئے تھے۔۔۔

جس کے بعد تھوڑے بہت پیسے جو اپنی تنخواہ سے وہ ان کی ماں کو دیتے تھے وہ بھی بند کر دیئے تھے۔۔۔

مہرین بیگم کپڑے سلائی کر کے ان کا خرچے اٹھا رہی تھیں۔۔۔

وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے شوہر کو دوسری عورت کے ساتھ دیکھتی تھیں۔۔۔ وہ سب ایک ہی گھر میں رہتے تھے۔۔

زارون تھوڑا سا بڑا ہوا تھا تو اس نے اپنی ماں کو ساتھ دینے کی خاطر پڑھائی کے ساتھ ساتھ چھوٹی موٹی مزدوری کرنا بھی شروع کر لی تھی۔۔۔ اسے جو بھی کام ملتا تھا وہ کرتا تھا۔۔

اس نے کبھی شرمندگی محسوس نہیں کی تھی۔۔۔ وہ بس اپنی ماں اور بہنوں کا سہارا بننا چاہتا تھا۔۔

اس کے ہوش سنبھالنے کے بعد جب اس کے باپ نے اس کی ماں پر ہوتے اٹھایا تو وہ پہلی بار باپ کے آگے کھڑا ہو کر ماں کی ڈھال بنا تھا۔۔۔ وہ ہمیشہ سے اپنے باپ سے بدظن رہا تھا۔۔

مگر وہ پہلی بار تھی جب وہ دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے کے سامنے آئے تھے۔۔۔

اس نے صاف لفظوں میں اپنے باپ سے کہا تھا کہ اگر دوبارہ انہوں نے اس کی ماں پر ہاتھ اٹھایا تو اچھا نہیں ہو گا۔۔

اس کی آنکھوں میں ایسا جنون تھا کہ اس پل نعمان صاحب بھی تھم سے گئے تھے۔۔۔ اس دن کے بعد سے انہوں نے ہاتھ اٹھانے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔

مگر لفظی حملوں اور کڑوی باتوں سے باز نہیں آتے تھے۔۔ مہرین بیگم کو اسی بات کا طعنہ دیا جاتا تھا کہ اُنہوں نے بیٹے کو باپ کے سامنے کھڑا کر دیا ہے۔

ان کے سسرال والے خاص کر ان کی نندیں ان کا جینا حرام کر دیتی تھیں۔۔۔

اپنے پورے ددھیال میں زارون کی صرف اپنے چچا سے بنتی تھی۔۔۔

وہ اس کے ڈیڈ سے بہت مختلف تھے۔۔ اور ان کی بیوی بھی بہت اچھی تھیں۔۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔

ان کا گھر ساتھ ہی تھا۔۔۔ زارون بہت چھوٹا سا تھا جب سے اس نے مزدوری کرنا شروع کی تھی۔۔۔ اس کی ماں کو اس کی بڑی بہنوں کی فکر رہتی تھی۔۔

ان کی شادیوں کی زمہ داری بھی زارون پر ہی تھی۔۔۔ مہرین بیگم طبیعت ٹھیک نہ ہونے کے باوجود مشین چلاتی تھیں۔۔ تاکہ وہ اپنے بیٹے کے کندھوں سے بوجھ کم کر سکیں۔۔

جو دن رات کام کر کے خود کو مشین بنائے ہوئے تھا۔۔۔ وہ صبح یونیورسٹی جاتا تھا۔۔۔ وہاں سے واپسی پر ایک کمپنی میں پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا۔۔ جس کے بعد رات کو ایک اکیڈمی میں ٹیوشن

دینے کے بعد واپس آکر اپنی اسائمنٹ اور پڑھائی وغیرہ کرتے اسے سونے کا ٹائم کبھی کبھی ملتا ہی نہیں تھا۔۔

اس کی ماں اپنے لاڈلے بیٹے کی یہ محنت اور لگن دیکھ اس کے لیے ہر وقت دعا گو رہتی تھیں۔۔ انہیں یقین تھا کہ ان کا بیٹا ایک دن ضرور کامیاب ہو گا۔۔۔

اس کی بہنیں بھی اس سے بہت خوش تھیں۔۔۔ وہ ان کی ہر خواہش پوری کرتا تھا۔۔۔ ان دونوں کے رشتے طے ہو چکے تھے۔۔

کچھ مہینوں بعد شادی تھی ان دونوں کی۔۔ جس کی خاطر وہ دن رات محنت کر رہا تھا۔۔

اس کے باپ کو نہ کبھی ان کی فکر رہی تھی نہ ان کی ماں کی۔۔ ان کی جانب سے اتنا احسان ہی بہت تھا کہ وہ انہیں اپنے گھر میں پناہ دیئے ہوئے تھے۔۔۔

نعمان صاحب کا رویہ اپنی بیوی اور بیٹیوں کے ساتھ بھی کچھ خاص نہیں تھا مگر اس کے ساتھ تو وہ بہت بری طرح پیش آتے تھے۔۔۔ کچھ وہ خود بھی ایسے تھے اور کچھ لگائی بجھائی ان کی دوسری بیوی کرتی تھی۔۔۔

وہ زارون کو بالکل بھی اچھا نہیں سمجھتے تھے۔۔۔لوگوں کے سامنے اسے بلاوجہ ذلیل کرنے کا موقع نہیں جانے دیتے تھے۔۔۔اس کی ماں نے اسے سختی سے منع کر رکھا تھا کہ وہ اپنے باپ سے بدتمیزی نہیں کرے گا۔۔

وہ ان کی ہر تذلیل چپ کر کے سہہ جاتا تھا۔۔۔صرف اپنی ماں کی خاطر۔۔۔

"اب کیا بات کرنا چاہتے ہیں وہ مجھ سے۔۔پھر سے کسی بات پر ذلیل ہی کرنا ہو گا۔۔"

بستر سے اٹھتے وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔۔۔

مہرین بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی وہ واش روم میں بند ہو چکا تھا۔۔۔ وہ ان کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔ مگر جب وہ اسے نعمان صاحب کی بے جا زیادتیوں کے باوجود ان کے آگے جھکنے پر مجبور کرتی تھیں تو وہ ان سے ایسے ہی خاموش رہ کر خفگی دکھاتا تھا۔۔۔

مہرین بیگم کی جان بستی تھی اپنے بیٹے میں۔۔۔ اس کے بغیر وہ کچھ نہیں تھیں۔۔۔ مگر شوہر کی اتنی زیادتیوں اور ناانصافیوں کے باوجود وہ نہیں چاہتی تھیں کہ وہ دونوں باپ بیٹا ایک دوسرے سے بالکل لاتعلق ہوں۔۔۔

وہ شاور لے کر نکلا تھا۔۔۔ جب نظر بیڈ کے پاس رکھے گٹار پر پڑی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔ باقی سب کا خیال رکھتے ان کی خواہشات پوری کرتے وہ اپنی سب سے بڑی خواہش اور خواب نظر انداز کر گیا تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھا تھا اور گٹار اٹھا کر اس نے ہولے سے تاروں کو چھیڑا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی بہت خوبصورت دھن کمرے میں گونج گئی تھی۔۔۔

"واؤ۔۔۔۔ بھائی یہ بچارہ تو ترس ہی گیا تھا آپ کے لمس کو۔۔۔۔"

علینہ اسے ناشتے کے لیے بلانے آئی تھی۔۔۔ گٹار کی دھن سن کر وہ بھی اپنی جگہ تھم گئی تھی۔۔

وہ بہت اچھے سے جانتی تھی کہ اس کے بھائی کو گانے کا کتنا شوق تھا۔۔۔ وہ بہت اچھا گاتا بھی تھا۔۔۔۔ جس بارے میں صرف اس کے بہت قریبی لوگ جانتے تھے۔۔۔

مگر اس کے پاس ابھی اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اپنے اس شوق کو آگے لے جا سکے۔۔۔ اسی خاطر اس نے اپنے خوابوں کو قربان کرتے اپنے پیاروں کو آگے رکھا تھا۔۔۔

علینہ اس کے اس شوق سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔۔اس کی آواز سنتا وہ مسکرا کر پیچھے مڑا تھا۔۔۔

"ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لمس کے لیے ترس گئے ہیں۔۔ مگر لگتا ہی یہ میرے نصیب میں نہیں ہے۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولا تھا۔۔۔

وہ بہت کم اپنے جذبات کا اظہار کرتا تھا۔۔۔وہ بہت گہرا انسان تھا۔۔۔ہر بات کو اپنے دل میں دفن کر کے رکھتا تھا۔۔۔کوئی کبھی اس کے دل کا بھید نہیں جان پایا تھا۔۔۔۔

علینہ اس سے ایک سال چھوٹی تھی۔۔ان دونوں کے بیچ کافی دوستی تھی۔۔۔۔وہ کبھی کبھار اس کے سامنے اپنے دل کی بات کر جاتا تھا۔۔۔

"ارے۔۔۔۔میر ابھائی ہمت کیسے ہار سکتا ہے۔۔۔چار عورتوں کے دل سے ہر وقت آپ کے لیے دعا نکل رہی ہے۔۔۔یقین رکھیں بہت پاور فل ہیں کہ دعائیں۔۔۔ایک دن میر ابھائی دنیا کا ستارہ بن جائے گا۔۔۔"

علینہ کے لہجے میں جو یقین تھا وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔

"اچھا بس کرو۔۔۔ انسان کو وہ خواب دیکھنے چاہیں جن کے پورے ہونے کی امید بھی ہو۔۔۔ ورنہ دل ٹوٹنے کا خدشہ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

اس کو اپنے حصار میں لیتے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"خدا نہ کرے میرے بھائی کا دل ٹوٹے کبھی۔۔۔۔"

اس کی بات پر علینہ کا دل دہل گیا تھا۔۔۔ اس کی اس محبت پر وہ اس کی پیشانی چومتا ناشتے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ ابھی اس نے پہلا نوالہ ہی منہ میں رکھا تھا جب اندر داخل ہوتے نعمان صاحب کو دیکھ وہ اندر تک بدمزہ ہوا تھا۔۔۔

"سناؤ بر خودار کیا چل رہا ہے آج کل۔۔۔؟؟"

اس کی مقابل بیٹھتے وہ خلافِ معمول اسے بہت اچھے سے مخاطب کرتے بولے تھے۔۔۔

اس نے حیرت زدہ ہو کر ماں کی طرف دیکھا تھا۔۔۔جو کچن کے دروازے میں کھڑی خود بھی شوہر کے اس بدلے انداز پر تھوڑی حیران اور پریشان تھیں۔۔

ان کے ایسے بات کرنے کے پیچھے ہمیشہ ان کا کوئی مقصد ہوتا تھا۔۔۔

"بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کہ تم نے اپنی بہنوں کی شادیوں کے سارے اخراجات پورے کر لیے ہیں۔۔۔"

وہ بول رہے تھے جب وہ ناشتہ کرتا خاموشی سے ان کی بات سن رہا تھا۔۔ اس نے نہ اوپر دیکھا تھا اور نہ ہی کوئی ری ایکشن دیا تھا۔۔۔۔

"میں بھی باپ ہوں کبھی غافل نہیں رہا تم لوگوں سے۔۔۔ سب خبر رہتی ہے۔۔ بھائی ہو تم۔۔ حق بنتا ہے تمہارا۔۔۔"

وہ جو بولنا چاہتے تھے اس کے لیے تمہید باں دھ رہے تھے۔۔

"آپ نے جو بات کرنی ہے وہ کریں۔۔ مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔"

وہ جلدی جلدی ناشتہ کر رہا تھا۔۔۔ ساتھ ساتھ چائے کے سپ بھی لے رہا تھا۔۔۔

تاکہ نیند کا خمار کم ہو۔۔۔

"علینہ بھی اب چھوٹی نہیں ہے۔۔۔ شادی کی عمر اس کی بھی ہو چکی ہے۔۔۔ کوثر کو بھتیجا کے کامران اچھا لڑکا ہے۔۔۔ باپ کی دکان بہت اچھے سے سنبھال رکھی ہے۔۔۔ اس کے رشتے کی بات کی

تھی کوثر نے۔۔۔ تم لوگ تو اسے ماں نہیں سمجھتے مگر اسے بہت فکر رہتی تم لوگوں کی۔۔۔

مجھے یہ رشتہ مناسب لگا علینہ کے لیے۔۔ میں نے رشتہ طے کر دیا ہے اس کا۔۔۔ بڑی بہنوں کے ساتھ ساتھ اس کے بوجھ سے بھی فارغ ہو جاؤ گے۔۔۔۔"

نعمان صاحب کی بات پر نوالہ توڑتا زارون کا ہاتھ وہیں ساکت ہوا تھا۔۔۔

زویا اور ثمرہ جو کمرے میں بیٹھی باپ کے آنے کی وجہ کا اندازہ لگا رہی تھیں۔۔ وہ بھی بے یقینی سے دروازے میں کھڑی علینہ کو دیکھ کر رہ گئی تھیں۔۔ جس کی رنگت بالکل فق ہو چکی تھی۔۔

اسے آگے پڑھنا تھا۔۔۔ اس کا خواب تھا ڈاکٹر بننا۔۔۔

وہ بھی بھائی کی طرح میرٹ پر پڑھ رہی تھی۔۔۔ مگر اس کا باپ جس نے آج تک اس سے پیار سے بات تک نہیں کی تھی۔۔۔ اس کی مرضی کے بغیر اس کا رشتہ طے کر کے آ گیا تھا۔۔

"ریلیکس۔۔۔ وہ جو وہاں بیٹھا ہے نا۔۔۔ اسے تم سے بھی زیادہ تمہارے خوابوں کی فکر ہے۔۔۔"

زویا نے اس کے قریب آتے اس کی آنکھوں سے بہہ آئے آنسوؤں کو صاف کرتے کہا تھا۔۔

جب اس کی بات پر علینہ پر یقین انداز میں آنسوؤں کے ساتھ مسکرا دی تھی۔۔

اس نے زویا اور ثمرہ کے رشتے بھی ان سے پوچھ کر ان کی رضا سے طے کیے تھے۔۔۔

زویا کی شادی اس کے کلاس فیلو سے ہو رہی تھی۔۔۔بہت اچھی اور پڑھی لکھی فیملی تھی وہ۔۔۔ان کا اپنا فیملی بزنس تھا۔۔۔

جبکہ ثمرہ کی شادی اس کے ماموں زاد کزن سے ہو رہی تھی۔۔۔

ولید ایک پڑھا لکھا قابل اور محنتی انسان تھا۔۔۔ جس کی دو سال پہلے ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں اچھی پوسٹ پر جاب ہوئی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ آپ کو اپنی پڑھی لکھی بیٹی کے لیے وہ ان پڑھ اور طلاق یافتہ لڑکا ملا ہے۔۔۔ دو مہینے پہلے شادی ہوئی تھی اس کے۔۔۔ ایک مہینے میں ہی اس کی بیوی اس کی مار پیٹ سے تنگ آکر اسے چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔"

یہ بات سنتے ہی مہرین بیگم کے دل پر ہاتھ آن پڑا تھا۔۔۔

"فضول باتیں مت کرو تم۔۔۔ کچھ پتا نہیں ہے تمہیں۔۔۔ وہ لڑکی ہی غلط تھی۔۔۔ کہیں اور چکر تھا اس کا۔۔۔۔'

نعمان صاحب کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی ابھی جب زارون نے انہیں وہیں ٹوک دیا تھا۔۔۔

"کسی کی بیٹی کیسی تھی اس بارے میں بولنے کا آپ کو کوئی حق نہیں ہے۔۔۔ بلکہ آپ کو تو اپنی بیٹی کے حوالے سے بھی کوئی فیصلہ کرنے کا حق نہیں ہے۔۔۔ میری بہنیں ہر گز بھی مجھ پر بوجھ نہیں ہیں۔۔۔ میں اتنا دم رکھتا ہوں کہ ساری زندگی انہیں بیٹھا کر کھلا سکوں۔۔۔ تو یہ بات دوبارہ مت کیجئے گا۔۔۔

اور رہی بات رشتے کی۔۔۔ تو جیسے یہ بات طے کی ہے ویسے ہی ختم کر دیں۔۔۔ علینہ کی پڑھائی جب تک مکمل نہیں ہو جاتی۔۔۔ اور جب تک وہ اپنی زندگی کے حوالے سے ایسا کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ اس کی شادی نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ رات سے بھوکا تھا۔۔۔ اور ابھی بھی اس کے باپ نے یہ بات کر کے اس کی بھوک مار دی تھی۔۔۔ وہ ناشتہ ادھورا چھوڑ تا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"میں باپ ہوں اس کا۔۔۔ جو چاہے فیصلہ کروں۔۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے میری بیٹی کا فیصلہ کرنے سے روکنے والے۔۔۔"

نعمان صاحب بھی اس کے برابر آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

مہرین بیگم گھبرا گئی تھیں۔۔۔۔وہ یہی ٹکراؤ تو نہیں چاہتی تھیں۔۔

وہ تینوں بہنیں بھی پریشان سی باہر آئی تھیں۔۔۔

"باپ۔۔؟؟؟باپ کیسے ہوتے ہیں آپ کو پتا بھی ہے۔۔؟؟"

ان کی آنکھوں میں دیکھتے زارون نے ان سے پوچھا تھا۔۔۔۔

وہ سب اچھے سے جانتے تھے کہ کوثر بیگم اپنے لوفر اور آوارہ بھتیجے کارشتہ جان بوجھ کر علینہ کے لیے لائی تھیں۔۔۔ان کا شوہر تو ان کے ہاتھ میں ہی تھا۔۔۔

یا تو رشتے کے لیے مان جانا تھا۔۔یا پھر اپنی پہلی بیوی اور بچوں سے مزید نفرت کرنی تھی۔۔۔۔

سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھتیں وہ اپنے مقصد کی کامیابی پر مسکرادی تھیں۔۔۔

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ان دونوں کے ساتھ علینہ کی شادی بھی ہو گی کامران کے ساتھ۔۔۔۔"

وہ غصے سے دھاڑے تھے۔۔

"دوبارہ اس شخص کا نام مت لیجئے گا میری بہن کے نام کے

ساتھ۔۔۔نہ ان میں سے کوئی اس گھر کی دہلیز پار کرے گا۔۔۔

ورنہ بتا رہا ہوں جو میں کروں گا اس پر آپ اور آپ کی وہ بیوی

بہت پچھتاؤ گے۔۔۔

مجھ سے واقف ہیں آپ۔۔۔میں لحاظ نہیں کروں گا۔۔۔"

ان کو وارننگ دیتی نگاہوں سے گھورتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ اس کے جانے کے بعد یہ شخص اس کی ماں کو ٹارچر کرے گا اسی وجہ سے اس نے آج یونیورسٹی تھوڑا لیٹ جانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔اس کی موجودگی کے احساس سے اور اس کی دی جانے والی سنگین وارننگ پر وہ اونچی اونچی آواز میں باتیں کرتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"چچ چچ۔۔اتنی محنت ضائع گئی۔۔۔۔تمہارا دوست آج نہیں آیا۔۔۔۔"

دل آویز اپنی کلاس لے کر نکلی تھی۔۔جب نرمین اور عمار کو اکیلے بیٹھے دیکھ وہ ان کے قریب آئی تھی۔۔۔

عمار نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔وائٹ کلر کے شرٹ ٹراوزر کے اوپر ریڈ اوپن گاؤن پہنے وہ اپنی گلابی دہکتی ہوئی رنگت کے ساتھ کھلتا ہوا گلاب لگ رہی تھی۔۔۔

بالوں کی آج ہونی ٹیل کی گئی تھی۔۔۔لبوں پر گلابی لپسٹک سجی تھی۔۔۔

اس کے گال بنا کسی میک اپ کے بھی دہمکتے رہتے تھے۔۔۔

اس لڑکی پر پڑنے والی ایک نظر ہی دیکھنے والوں کو گھائل کر دیتی تھی۔۔۔

اس کے گھورنے پر عمار نے بہت مشکل سے اپنی نگاہیں چرائی تھیں۔۔ یہ لڑکی زارون کا دوست ہونے کی وجہ سے اس پر بھی بہت جملے کستی تھی۔۔ مگر عمار اگنور کر دیتا تھا۔۔

اس کا یہی کہنا تھا کہ اتنی حسین اور امیر لڑکی سے لڑنا بے وقوفی ہی تھی۔۔۔ جو بے وقوفی اس کا دوست کر رہا تھا۔۔۔

عمار پیٹھ پیچھے اس کی بہت برائی کرتا تھا۔۔۔ مگر سامنے کبھی ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔ اتنی ہمت اس میں نہیں تھی۔۔۔

یہ کون صرف زارون میر حیدر کرتا تھا۔۔۔اس نے ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ اپنے باپ کے بجائے اپنے دادا کا نام لگایا تھا۔۔۔وہ ان کے جیسا تھا۔۔۔جب تک وہ زندہ تھے اسے باپ کی شفقت انہیں سے ملی تھی۔۔۔

"تم دونوں کو آج دن کیسے گزرے گا۔۔ویسے تو ہر وقت اس کے پیچھے دم ہلاتے پھرتے رہتے ہو۔۔"

دل آویز نے یہ بات کر کے انہیں کس سے مشابہت دی تھی یہ سمجھ کر وہ دونوں جل کر رہ گئے تھے۔۔۔

"مجھے تو لگ رہا ہے ہم سے زیادہ تم اسے مس کر رہی ہو۔۔۔"

نرمین نے اسے خاموش کروانے کے لیے کہہ دیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی نظر وہاں آتے زارون پر پڑی تھی۔۔۔۔ دل آویز کی اس کی جانب بیک تھی۔۔۔ وہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔ نہ ان دونوں نے ایسا تاثر دیا تھا۔۔

وہ چاہتے تھے کہ زارون کے قریب آنے سے پہلے یہ یہاں سے ہٹ جائے۔۔۔ ان دونوں کا آمنا سامنا جب بھی ہوتا تھا۔۔ لڑائی کے سوا کچھ نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"اس بے ہودہ انسان کو میری جوتی بھی مس نہ کرے۔۔۔پتا نہیں یہ یونیورسٹی انتظامیہ کیسے کیسے چیپ لوگوں کو یہاں ایڈمشن دے دیتی ہے۔۔۔"

دل آویز نفرت اور حقارت بھرے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔ اس کی آواز اتنی اونچی ضرور تھی کہ قریب آتے زارون کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔

"تحریمہ بتاتی ہے کہ اس کے ڈیڈ بھی خوش نہیں ہیں اس سے۔۔۔ یہاں میں بے عزت کرتی ہوں اسے اور گھر میں ان کے ہاتھوں

ذلیل ہوتا ہے۔۔۔کچھ لوگوں کی قسمت میں ساری زندگی ذلیل اور خوار ہونا ہی لکھا ہوتا ہے۔۔۔

وہ بھی ان کی اپنی زبان کی وجہ سے۔۔۔۔پتا نہیں تمہاری دوستی کیسے ہو گئی اس کمینے انسان سے۔۔۔"

دل آویز جب بھی زارون کے بارے میں بات کرتی تھی اس کی زبان سے سارے فلٹر ہٹ جاتے تھے۔۔۔اس کے دل میں جو بھی آتا تھا وہ بولتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی نرمین کی بات اسے نجانے کیوں اتنا ہٹ کر گئی تھی کہ وہ اس شخص کے بارے میں بہت برا بولنے لگی تھی۔۔۔

"کونسی کمینگی دیکھی ہے تم نے اس کمینے انسان کی۔۔۔جو اتنا زہر بھر گیا ہے تمہارے دل میں میرے لیے۔۔۔"

زارون کی آواز بہت قریب سے آتی سنتی وہ ایک دم سے گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ اس کے بالکل پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

دل آویز پیچھے کو پلٹتی اس سے ٹکرا گئی تھی۔۔۔

زارون کی غصے سے سرخ رنگت دیکھ نرمین اور عمار بھی تشویش زدہ سے اپنی جگہ سے اٹھے تھے۔۔۔دل آویز ہمیشہ ایسے ہی اس کی پرسنل لائف پر اٹیک کرتی تھی۔۔۔اور یہ ساری باتیں اسے تحریمہ بتاتی تھی۔۔

"زارون۔۔۔۔"

نرمین نے قریب آنا چاہا تھا۔۔۔ مگر زارون نے ہاتھ اٹھا کر اسے وہیں روک دیا تھا۔۔۔

وہ سرخ غضبناک آنکھوں سے اس وقت دل آویز کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔ جو اس وقت نجانے کیوں پزل ہوتی سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں آن ٹھہری تھیں۔۔

"کمینگی کیا ہوتی ہے دیکھنا چاہو گی۔۔؟ بولو؟؟؟"

اس کو پیچھے ہوتے دیکھ وہ آگے بڑھا تھا۔۔ اس کا دماغ پہلے ہی خراب تھا۔۔۔ رہی سہی کسر اس لڑکی نے پوری کر دی تھی۔۔۔

وہاں سے گزرتے سٹوڈنٹس ان دونوں کو پھر سے آمنے سامنے آتے دیکھ رہنے لگے تھے۔۔۔ قیس اور اس کے باقی دوست بھی وہاں آ چکے تھے۔۔۔

"اپنی حد میں رہو تم۔۔۔ اوقات نہیں ہے تمہاری میرے آگے اس طرح سے کھڑے ہونے کی۔۔۔ تم جیسوں کو خرید کر اپنا نوکر بنا سکتی ہوں ساری زندگی کے لیے۔۔۔ اور کمینے لوگوں کو اسی لفظ سے پکارا جاتا ہے۔۔۔

تحریمہ بتاتی ہے تمہارا باپ تمہاری ماں اور تم سب کو منہ نہیں لگاتا۔۔۔ یہ اوقات ہے تمہاری گھر میں۔۔۔"

اپنے دوستوں کو دیکھ اس کے اندر ہمت پیدا ہوئی تھی۔۔۔

وہ مقابل کی کیفیت جانے بغیر پھر سے بہت برے الفاظ ادا کر گئی تھی۔۔۔ آج تک اس کے سامنے کبھی کسی انسان نے ایسے اکڑ نہیں دکھائی تھی جیسے یہ شخص اس کے آگے ڈٹ کر کھڑا ہوتا تھا۔۔

اس کا ایک ہی مقصد تھا۔۔ زارون میر حیدر کی اکڑ توڑ کر اسے اپنے قدموں میں لانا۔۔۔

یہ بات اس کی ضد بن چکی تھی اب۔۔۔

اپنی بات پوری کرتی وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب زارون نے اس کی کلائی کو دبوچتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

وہ اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی سیدھی اس کے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

اس سمیت وہاں کھڑے سبھی سٹوڈنٹس شاک ہوئے تھے۔۔۔۔

نرمین اور عمار نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

قیس کے ساتھ کھڑی تحریمہ کے ہاتھ سے بیس چھوٹ کر نیچے جا گری تھیں۔۔۔۔اس کی بتائی گئی باتوں کو دل آویز ایسے سب کے سامنے استعمال کرے گی اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

آج سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔

زارون میر حیدر اپنے غصے پر کنٹرول رکھتا تھا۔۔ مگر آج اس لڑکی نے حد کراس کر دی تھی۔۔۔

"تم جیسی لڑکیوں کی میری نظر میں کیا اوقات ہے اگر جان گئی تو زندگی میں دوبارہ کبھی میرے سامنے نہیں آؤ گی۔۔۔اپنے باپ

کے پیسوں پر اتنا اچھل رہی ہو تم۔۔۔ کسی دن اس کے بغیر میرے سامنے آنا پھر بات ہو گی۔۔۔

جس کمینگی کی بات کر رہی ہو تم۔۔۔ جانتی بھی ہو کمینگی کیا ہوتی ہے۔۔۔؟؟ دیکھنا چاہو گی۔۔۔"

اس کی کلائی پر زارون کی گرفت اتنی سخت تھی کہ دل آویز کو اس کی انگلیاں اپنی جلد میں دھنستی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ اسے لگا تھا اس کی ہڈی چیخ گئی ہے۔۔۔

آج تک کبھی کسی کی جرأت نہیں تھی اس سے اونچی آواز میں بات کر سکے ایسے چھونا تو دور کی بات تھی۔۔۔

مارے درد کے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ قیس۔۔"

اس سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے اس نے قیس کو پکارا تھا۔۔۔

جو اس پل سکتے سے باہر آتا تیزی سے اس کی جانب بھاگا تھا۔۔۔

"چھوڑو دل کو۔۔۔"

قیس نے زارون کے بازو کو جھپٹا تھا۔۔۔ جب زارون نے اپنی کہنی

اس کے جبڑے پر دے ماری تھی۔۔۔۔ اس کا وار اتنا زوردار تھا

کہ قیس بلبلاتا پیچھے جا گرا تھا۔۔

اسے لگا تھا اس کا جبڑہ ہل گیا ہے۔۔۔

"اپنی کمینگی دکھائے بغیر چھوڑ دوں۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں میں جھانکتے زارون نے اسے جس انداز میں کہا تھا۔۔ دل آویز گھبرا کر پلکیں جھکا گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں کی سرد مہری اس کے وجود میں اندر تک اتر گئی تھی۔۔۔

"آئندہ میرے سامنے ایسی بکواس کرنے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔۔۔"

اس کی کلائی ایک جھٹکے سے چھوڑتے زارون نے اسے وارن کیا تھا اور تیز تیز قدموں سے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

ماہا نے آگے بڑھ کر اسے تھام لیا تھا۔۔۔ ورنہ وہ بہت بری طرح سے نیچے گرتی۔۔۔

نرمین اور عمار کو آج اس منظر نے بہت زیادہ سکون دیا تھا۔۔۔۔

نرمین نے ایک مسکراتی نظر دل آویز کے زرد چہرے اور زمین پر گرے قیس پر ڈالی تھی۔۔۔

وہ دونوں تیزی سے زارون کے پیچھے بھاگ گئے تھے۔۔۔ سب جانتے تھے کہ اب زارون کے دن اس یونیورسٹی میں ختم ہونے

والے تھے۔۔۔۔ آج جو ہوا تھا دل آویزا سے اب یہاں نہیں رہنے دینے والی تھی۔۔۔۔

"قیس اٹھو۔۔۔۔"

اسامہ نے قیس کو سہارا دے کر اٹھایا تھا۔۔۔

"تم سب کیا تماشا دیکھ رہے ہو۔۔۔ جاؤں یہاں سے۔۔۔۔"

ماہا جو پہلے ہمیشہ زارون کا تماشا لگانے اور سب کو اکٹھا کر کے اس کو بے عزت کیے جانے پر خوش ہوتی تھی۔۔۔۔

آج سب کو اس طرح کھڑا ہو کر اندر ہی اندر خوش ہوتے دیکھ وہ ان پر چیخی تھی۔۔

جس پر سب وہاں سے ہٹنے لگے تھے۔۔۔۔ مگر جو بھی تھا آج زارون حیدر کا ایک الگ ہی روپ دیکھ کر انہیں بہت مزا آیا تھا۔۔۔

"میں چھوڑوں گا نہیں اس خبیث انسان کو۔۔۔ اس کی اتنی ہمت اس نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔"

قیس اپنی جبڑے کو پکڑے ابھی بھی درد سے بلبلا رہا تھا۔۔۔ اسے اپنے چہرے کی لڑکیوں سے بھی زیادہ فکر رہتی تھی۔۔

وہ کبھی کسی لڑائی میں نہیں جاتا تھا۔۔۔ مگر زارون سے آج اڈے دوسری بار منہ کے اوپر پڑ چکی تھی۔۔۔ پچھلا نشان ابھی گیا نہیں تھا کہ وہ ایک اور نشان دے گیا تھا۔۔۔

وہ سب اچھے سے جانتے تھے کہ زارون دل آویز کا غصہ قیس کو مار کر نکال لیتا تھا۔۔۔ وہ لڑکی پر ہاتھ نہیں اٹھاتا تھا۔۔۔۔

مگر آج جو بات دل آویز کر گئی تھی۔۔۔ وہ اپنے اوپر اختیار کھو گیا تھا۔۔۔ اس کی ماں اس کی کمزوری تھی۔۔۔ وہ اس پر کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"شرم کرو۔۔۔ اس نے تمہاری منگیتر کو تمہاری آنکھوں کے سامنے چھوا اور تم اپنے پٹنے پر دہائیاں دے رہے ہو۔۔۔"

اسامہ نے قیس کو شرم دلائی تھی۔۔۔ جس پر اس نے مڑ کر دل آویز کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو پچھلے آدھے گھنٹے میں پانی کی چار بوتلیں ختم کر چکی تھی۔۔ مگر اس کا غصہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ جس جگہ سے زارون نے اسے پکڑا تھا اس کی کلائی وہاں سے سوج گئی تھی۔۔

انگلیوں کے نشان واضح نظر آ رہے تھے۔۔۔ وہ اپنے اس ہاتھ کو ہلا بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

لیکن اس درد سے زیادہ اسے جو غصہ تھا۔۔۔ وہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

"آئم سوری دل۔۔ میں تمہاری خاطر ہی آیا تھا۔۔ مگر یہ بچپن سے مزدوریاں کر کے یہاں تک آئے لوگ فولاد کے بنے ہوتے ہیں۔۔ خود کو تو درد نہیں ہوتا۔۔ اتنے زور سے مارا مجھے۔۔۔ پر تم فکر نہیں کرو۔۔

میں ابھی تایا جان کو کال کرتا ہوں۔۔ آج کے آج اسے یونیورسٹی سے فارغ کروائیں گے وہ۔۔ بلکہ کیس بھی کریں گے اس پر۔۔۔"

قیس نے اسے ٹھنڈا کرنے کی خاطر فون اٹھاتے کال ملانی چاہی تھی۔

"میرے ڈیڈ کو کال نہیں کرو گے تم۔۔۔ میں اچھے سے جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔ اگر تمہیں اس سے بدلہ لینا ہے تو اپنے بل بوتے پر پیٹ کر آؤ اسے۔۔۔ میرے ڈیڈ کی پاور کو استعمال کیے بغیر۔۔۔

ویسے ہوتے ہیں مرد۔۔۔ جو اپنے بل بوتے پر لڑنا جانتے ہیں۔۔۔

"

دل آویز کا دماغ اس وقت بالکل ہی گھوم چکا تھا۔۔۔اس نے سب دوستوں کے سامنے قیس کو بے عزت کر کے رکھ دیا تھا۔۔

قیس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔ مگر بولا کچھ نہیں تھا۔۔۔

یہ لڑکی حد سے زیادہ مغرور تھی۔۔۔۔اس بات کا اندازہ اسے بھی اکثر ہوتا تھا۔۔۔

اسے اپنے باپ کے نام کا بہت گھمنڈ تھا اور یہ سچ ہی تھا کہ اس کے ڈیڈ ہی ان سب کو کھلا رہے تھے۔۔ اگر وہ انہیں اپنے گھر میں پناہ نہ دیتے تو قیس کا سٹیٹس بھی ایسا نہ ہوتا۔۔۔

یہی باتیں اسے دل آویز کے سامنے جھکا دیتی تھیں۔۔۔

"تو کیا تم اسے یونیورسٹی سے نہیں نکلواؤ گی۔۔۔اس نے تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔"

ماہا اس کی بات پر حیرت زدہ سی بولی تھی۔۔۔

"وہ اب بھی سب برداشت کر لیتا اور ایسا نہ کرتا اگر تم اس کی ماں کا نام نہ لیتی۔۔۔میں دنیا میں سب سے زیادہ محبت اپنی ماں سے کرتا ہے۔۔تم نے جس انداز میں ان کا نام لیا اس پر اس کا ری ایکشن اس سے بھی برا ہو سکتا تھا۔۔

وہ لحاظ کر گیا کہ تم لڑکی ہو۔۔۔ قیس کو جس طرح سے اس نے مارا۔۔۔ وہ شدت ہم سب نے دیکھی تھی۔۔۔

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ تم سب نے اس کے فادر کا پوچھا تو میں نے بتا دیا۔۔

لیکن تمہیں ان باتوں کا استعمال اس طرح جھگڑے میں نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔

اس کی مدر بہت اچھی ہیں۔۔"

تحریمہ کو اپنی جگہ اس وقت دھڑکا لگا ہوا تھا کہ زارون اب اسے بھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"بالکل ٹھیک کیا دل نے وہ سب بول کر۔۔۔ تمہیں اگر اپنے کزن کا اتنا ہی دکھ لگ رہا ہے تو جاؤ چلی جاؤ اس کے پاس۔۔۔ یہاں اس کے دشمنوں میں کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔"

ماہا کو اس کی بات پر بہت زیادہ غصے آیا تھا۔۔۔ اسے یہ لڑکی اپنے گروپ میں ویسے ہی برداشت نہیں تھی۔۔۔

دل آویز نے اسے اپنے مطلب کے لیے شامل کر رکھا تھا۔۔۔

"وہ ٹھیک ہی کہہ رہی ہے۔۔۔ماں باپ کا ذکر ان لڑائیوں میں نہیں لانا چاہیے۔۔۔"

فجر نے بھی اس کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔۔جس پر دل آویز کی سرد نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"وہ جو پر لڑائی میں میرے ڈیڈ کو بیچ میں لاتا ہے۔۔۔"

دل آویز نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔

"اس نے تمہارے ڈیڈ کی کبھی انسلٹ نہیں کی۔۔۔وہ صرف یہ کہتا ہے کہ تم باپ کی دولت پر اتارتی ہو۔۔۔اس میں انکل کی کوئی

انسلٹ نہیں ہے۔۔۔ مگر تم نے اس کے پیرنٹس کے ریلیشن کو بیچ میں لا کر اس کی مدر کی انسلٹ کی ہے۔۔۔"

فجر نے اسے اچھے دوستوں کی طرح اس کی غلطی بتانی چاہی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔

"تم اس کی کمپلین نہیں کرو گی۔۔۔؟؟"

ماہا اور قیس بھی دل آویز کے جیسے ہی تھے۔۔۔ انہیں بھی زارون کی اکڑ پسند نہیں تھی۔۔

"نہیں۔۔۔"

دل آویز کی بات پر فجر اور تحریمہ خوش ہوئی تھیں۔۔۔ جبکہ قیس اور ماہا اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔

"اتنا اچھا موقع تم ضائع کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

قیس کو اس سر پھری لڑکی کی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔

"اس گھٹیا انسان کی اتنی معمولی سزا نہیں بنتی۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔ پوری طرح سے ذلیل کر کے اس کی اکڑ توڑ کے نکلواؤں گی میں اسے یہاں سے۔۔۔"

دل آویز کی بات پر ان کی آنکھیں بھی روشن ہوئی تھیں۔

"کیا کرنے والی ہو تم۔۔۔؟؟"

فجر نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ دل آویز کی سرخ آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ اسے چھوڑنے والی نہیں تھی

اب۔۔۔۔۔

"قیس۔۔۔ یہ کیا ہوا آپ کو۔۔۔۔؟؟ آپ کے چہرے پر یہ نشان کیسا ہے؟؟ یہ تمہارا چہرا اتنا سوجا ہوا کیوں ہے۔۔۔؟؟ کیا پھر سے کسی سے لڑائی ہوئی ہے؟؟"

وہ سب ڈنر ٹیبل پر بیٹھے تھے جب قیس کے آکر بیٹھنے پر سب سے پہلے اس کے چہرے پر جعفر صاحب کی نظر ہے پڑی تھی۔۔۔

اس کا چہرا سوجا ہوا تھا۔۔۔

اسے تین انجیکشن لگے تھے مگر درد ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"وہ تایا جان میری نہیں۔۔۔۔ دل آویز کی۔۔۔۔"

قیس نے موقع دیکھ کر انہیں بتانا چاہا تھا۔۔۔ جب سامنے بیٹھی دل آویز اسے ٹوک گئی تھی۔۔۔

اگر جعفر صاحب کو پتا چل جاتا کہ کسی نے ان کی بیٹی کے ساتھ ایسا کی ہے تو انہوں نے اس کی نسلیں تک ختم کروا دینی تھیں۔۔۔ اپنی بیٹی کے معاملے میں وہ جائز اور ناجائز بھول جاتے تھے۔۔۔

"ڈیڈ اس کی یونیورسٹی میں کچھ لڑکوں سے لڑائی ہوئی ہے۔۔۔ اسی وجہ سے یہ حالت ہو گئی۔۔۔"

دل آویز نے اسے گھورتے ہوئے جعفر صاحب کے سامنے بات بدل دی تھی۔۔۔ جس پر گھر کے سبھی افراد کی نظریں قیس پر تھیں۔۔۔

"کیوں لڑتے ہو تم۔۔۔؟؟ جب پھر پٹ کر آنا ہوتا ہے۔۔۔ یہ وہی لڑکے ہیں کیا جنہوں نے پچھلی بار بھی پیٹا تھا تمہیں۔۔ پہلے ایک طرف نشان تھا اب دوسری طرف بھی آگیا۔۔۔"

محمود صاحب نے خفگی بھری نگاہوں سے بیٹے کو دیکھتے کہا تھا۔۔ جس پر سب کزنز کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ قیس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

یہ لڑکی ہر بار اس کے ساتھ ایسے ہی کرتی تھی۔۔۔ بنا کسی وجہ کے اسے بے عزت کروادیتی تھی۔۔۔

وہ بھی بس ایک بار شادی ہو جانے کا انتظار کر رہا تھا۔۔ پھر اس کے بعد وہ ایسی بے عزتی برداشت نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

"ویسے دل قیس کی تو لڑائی ہوئی ہے۔۔۔ یہ تمہاری کلائی پر کیا ہوا۔۔۔؟؟ کیا تم بھی تو اس لڑائی کا حصہ نہیں تھی۔۔۔؟"

نرمین نے پلیٹ میں چمچ گھماتے جان بوجھ کر سب کو دھیان دل آویز کی جانب کیا تھا۔۔۔

جس نے کلائی پر پٹی باندھ کر اسے ٹیبل کے نیچے چھپا رکھا تھا۔۔۔ وہ اب تک کسی کی نظروں میں نہیں آسکی تھی۔۔۔

مگر نرمین کی وجہ سے ایک دم سے سب کی نظروں کا مرکز وہ بنی تھی۔۔۔ جعفر صاحب کھانا چھوڑ کر اس کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔

"میری پرنسز کو کیا ہوا ہے۔۔؟؟ مجھے کیوں خبر نہیں اس چوٹ کی۔۔۔"

جعفر صاحب نے اس کی کلائی تھام کر اس کی پٹی ہٹانی چاہی تھی۔۔۔

ان کے چہرے سے ان کی بے پناہ فکر جھلک رہی تھی۔۔۔۔ دل آویز نے کھا جانے والی نظروں سے نرمین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

نرمین صرف دل آویز کو تنگ کرنے کے لیے ایسا کر رہی تھی۔۔

ورنہ یہ تو وہ بھی نہیں چاہتی تھی کہ زارون کو کوئی نقصان پہنچے۔۔۔

اسے اندازہ تھا کہ دل آویز اس معاملے میں اپنے ڈیڈ کو نہیں لائے گی۔۔۔

"ڈیڈ کچھ نہیں ہوا۔۔ ویسے ہی معمولی سی چوٹ لگ گئی تھی۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پلیز پریشان نہ ہوں۔۔۔"

دل آویز بہت مشکل سے انہیں تسلی دیتے اس جانب سے ان کا

دھیان ہٹانے لگی تھی۔۔۔ اس نے انہیں پٹی نہیں ہٹانے دی

تھی۔۔ کیونکہ پٹی کے نیچے چار انگلیوں کے نشان واضح نظر آرہے تھے۔۔

"تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟؟ کیا تم بھی چاہتی ہو کہ ڈیڈ ہو پتا چلے اور وہ تمہارے اس دوست کو یونیورسٹی سے کیا اس دنیا سے ہی نکال باہر پھینکیں۔۔۔"

ڈنر کے بعد نرمین اپنے کمرے میں جا رہی تھی۔۔۔ جب دل آویز اسکے سامنے آتی راستہ روک گئی تھی۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتی۔۔۔ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ تم لوگ یہ بے وجہ کی دشمنی ختم کر دو۔۔۔ وہ بہت اچھا ہے۔۔۔ تم اسے بہت

غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔ آج بھی اس نے غصے میں آکر تمہیں جو چوٹ پہنچائی۔۔۔

وہ اس پر شرمندہ تھا۔۔۔ وہ عورتوں کی بہت عزت کرتا ہے۔۔۔ پر یہ بھی تو حقیقت ہے نا کہ تم نے ہمیشہ اسے ذلیل کیا ہے۔۔ بلاوجہ اس سے الجھی ہو۔۔۔ اتنا تو کوئی برداشت نہیں کرتا نا۔۔۔"

نرمین اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

"کیوں۔۔وہ برداشت کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔باقی سب بھی تو مجھے برداشت کرتے ہیں۔۔۔وہ کیوں نہیں کر سکتا۔۔۔اتنی اکڑ کس بات کی ہے اس میں۔۔۔"

دل آویز کے انداز میں عجیب سی ضد تھی۔۔نرمین اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

اسے جتنا بھی سمجھاؤ لو۔۔۔مگر جو ضد وہ پکڑ لیتی تھی اسے پورا کر کے چھوڑتی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ دماغ کھپانا بے سود تھا۔۔

چینج کر کے وہ بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ میں بہت زیادہ درد تھا۔۔۔ جس بات کا اظہار اس نے اور کسی کے سامنے نہیں کیا تھا۔۔۔۔

پٹی اتارتے اس کی ہیزل گرین نگاہیں اپنی کلائی پر واضح ہوتے اس کی انگلیوں کے سرخ نشانوں پر جم گئی تھیں۔۔۔ کتنی بے دردی سے اس کی کلائی کو پکڑا تھا اس شخص نے۔۔۔

کتنی نفرت تھی اس کے انداز میں۔۔۔

"تم نے تو اپنی نفرت واضح کر دی مجھ پر۔۔۔۔اب میں تمہیں بتاؤں گی کہ نفرت کا اظہار کیسے کیا جاتا ہے۔۔۔؟؟"

اپنے زخم کو چھوتے وہ غصے سے بولی تھی۔۔۔اس کے ارادوں سے اس کے دوست تک ناواقف تھے ابھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ آج کل اتنی خاموشی کیوں ہے۔۔۔مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اس کی خاموشی سے بھی۔۔۔"

ان کی لڑائی کو ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔۔۔مگر ابھی تک دونوں طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔

زارون بھی کہیں نہ کہیں حیران تھا کہ یہ لڑکی اتنی بڑی بات کے بعد خاموش کیسے تھی۔۔۔

وہ کسی کو نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔زرا سا بھی لحاظ نہیں رکھتی تھی کسی کی بات کا۔۔۔

مگر جو بھی تھا اس کو بہت سکون تھا۔۔۔وہ بنا کچھ بولے خاموشی سے گزر جاتی تھی۔۔۔۔ قیس اور اس کے باقی دوست بھی اس کے مطابق ہی چلتے تھے۔۔۔اس لیے دوبارہ کسی نے اس کے سامنے آنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

عمار نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ تو اس دن کے بعد سے کافی خوش تھے کہ زارون نے اچھے سے ان کو سبق سیکھایا ہے۔۔۔۔۔

"مجھے تو یہ خاموشی طوفان سے پہلے کی خاموشی لگ رہی ہے۔۔۔۔

بس اللہ خیر ہی کرے۔۔۔"

نرمین بچپن سے جانتی تھی دل آویز کو۔۔۔۔وہ اتنی آسانی سے

معاف نہیں کرتی تھی۔۔۔جب تک اپنا بدلہ نہ پورا کر لے۔۔۔

وہ دونوں ہی اپنے اپنے اندازے لگا رہے تھے۔۔۔جبکہ زارون

ہمیشہ کی طرح اس لڑکی کے حوالے سے کی جانے والی باتوں کو نظر

انداز کر رہا تھا۔۔۔۔

"آپ کو پروفیسر نگہت اپنے آفس میں بلا رہی ہیں۔۔۔"

پی این نے آکر زارون کو پیغام دیا تھا۔۔۔

جس پر ان دونوں نے حیرت سے زارون کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

پروفیسر نگہت ان کی ڈسپلن ہیڈ تھیں۔۔۔

اس بلاوے کا یہی مطلب تھا کہ اس کی شکایت لگائی جا چکی تھی۔۔۔

"تو باز نہیں آئی تمہاری کزن۔۔۔۔"

عمار نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔زارون بنا کچھ بولے وہاں سے ہٹتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ پی این انہیں دل آویز کے پاس جاتا بھی نظر آیا تھا۔۔۔۔ جس پر وہ بھی تھوڑی سی حیران ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

زارون کو وہ پہلے جاتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔۔۔ وہ اپنی جگہ حیران تھی کہ اس نے تو شکایت بھی نہیں لگائی تھی۔۔ پھر انہیں کیوں اس طرح سے بلایا جا رہا تھا۔۔۔۔

"یس میم۔۔۔"

زارون کے پیچھے پیچھے وہ بھی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

پروفیسر نگہت آنکھوں پر موٹا سا چشمہ لگائے اس میں سے ان دونوں کو گھور رہی تھیں۔۔۔

"آپ دونوں کا اب تک کا تعلیمی ریکارڈ کامیاب رہا ہے۔۔۔ سب ٹیچرز کو ہی متاثر کیا ہے۔۔۔ مگر ابھی ہمیں ایک اور چیز میں آپ کے جوہر دیکھنے ہیں۔۔۔ دس ڈپارٹمنٹس میں سے اس بات کے لیے آپ دونوں کو چنا گیا ہے۔۔۔

مجھے پوری امید ہے کہ آپ لوگ ایک ہفتے بعد ہونے والے اس فنکشن میں اس پلے میں پرفارم کریں گے۔۔۔"

پروفیسر بتا رہی تھیں۔۔۔ اور ان دونوں کے چہروں کے زاویے بدل رہے تھے۔۔۔۔

دونوں کی کی ایک دوسرے کے لیے ناگواری بنا کچھ کہے بھی دیکھی جاسکتی تھی۔۔۔

انہیں ایک پلے میں لیڈ کپل بنایا جا رہا تھا۔۔۔۔ جن میں ان کے کچھ محبت بھرے ڈائیلاگز اور سینز بھی تھے۔۔۔۔

"آئم سوری میم۔۔۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔ رئیلی سوری۔۔۔"

میم نے اپنی بات مکمل کرتے ان کی رائے لینی چاہی تھی۔۔۔ جس پر ایک سیکنڈ کا بھی انتظار کیے بغیر اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔۔ جیسے وہ ان کی بات ختم ہونے کا ہی انتظار کر رہا ہو۔۔۔

وہاں دو تین سٹوڈنٹس اور بھی موجود تھے۔۔۔ وہ بھی ساری بات سن رہے تھے۔۔۔

دل آویز کو بہت زیادہ انسلٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"مگر کیوں زارون؟؟ آپ ایک بار پہلے بھی یہ کر چکے ہو۔۔۔ تب تو آپ کو پرابلم نہیں تھا۔"

میم اس کے صاف انکار پر حیران ہوئی تھیں۔۔۔

جبکہ مٹھیاں بھینچتی اپنے غصے پر قابو رکھنے کی کوشش کرتی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ انکار اسی کی وجہ سے کیا گیا تھا۔۔۔

یہ شخص اس کے ساتھ پرفارم نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔اس سلسلے میں انہیں ایک ساتھ بات چیت کرنی پڑ سکتی تھی۔۔۔

دل آویزا ابھی کچھ بولی ہی نہیں تھی اور وہ میم کے بہت کہنے پر بھی اپنے انکار پر قائم تھا۔۔۔۔

"میم دو دشمنوں کو رومیو جولیٹ بنانے کی کوشش کریں گی تو ایسا ہی ہو گا۔۔۔۔"

وہاں کھڑی سجل نے ہلکی آواز میں کہا تھا۔۔۔۔اور ساتھ ان کے ہنسنے کی آواز پر زارون کے ساتھ ساتھ دل آویز نے انہیں نگاہیں اٹھا کر جس طرح دیکھا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ آفس سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

"آئم رئیلی سوری۔۔۔میں نہیں کر سکتا یہ۔۔"

وہ بہت عزت بھرے انداز میں انہیں انکار کرتا وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔دل آویز نے مٹھیاں بھینچتے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔۔۔وہ ان کے ڈپارٹمنٹ کا سب سے گڈ لکنگ لڑکا تھا۔۔۔ڈپارٹمنٹ کیا اس نے یونیورسٹی میں اتنا ہینڈسم اور ذہین لڑکا نہیں دیکھا تھا۔۔۔

شاید اسی بات کی اکڑ تھی جو اسے کے کالر ہمیشہ اکڑے رہتے تھے۔۔۔

"دل آویز آپ۔۔۔۔؟؟"

پروفیسر نگہت نے اب کی بار اسے مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔

جس کی سرخ رنگت بتا رہی تھی کہ وہ کافی زیادہ غصے میں

ہے۔۔۔۔

"آئم سوری میم۔۔۔۔میں بھی یہ نہیں کر سکتی۔۔۔"

اس نے اپنے اندر اٹھتے ابال پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔۔

ان کے بہت بار کہنے کے باوجود وہ انکار کرتی وہاں سے ہٹ گئی

تھی۔۔۔۔اسے کبھی بھی ریجکشن برداشت نہیں تھی۔۔۔

ہمیشہ سے وہ سب کے لیے بہت اہم رہی تھی۔۔۔۔ سب ہی اس سے بہت محبت کرتے تھے۔۔۔۔

مگر یہ ایک شخص ہر بار اس کی انسلٹ کر دیتا تھا۔۔ جس طرح سے اس نے بات کی تھی۔۔۔

دل آویز کا خون کھول رہا تھا۔۔۔۔

"یہ ہوتا کون ہے مجھے ریجکٹ کرنے والا۔۔۔ تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں اب۔۔۔۔ ایسا سبق سیکھاؤ گی ساری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔"

ان دونوں کے باہر آنے سے پہلے ہی یہ خبر ہر طرف پھیل گئی تھی کہ زارون میر حیدر نے دل آویز جعفر کو بری طرح سے ٹھکرا دیا ہے۔۔۔

زارون نے اس حوالے سے کسی سے کوئی بات نہیں کہ تھی۔۔۔ یہ خبر پھیلانے والے سجل اور اس کے دوست تھے۔۔۔

دل آویز کو اس وقت بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

"یہ اتنی نفرت کرتا ہے تم سے۔۔۔ ایک فرضی ایکٹ ہی تو کرنا تھا۔۔۔ اس سے بھی انکار کر دیا۔۔۔۔ کتنی اکڑ ہے اس میں۔۔۔"

ماہا کو بہت غصہ آ رہا تھا۔۔۔

"پوری دنیا جس لڑکی کو پسند کرتی ہے زارون میر حیدر اس سے شدید نفرت کرتا ہے۔۔۔یہ کبھی بھی تمہاری طرف نہیں آنے والا۔۔۔"

تحریمہ کو اس سچویشن کا بہت مزا آیا تھا۔۔۔۔

اسکی بات پر قیس بھی ہنسا تھا۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔۔میں نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ دل آویز جعفر کو ٹھکرانے کی جرأت اس پوری دنیا میں کوئی

کر سکتا ہے۔۔۔ مگر یہ زارون تو یہ بھی کر گیا۔۔۔ عجیب ہی بندہ ہے۔۔۔۔

خود سے اتنی محبت بھی اچھی نہیں۔۔۔"

قیس بھی اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔۔ وہ چاہتا تھا کہ دل آویز پھر غصے میں آکر اس سے لڑے اور بات بڑھ جائے۔۔۔ قیس بس کسی بھی قیمت پر اسے یونیورسٹی سے نکلوانا چاہتا تھا۔۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ زارون نے دل آویز کو نہیں ٹھکرایا۔۔۔۔ اس رول کو منع کیا ہے۔۔۔"

فجر دل آویز کی سرخ رنگت دیکھ کر اس کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی خاطر بولی تھی۔۔

وہ اچھے سے سمجھ رہی تھی کہ ماہا اور قیس کیا چاہ رہے تھے۔۔۔

"اسے اس رول سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔ پچھلی بار یہی رول اس نے نرمین کے ساتھ بہت اچھے سے کیا تھا۔۔ اسے صرف دل آویز سے مسئلہ ہے۔۔۔ یہ بات پوری یونیورسٹی جانتی ہے۔۔۔ مگر بات یہ غلط ہوئی ہے کہ دل آویز کے انکار کرنے سے پہلے اس نے انکار کر دیا۔۔۔

اب سب دل آویز پر ہنس رہے ہیں۔۔۔مجھے تو بس اپنی دوست کے لیے برا لگ رہا ہے۔۔۔"

ماہا نے دل آویز کے بالوں کو کندھے سے ٹھیک کرتے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔

"اور اگر اسی انسان کو میں اپنے قدموں میں لے آؤں تو۔۔۔پھر یہ پوری یونیورسٹی کا پر ہنسے گی۔۔۔؟؟"

دل آویز کافی دیر کی خاموشی کے بعد بولی تھی۔۔۔۔اس کی بات پر تحریمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا مطلب۔۔۔۔؟"

قیس کے چہرے کی رنگت بھی بدلی تھی۔۔۔

"اگر اس انسان کو خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دوں۔۔۔۔

اپنے قدموں میں لا بیٹھاؤں تو مان جاؤ گے تم سب دل آویز جعفر

کو۔۔۔؟"

آنکھوں پر سیاہ گاگلز لگاتے اس نے ان سب کے ہونق بنے چہروں

کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو دل آویز۔۔۔ ابھی تم غصے میں ہو۔۔۔ اس لیے ایسے بول رہی ہو۔۔۔"

فجر کو اس کے ارادوں سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

زارون اور دل آویز کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔۔۔ دل آویز یہ جو بول رہی تھی یہ وہ صرف ایک انتقامی کاروائی اور خطرناک کھیل تھا۔۔۔ جو کسی کی بھی زندگی برباد کر سکتا تھا۔۔۔

"تم ایسا کیسے کر سکتی ہو۔۔۔۔ تم میری فیانسی ہو۔۔۔۔"

قیس نہیں جانتا تھا کہ اس کی بھڑکانے کا یہ نتیجہ نکلے گا۔۔۔۔

"تو میں کونسا اس سے شادی کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔ فلرٹ کرنے کا کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ تمہاری ہوائیاں کیوں اڑ گئی ہیں۔۔۔ پریشان نہ ہو۔۔۔ تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ شادی تم سے ہی کروں گی۔۔۔"

اس کی شکل دیکھ دل آویز نے ہنستے ہوئے اس کا مذاق اڑاتے کہا تھا۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ تم اس سے فلرٹ کرو گی اور وہ تم پر لٹو ہو جائے گا۔۔۔ اسے تم جیسی لڑکیاں بالکل بھی پسند نہیں ہیں۔۔۔ دیکھے گا بھی نہیں تمہاری طرف۔۔۔"

تحریمہ کے اندر جیلسی آن ٹھہری تھی۔۔۔اس نے اب تک ان سب کو نہیں بتایا تھا کہ زارون اس کا منگیتر ہے۔۔۔

اب تک اس کے خلاف ان کے ساتھ مل کر باتیں تو کرتی آئی تھی۔۔۔ مگر ابھی جو باتیں دل آویز کر رہی تھی۔۔۔وہ اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر گئی تھیں۔۔۔

دل آویز جیسی حسین لڑکی اگر اپنا رویہ بدل کر زارون کے قریب گئی تو کہیں وہ واقعی اس کے پیچھے دیوانہ نہ ہو جائے۔۔۔۔

"ٹھیک ہے شرط لگالو۔۔۔۔اگر اسے مجھ سے محبت ہو گئی تو کیا کرو گے تم لوگ۔۔۔؟"

دل آویز کو اب مزا آنے لگا تھا۔۔۔

"تم جو کہو گی میں کروں گا۔۔۔ لیکن اگر تم ہار گئی تو تمہاری فیورٹ لگژری گاڑی میری۔۔۔۔"

قیس نے اس کی شرط قبول کی تھی۔۔۔۔ فجر کے تاسف بھری نگاہوں سے اس لالچ انسان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو اپنی ہی منگیتر کو کس کام کی خاطر اکسا رہا تھا۔۔۔۔ دل آویز نے ان سب کو سختی سے منع کیا تھا کہ وہ اس بارے میں زارون یا اور کسی کو کچھ نہیں بتائیں گے۔۔۔۔

وہ اپنی طرف سے تو پلان تیار کر چکی تھی۔۔۔ مگر یہ خبر نہیں تھی کہ آنے والا وقت اس کی زندگی کو کس موڑ پر لانے والا تھا۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟"

وہ گاڑی کی جانب بڑھ رہی تھی جب سجل اس کے راستے میں آئی تھی۔۔۔

اس کے ساتھ عقیل بھی تھا۔۔۔ یہ دونوں بھی اس کی طرح امیر باپ کی اولادیں تھیں۔۔

اور اپنے جگہ بہت زیادہ غرور اور اکڑ تھی ان میں۔۔۔۔ان کے

ساتھ بھی دل آویز کا جھگڑا چلتا رہتا تھا۔۔۔

دو ہفتے پہلے ہی عقیل کو پوری یونیورسٹی کے سامنے اس سے تھپڑ پڑا

تھا۔۔۔۔

"کیا تکلیف ہے اب تم دونوں کو۔۔۔؟؟میرا راستہ چھوڑو۔۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔"

دل آویز نے بے دلی سے کہا تھا۔۔۔

"آج بہت دیر نہیں ہو گئی تمہیں واپسی میں۔۔۔"

سجل نے ارد گرد دیکھتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔ عقیل کی نظریں وہاں فاصلے پر کھڑے لڑکوں پر تھیں۔۔۔۔

"راستہ چھوڑو میرا۔۔۔ فضول میں دماغ خراب کرنے آجاتے ہو۔۔۔۔"

دل آویز نے سجل کا بازو پکڑ کر اسے دور دھکیلا تھا۔۔۔ اور اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

مگر اس کی بہت کوششوں کے بعد بھی گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

"کیا مصیبت ہے اب اس کو۔۔؟"

وہ اکتائے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔۔۔ آج سے پہلے کبھی اس کی گاڑی کے ساتھ کوئی پرابلم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ آج قیس اور باقی دوست بھی جلدی چلے گئے تھے۔۔۔

وہ گاڑی سے نکلی تھی۔۔۔ جب اس کی نظر اسی جانب آتے زارون پر پڑی تھی۔۔۔

وہ موبائل پر مصروف مخالف سمت میں کھڑی اپنی بائیک کی جانب جا رہا تھا۔۔۔

دل آویز نے موبائل نکالتے کسی کو میسیج ٹائپ کیا تھا۔۔۔اور پھر معصوم صورت بنائے زارون کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

"بات سنو۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔۔زارون جو بائیک سٹارٹ کر رہا تھا۔۔۔پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔

اسے سامنے کھڑا دیکھ زارون کی کشادہ پیشانی شکنوں سے بھر گئی تھی۔۔۔

بنا جواب دیئے وہ نگاہیں پھیر گیا تھا۔۔

"میری گاڑی سٹارٹ نہیں ہو رہی۔۔ پلیز میری مدد کر دو۔۔۔"

اس نے اپنے چہرے پر مسکینیت طاری کرتے کہا تھا۔۔۔ مگر وہ ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے بہرا ہو گیا ہو۔۔۔

دل آویز دل ہی دل میں اسے گولیوں سے نوازتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے ہم دشمن ہیں۔۔۔ مگر اس وقت میں مشکل میں ہوں۔۔ مدد کر دو میری۔۔۔"

آنکھوں میں نمی بھرتے دل آویز نے اسے ملتجی لہجے میں کہا

تھا۔۔۔

زارون نے حیرت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

آج سے پہلے اس لڑکی نے اسے اس طرح سے مخاطب نہیں کیا

تھا۔۔۔

اس کا مشکوک ہونا بنتا تھا۔۔۔

"گارڈز کھڑے ہیں۔۔۔ ان سے کہہ کر مکینک بلوالو۔۔۔ یا اپنے

گھر کال کرلو۔۔۔"

اس لڑکی کے ہر بار کے رکھے برے رویے کے باوجود وہ آرام سے بولا تھا۔۔۔

"مکینک آنے میں پتا نہیں کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔ میں اتنی دیر یہاں کیسے رکوں گی۔۔۔ رات ہونے والی ہے۔۔ اور میرے گھر میں اس وقت کوئی نہیں ہے۔۔۔ سب لوگ کراچی گئے ہوئے ہیں۔۔۔ ورنہ تو قیس کو بلا لیتی۔۔

میں نے کبھی لوکل سفر نہیں کیا۔۔۔ مجھے آئیڈیا نہیں ہے ایسے جانے کا۔۔۔

پلیز تم مجھے یہاں قریب ہی میری دوست کا گھر ہے۔۔۔ وہاں ڈراپ کر دینا۔۔۔ میں پھر اس کے ساتھ گھر چلی جاؤں گی۔۔۔"

وہ بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔ جب زارون کو یاد آیا تھا کہ نرمین نے اسے کراچی جانے کے بارے میں بتایا تھا۔۔۔

زارون نے ایک نظر ارد گرد ڈالی تھی۔۔۔ یونیورسٹی تقریباً خالی ہو چکی تھی۔۔۔ اسے آج ایک ضروری کام تھا۔۔۔۔ اسی وجہ سے وہ لیٹ جا رہا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی اسے سخت ناپسند تھی۔۔ مگر اس وقت وہ جس مجبوری میں مدد مانگ رہی تھی۔۔۔ یونیورسٹی بظاہر جتنی سیف تھی۔۔۔ اس کے اندورنی حالات اتنے اچھے نہیں تھے۔۔۔

زارون میر حیدر ایک نرم دل انسان تھا۔۔۔ وہ کبھی کسی کی مدد کرنے سے انکار نہیں کرتا تھا۔۔ یہاں بھی یہی ہوا تھا۔۔

اس لڑکی نے اب تک اس کی بہت تذلیل کی تھی۔۔۔ مگر وہ پھر بھی اس کو انکار نہیں کر پایا تھا۔۔۔ وہ وہاں کھڑے سجل اور عقیل کو بھی دیکھ چکا تھا۔۔ اس لڑکی نے اس یونیورسٹی میں کوئی تھوڑے دشمن نہیں پال رکھے تھے۔۔۔

ہر ایک سے الجھتی رہتی تھی وہ۔۔۔

"بیٹھو۔۔۔"

اس نے اسے پیچھے بیٹھنے کو کہا تھا۔۔۔

دل آویز کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ جسے وہ اس سے چھپا گئی تھی۔۔۔۔

وہ آج تک کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔ ابھی بھی بائیک پر بیٹھنے کے خیال سے ہی اسے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔ مگر وہ جس بات کا عزم کر لیتی تھی وہ کر کے رہتی تھی۔۔۔۔

اس نے بائیک پر بیٹھتے زارون کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا۔۔۔
اس خوف سے کہ وہ گر نہ جائے۔۔۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ شخص اس
کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹک گیا تھا۔۔

"فاصلے پر ہو کر بیٹھو۔۔۔۔"

سرد لہجے میں وارن کیا گیا تھا۔۔۔۔

"میں تو جیسے مری جا رہی ہوں نا تمہارے قریب آنے کے
لیے۔۔۔ گھٹیا انسان۔۔۔ خود کو پتا نہیں سمجھتا کیا ہے۔۔۔"

دل ہی دل میں اسے کوستی وہ فاصلے پر ہو کر بیٹھ تو گئی تھی۔۔۔۔ مگر اس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں جیسے ہی یونیورسٹی کے گیٹ سے نکلے۔۔۔ وہاں کھڑے گارڈز نے حیرت و بے یقینی کے عالم میں ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ ان میں سے کسی کو بھی اپنی بصارتوں پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

دل آویز نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ رکھی تھیں۔۔۔ اسے بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے ابھی زمین بوس ہو جائے گی۔۔۔۔

"اس شخص سے انتقام لینے کے چکر میں کہیں میں اپنی ہڈیاں ہی نہ تڑوا بیٹھوں۔۔۔"

اس کی مارے خوف کے جان نکل رہی تھی۔۔۔ وہ بہت تیز بائیک چلا رہا تھا۔۔۔

یہ شاید اس نے نیا لیا تھا۔۔۔ دل آویز کو اس کے پچھلے بائیک کی حالت یاد آئی تھی۔۔۔ اسے لگ رہا تھا اس کی حالت بھی اس بائیک جیسی ہونے والی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے ایک مناسب فاصلہ چھوڑ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس کے باوجود اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک دل آویز تک پہنچ رہی تھی۔۔۔

وہ اس شخص سے شدید نفرت کرتی تھی۔۔۔ وہ بس اسے اپنے آگے جھکانا چاہتی تھی۔۔۔

تبھی اس کی انا کو تسکین ملنی تھی۔۔۔

اس کے کسرتی کندھوں کو گھورتی وہ اپنے خطرناک ارادوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔

"بس۔۔۔ یہاں روک دو۔۔۔"

اس نے مطلوبہ جگہ آتے دیکھ اسے بائیک روکنے کو کہا تھا۔۔۔۔

زارون نے بائیک روک کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ وہ ایک پوش ایریا تھا۔۔۔ سامنے ہی بہت سارے گھر نظر آرہے تھے۔۔۔

"شکر۔۔۔۔۔"

بائیک سے اترتے دل آویز نے اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے لب وا کیے ہی تھی جب وہ بنا پلٹ کر اس کی جانب دیکھے بائیک تیزی سے وہاں سے نکال کر لے گیا تھا۔۔۔

"کتنا بد تمیز انسان ہے یہ۔۔۔"

دل آویز دانت پیستی غصے سے چیخ کر رہ گئی تھی۔۔۔۔ آج تک اسے کبھی کسی نے ایسے ٹریٹ نہیں کیا تھا۔۔۔ جیسے یہ شخص کرتا تھا۔۔۔

اسے زچ کرنے میں کوئی کسر باقی اس نے خود بھی نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ لیکن وہ ایسی ہی تھی۔۔ جب باقی سب اسے قبول کر سکتے تھے تو یہ کیوں نہیں۔۔۔

وہ ابھی وہیں کھڑی زارون کے بارے میں سوچتی جل کڑھ رہی تھی۔۔۔

جب اسی لمحے ایک گاڑی اس کے قریب آن رکی تھی۔۔۔دل آویز کے کچھ کرنے سے پہلے ہی وہ اس کے منہ پر رومال رکھتے اسے گھسیٹ کر گاڑی میں ڈالتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

وہاں دور دور تک اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔کہ کوئی مدد کو آتا۔۔۔

فل سپیڈ کے ساتھ وہ گاڑی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بھائی۔۔۔بھائی وہ باہر پولیس۔۔۔"

وہ اپنے نوٹس کمپلیٹ کرتا سونے کے لیے لیٹنے لگا تھا۔۔۔جب علینہ حواس باختہ سی اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

"پولیس۔۔۔یہاں کیوں آئی ہے پولیس۔۔۔؟؟"

زارون بھی اپنی جگہ حیران ہوتا بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔

"آپ سب لوگ اندر رہیں میں دیکھتا ہوں۔۔"

انہیں اندر جانے کا کہتا وہ خود باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جہاں پولیس والوں کو دیکھ ان کا پورا محلہ جمع ہو چکا تھا۔۔۔

نعمان صاحب بھی اپنے پورشن سے نیچے آ گئے تھے۔۔۔

"تم زارون حیدر ہو۔۔؟"

انسپکٹر اسے باہر نکلتے دیکھ سامنے آیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

پولیس کی دو گاڑیاں وہاں کھڑی تھیں۔۔

"تم پر جعفر غوری کی بیٹی کو اغوا کرنے کی رپورٹ درج ہوئی ہے۔۔۔ تمہیں ہمارے ساتھ تھانے چلنا ہو گا۔۔۔"

پولیس والوں کی بات پر وہ حیرت و بے یقینی کے عالم میں ان کی جانب دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ دل آویز جعفری کی بات کر رہے تھے۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں انسپکٹر صاحب۔۔۔میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔"

نعمان صاحب کو اپنے بیٹے سے جتنا بھی اختلاف سہی مگر وہ اس سے کسی ایسی حرکت کی توقع نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

دروازے کے اندر کھڑی مہرین بیگم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اس کی بہنیں بھی نفی میں سر ہلاتے پریشانی کے عالم میں اندر کھڑی تھیں۔۔۔وہ مر کر بھی اس بات پر یقین نہیں کر سکتی تھیں کہ ان کے بھائی نے ایسی حرکت کی ہے۔۔

"جو بھی بات ہے اب آپ تھانے جا کر کریں۔۔"

وہ ان کی کوئی بھی بات سنے بغیر زارون کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہناتے اسے لیے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

محلے میں کھڑے لوگ نجانے کیا کیا باتیں کر رہے تھے۔۔۔

"آپ جائیں اس کے پیچھے۔۔۔ میرا بچہ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ کسی نے غلط نام لیا ہے اس کا۔۔۔"

مہرین بیگم نعمان صاحب کو اندر آتے دیکھ روتے ہوئے بولی تھیں۔۔

"تمہیں اپنا بیٹا فرشتہ لگتا ہے۔۔۔ مگر اس کی اصل حقیقت یہ ہے۔۔۔ باہر یہ کرتوت کرتا پھرتا ہے یہ۔۔۔۔ نعمان صاحب آپ تھانے نہیں جائیں گے۔۔۔ ہمارے پاس اتنے فالتو پیسے ہر گز نہیں ہیں کہ ان باتوں پر ضائع کریں۔۔"

کوثر بیگم شوہر کو نرم پڑتا دیکھ فوراً بیچ میں آئی تھیں۔۔

نعمان صاحب جو جانے کا سوچ رہے تھے۔۔۔بیوی کی بات سنتے مہرین بیگم اور بیٹیوں کی فریاد کو نظر انداز کرتے اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

مہرین بیگم نے جلدی سے اپنے دیور فہیم صاحب کو کال کی تھی۔۔ جو ان کی بات سنتیں انہیں تسلی دیتے حمزہ کے ساتھ پولیس اسٹیشن جانے کے لیے نکل گئے تھے۔۔

"میری بیٹی کہاں ہے بولو۔۔۔؟؟۔یونیورسٹی سے وہ تمہارے ساتھ گئی تھی۔۔۔اس کے بعد سے اس کی کوئی خبر نہیں ہے۔۔۔ بتاؤ کہاں لے رکھا میری بیٹی کو۔۔۔"

جعفر صاحب پولیس اسٹیشن آئے تھے اور اس وقت زارون کا گریبان پکڑے اس پر چیخ رہے تھے۔۔۔ زارون خود گہری تشویش کا شکار تھا۔۔۔ وہ لڑکی اس کے ساتھ ہی گئی تھی۔۔۔

اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ اسے یوں اکیلے نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔۔۔

"دیکھیں سر میں نے اسے صرف لفٹ دی تھی۔۔ اور جس جگہ پر میں اسے چھوڑ کر گیا تھا اس بارے میں اسے بتا دیا ہے۔۔۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔۔"

زارون ان کی پریشانی سمجھتا ان کے غصے کے جواب میں بہت تحمل سے بولا تھا۔۔۔

قیس بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔۔۔ مگر زارون کے ہاتھ پر ہتھکڑی لگے ہونے کے باوجود وہ اس کے پاس نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کے دونوں چہروں پر موجود نشان ابھی بھی ختم نہیں ہوئے تھے۔۔۔

پولیس پر جگہ دل آویز کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔

زارون سے ہر طرح سے انویسٹیگیشن کی جا رہی تھی۔۔۔ پوری رات اس کی پولیس اسٹیشن میں گزری تھی۔۔۔

صبح فجر کے قریب جا کر اسے یہ بتا کر آزاد کیا گیا تھا کہ وہ لڑکی مل گئی تھی۔۔۔ اسے کسی نے اغوا کیا تھا۔۔۔

مگر بنا کوئی نقصان پہنچائے چھوڑ بھی دیا گیا تھا۔۔۔

زارون پر پوری رات تشدد کروایا گیا تھا۔۔۔ اور بنا کسی شرمندگی یا معذرت کے غلط فہمی کا کہہ کر چھوڑ دیا گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے یہ جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔۔۔ کیسی بے شرم لڑکی ہے یہ۔۔۔؟؟"

عمار نے اس کی سنجیدگی بھرے تاثرات کو دیکھتے غصے سے کہا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ جا کر اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔

نرمین خاموش بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ تینوں اس وقت عمار کے فلیٹ پر تھے۔۔۔۔

"تمہیں اس کے گھر جانا چاہیے۔۔۔اور اس کے فادر کو سب بتا دینا چاہیے۔۔۔وہ لڑکی اسی قابل ہے کہ اس کے کرتوت سب کے سامنے رکھے جائیں۔۔۔"

عمار کو زارون کا صبر برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اتنا سب جھیلنے کے باوجود خاموش تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تایا جان کبھی بھی اسے کچھ نہیں کہیں گے۔۔۔ وہ

نرمین کی بات پر عمار انکاری ہوا تھا۔۔۔

"کسی میں بھی اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ دل آویز جعفر پر اتنی آسانی سے ہاتھ ڈال سکے۔۔"

عمار کو پورا یقین تھا کہ یہ حرکت دل آویز نے کی تھی۔

زارون ان دونوں کی باتیں خاموشی سے سن رہا تھا۔۔۔وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔اس کے سامنے بار بار اپنی ماں اور بہنوں کے روئے ہوئے چہرے گھوم رہے تھے۔۔

ان چاروں نے وہ رات اس سے بھی زیادہ اذیت میں گزاری تھی۔۔۔

"زارون تم ٹھیک ہو۔۔۔"

نرمین نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بہت زیادہ سرخ تھیں۔۔۔

جیسے خود پر بہت مشکل سے ضبط کیے بیٹھا ہو۔۔۔

"میں کچھ دونوں کے لیے شاید یونیورسٹی نہ آؤں۔۔۔ایک کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا ہے۔۔"

وہ اپنی بات کہتا اسی سنجیدگی کے ساتھ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔وہ دونوں جانتے تھے کہ زارون اس بے عزتی پر اندر سے کس قدر اضطراب کا شکار تھا۔۔

پوری یونیورسٹی میں اس کے خلاف باتیں کی جارہی تھیں۔۔ خاندان اور محلے والے بھی بہت کچھ بول رہے تھے۔۔۔

بنا کسی قصور کے اس نے بہت کچھ برداشت کیا تھا۔۔۔ مگر پھر بھی خاموش تھا۔۔۔۔

"ارے تم لوگ اکیلے آئے ہو۔۔۔؟؟ تمہارا وہ دوست کہاں ہے۔۔۔؟؟؟"

وہ دونوں کلاس لے کر نکلے تھے جب ماہا اور قیس ان کے راستے میں آئے تھے۔۔۔۔

"ہمارے دوست کی فکر چھوڑو۔۔۔ اپنی دوست کا بتاؤ۔۔۔ لگتا ہی اغوا ہونے کے بعد تھوڑی عقل ٹھکانے آگئی ہے اس کی۔۔۔ تم لوگوں کے ساتھ نظر نہیں آرہی اسی لیے۔۔۔"

عمار نے متلاشی نگاہوں سے سب جگہ پر دل آویز کو ڈھونڈا تھا مگر وہ کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔"

قیس اس کی جانب غصے سے بڑھا تھا۔۔۔ جب ماہا اور نرمین نے انہیں روک لیا تھا۔۔

پورا ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔۔۔ دل آویز نے یونیورسٹی آنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

مگر زارون نہیں آیا تھا۔۔۔ دل آویز نے اس کے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ مگر اسے تشویش ہونے لگی تھی۔۔۔ کہیں وہ یونیورسٹی چھوڑ تو نہیں گیا تھا۔۔

"بس اتنی سی ہمت تھی تمہارے اندر زارون میر حیدر۔۔۔ اتنے سے ہی ہمت ہار گئے۔۔۔۔"

اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے اس کی نظریں اس خالی پارکنگ پر تھیں۔۔۔ جہاں زارون کا بائیک کھڑا ہوتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کون۔۔؟؟ معاف کیجیے گا آپ کو پہچانا نہیں میں نے۔۔۔"

دروازہ ناک ہونے پر علینہ باہر گئی تھی۔۔ اور پھر اندر داخل ہوتی اس حسین دوشیزہ کو دیکھ شائستگی سے بولی تھی۔۔۔

وہ لڑکی اسے پہلی نظر میں ہی بہت پسند آئی تھی۔۔۔

"آپ زارون کی بہن ہیں شاید۔۔۔"

دل آویز کو تحریمہ نے بتا رکھا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

علینہ نے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرا نام دل آویز جعفر ہے۔۔۔زارون کی یونی فیلو ہوں۔۔۔کیا میں آپ کی مدد سے مل سکتی ہوں۔۔۔"

اسکے تعارف پر علینہ کے چہرے کے تاثرات بدلے تھے۔۔۔یہی وہ لڑکی تھی جس کی وجہ سے ان کے بھائی کو اتنی بدنامی برداشت کرنی پڑی تھی۔۔۔

علینہ کا دل چاہا تھا اس بگڑی حسینہ کو یہیں سے واپس بھیج دے۔۔۔ مگر مہرین بیگم کے آنے پر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے آئی تھیں۔۔

دل آویز کے بارے میں جاننے کے باوجود وہ اس کے سر پر پیار کرتے بہت محبت سے ملی تھیں۔۔۔

"آنٹی میں بہت شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے زارون اور آپ سب کو وہ سب فیس کرنا پڑا۔۔۔ میں خود مصیبت میں پھنس گئی تھی۔۔ ڈیڈ کو جو ٹھیک لگا انہوں نے وہ کیا۔۔۔ مگر وہ بھی بہت شرمندہ ہیں۔۔"

چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ بہت خوش دلی کے ساتھ بات کر رہی تھی۔۔

زویا اور ثمرہ کو وہ لڑکی اچھی لگی تھی۔۔۔ اتنے امیر باپ کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔ مگر اکڑ اور غرور نظر نہیں آیا تھا اس میں۔۔۔

"نہیں بیٹا کوئی بات نہیں۔۔۔ بس انسان کی قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔۔۔ اور آپ کا تو اس میں کوئی قصور نہیں۔۔۔ میں نے اس رات آپ کے لیے بھی بہت دعائیں کی۔۔ اللہ کا بہت شکر ہے کہ اس نے آپ کو محفوظ رکھا۔۔"

مہرین بیگم جس محبت اور عاجزی سے بات کر رہی تھیں۔۔۔

دل آویز کو اس پل ندامت نے اپنے گھیرے میں لیا تھا۔۔۔ ان کا بیٹا ان سے بالکل ہی مختلف تھا۔۔۔

دل آویز کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ مغرور شخص اس ماں کا بیٹا تھا۔۔۔ وہ تو اتنی اچھی تھیں۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی جب باہر آہٹ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے بھائی آ گئے۔۔۔"

علینہ خوشی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

باقی سب کے چہروں پر بھی جیسے بہار آن ٹھہری تھی۔۔۔ جو دل آویز نے بہت غور سے دیکھی تھی۔۔

"اندر کوئی مہمان ہے۔۔؟؟"

بانہوں کے گھیرے میں لیے وہ اپنی بہنوں کی پیشانی چوم گیا تھا۔۔

دل آویز اسے کھڑکی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ کتنی محبت تھی ان بہنوں کے انداز میں اپنے اکلوتے بھائی کے لیے۔۔۔ جیسے اس پر اپنی جان قربان کر دیں گی۔۔۔

"آپ کی خاص مہمان آئی ہوئی ہیں۔۔"

اس کے پوچھنے پر علینہ نے شوخ مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

جس پر وہ حیران سا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ اندر بیٹھی دل آویز یہ باتیں سن چکی تھی۔۔

"تم۔۔۔ تم یہاں میرے گھر میں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا دل آویز کی توقع کے عین مطابق وہ اس پر چڑھ دوڑا تھا۔۔۔

"زارون۔۔۔ یہ مہمان ہیں یہاں۔۔۔"

مہرین بیگم نے نرم لہجے میں بیٹے کو تنبیہہ کی تھی۔۔۔

"امی آپ نہیں جانتیں اس لڑکی کو۔۔۔ تم ابھی اور اسی وقت نکلو یہاں سے۔۔۔ اور دوبارہ یہ حرکت مت کرنا۔۔۔"

مہرین بیگم نرمی سے جواب دیتا وہ اس کو سرد لہجے میں وارن کر گیا تھا۔۔

وہ اچھے سے جانتا تھا کہ یہ لڑکی یہاں کوئی نئی پلاننگ لے کر آئی تھی۔۔ مگر وہ اپنی ماں اور بہنوں کو اس سب کا حصہ نہیں بننے دینا چاہتا تھا۔۔۔

دل آویز اس انسلٹ پر آنکھوں میں نمی بھرے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔ جب مہرین بیگم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

"زارون یہ کیا طریقہ ہے گھر آئے مہمان سے بات کرنے کا۔۔۔

یہ یہاں مجھ سے ملنے آئی ہیں۔۔۔"

مہرین بیگم کو بیٹے کا یہ انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔۔

"نہیں آنٹی۔۔۔ یہ رویہ نیا نہیں ہے۔۔ آپ کا بیٹا ایسے ہی بات کرتا ہے مجھ سے۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی بے عزت کرتا ہے اور پھر جب میں کچھ کروں تو یہ اور اس کے دوست مجھے بگڑی ہوئی اور نجانے کیا کیا کہتے ہیں۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو نکلتے پھولے حسین گالوں پر بکھرتے چلے گئے تھے۔۔۔

زارون نے حیرت سے اس لڑکی کا یہ روپ دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ مہرین بیگم جو صدا کی نرم دل تھیں۔۔۔ اس بچی کو اپنے سامنے اس طرح سے روتے دیکھ ان کے دل پر ہاتھ آن پڑا تھا۔۔۔

زویا اور ثمرہ کو بھی اس وقت اپنے بھائی کا رویہ اس کے ساتھ ٹھیک نہیں لگا تھا۔۔

"ارے میری پیاری بیٹی روتے نہیں ہیں۔۔۔ زارون اتنی پیاری بچی کے ساتھ کون لڑائی کرتا ہے۔"

مہرین بیگم اسے اپنے ساتھ لگائے زارون کو خفگی بھری نگاہوں سے دیکھتے بولی تھیں۔۔۔

"بھائی یہ تو کہیں سے وہ لڑکی نہیں لگ رہی جس کے قصے آپ سناتے تھے مجھے۔۔۔"

علینہ بھی حیرت سے اس معصوم سی لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ زارون کے بگڑے تیوروں کے ساتھ اس لڑکی کو گھورا تھا۔۔۔جو اس کی ماں اور بہنوں کے سامنے اسے مجرم ظاہر کرتی خود معصوم بن گئی تھی۔۔

"زارون اب اگر دوبارہ آپ نے ان سے ایسے بات کی تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔"

مہرین بیگم کی بات پر وہ بنا کچھ بولے وہاں سے پلٹنے لگا تھا جب دل آویز ایک دم سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"آنٹی مجھے گھر جانا ہے۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے۔۔سب انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔کیا یہاں سے کوئی رکشہ ٹیکسی مل جائے گی۔۔۔

"

ہر وقت گاڑیوں پر سفر کرنے والی وہ اس وقت ایسے بول رہی تھی جیسے واقعی رکشہ ٹیکسی پر جاتی ہو روز۔۔

"آپ اکیلے کیسے جاؤ گی۔۔۔موسم باہر بہت خراب ہو رہا ہے۔۔۔زارون آپ چھوڑ آؤ دل آویز کو۔۔۔"

مہرین بیگم کی بات پر اس نے اب کی بات خفگی بھرے انداز میں ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"قیس کو یا کسی کو بھی کال کرو۔۔۔ آ کر لے جائیں تمہیں۔۔۔"

وہ کچھ بھی سخت کہنے سے خود کو روکتا وہاں سے نکلتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"بھائی ویسے آپ کچھ زیادہ روڈ ہو رہے ہیں اس کے ساتھ۔۔۔ اچھی لڑکی ہے بچاری۔۔۔"

وہ اپنے کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب علینہ اس کی چائے لے کر اندر آئی تھی۔۔

"چلی گئی وہ بچاری۔۔۔؟؟"

بچاری لفظ اور دل آویز جعفر کے لیے۔۔۔ اسے بالکل بھی ہضم نہیں ہوا تھا۔۔۔

"نہیں ابھی تک یہیں ہے۔۔۔ موسم خراب ہے تو آپ جانتے ہیں ایسے موسم میں یہاں نیٹ ورک ڈاؤن ہو جاتا ہے۔۔۔ وہ اپنے گھر والوں سے رابطہ نہیں کر پا رہی۔۔۔ امی کو مناسب نہیں لگ رہا اس اکیلی لڑکی ایسے بھیجنا۔۔۔

اگر آپ اسے چھوڑ آتے تو کوئی حرج نہیں تھا۔۔۔"

علینہ کی بات پر وہ گہرا سانس بھر کر رہ گیا تھا۔۔۔

وہ اس لڑکی سے جتنا پیچھا چھڑواتا تھا وہ اتنی اس کے سر پر مسلط ہوتی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ بھیجو اسے۔۔۔ میں باہر انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

وہ ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ اس کے مان جانے پر علینہ خوش ہوتی بتانے کے لیے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد وہ سب سے ملتے باہر آگئی تھی۔۔۔۔

جہاں وہ اس کے انتظار میں کھڑا تھا۔۔۔ دل آویز کو اس کا بائیک کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

"چلو۔۔۔"

مخصوص سرد لہجے میں کہتے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔۔

"کیا ہم چل کر جائیں گے۔۔۔؟؟"

وہ اتنا تیز چل رہا تھا کہ دل آویز اس کے برابر پہنچنے کی کوشش میں مسلسل بھاگ رہی تھی۔۔۔ اب اس کے پیروں میں درد ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ کبھی اتنا نہیں چلی تھی۔۔ ہوا بہت تیز تھی۔۔۔۔ ہلکی ہلکی بارش بھی شروع ہو چکی تھی۔۔

دل آویز کو اب ٹھنڈ لگنے لگی تھی۔۔۔ وہ اس کی کسی بات کا جواب بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ بس چلتا جا رہا تھا۔۔۔

"میں تھک گئی ہوں۔۔۔ مجھ سے مزید نہیں چلا جا رہا۔۔۔ میرے پیر درد کر رہے ہیں۔۔۔۔ پلیز رک جاؤ تھوڑی دیر۔۔"

دل آویز اب سچ میں رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔ وہاں ہر طرف اندھیرا تھا۔۔۔ اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

وہ رک بھی نہیں سکتی تھی اور اس سے اب چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ اس کے پیر پر سینڈل لگ رہے تھے۔۔۔۔ جس کی وجہ سے وہ تیز چلنے کی کوشش میں پیروں سے جوتا اتار چکی تھی۔۔۔

"یہ نخرے تم اپنے گھر والوں کو دکھانا۔۔۔ چپ کر کے چلو۔۔۔ جب تک کوئی رکشہ ٹیکسی نہیں مل جاتے۔۔۔"

وہ اس کو رکتا دیکھ پلٹ کر غصے سے بولا تھا۔۔۔ اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے زرا سی ہمدردی بھی نہیں تھی۔۔

وہ ابھی یہ کہتے چند قدم آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔جب اس کی چیخ کی آواز زارون کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔

وہ بگڑے تاثرات کے ساتھ پلٹا تھا۔۔۔وہ روڈ پر بیٹھی پیر ہاتھ میں پکڑے رو رہی تھی۔۔۔۔

اس کے پیر میں کانٹا چبھا تھا۔۔۔

"تم سے کس نے کہا تھا میرے گھر آنے اور میرے سر پر مصیبت بن کر نازل ہونے کو۔۔۔"

وہ واپس پلٹ کر اس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔۔ وجیہہ نقوش سے غصہ اور اکتاہٹ واضح جھلک رہی تھی۔۔

"تم ایک ہفتے سے یونیورسٹی نہیں آرہے تھے۔۔۔ مجھے لگا میری وجہ سے۔۔۔ تو میں اس وجہ سے آئی تھی۔۔۔ مگر تم جیسے انسان کی تو فکر بھی نہیں کرنا چاہیے۔۔۔ تم ڈیزرو نہیں کرتے۔۔۔"

دل آویز نے ہتھیلی کی پشت سے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔

اسی لمحے زارون نے نظریں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے مد مقابل تھے۔۔۔روڈ کے کنارے پر ایک بلب لگا ہوا تھا۔۔۔جس کی روشنی اتنی زیادہ نہیں تھی۔۔

نیم تاریکی میں اس کا آنسوؤں سے بھیگا چہرا اس پل زارون میر حیدر کے بہت قریب تھا۔۔۔ہیزل گرین آنکھیں بھی نمکین پانیوں سے لبریز تھیں۔۔۔

وہ دونوں اس وقت روڈ پر بیٹھے تھے۔۔۔اس شخص کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے اس پل دل آویز بھی یہ بات بھول چکی تھی۔۔۔

یہ ایک خاموش لمحہ ان دونوں کے بیچ آکر گزر گیا تھا۔۔۔ جس سے نکلنے والا پہلا انسان زارون ہی تھا۔۔۔

اس کے پیر کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس میں چبھا کانٹا نکال چکا تھا۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

دل آویز کے لبوں سے مارے درد کے کراہ نکلی تھی۔۔۔ اس نے زارون کی شرٹ سہمی اپنی مٹھی میں جکڑ لی تھی۔۔

"مجھ سے اب چلا نہیں جائے گا۔۔۔۔ بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔ دیکھو خون بھی بہہ رہا ہے۔۔۔۔"

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ اس کے سنہری بالوں کی لٹیں اس کے حسین مکھڑے کے گرد آن ٹھہری تھیں۔۔۔۔ زارون میر حیدر کچھ دیر کے لیے اس منظر سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔

"آنسو صاف کرو۔۔۔ نہیں ہو گا درد اب۔۔۔"

اپنی پاکٹ سے رومال نکالتے زارون نے اس کے پیر پر باندھ دیا تھا۔۔۔ وہ اس کے قریب جھکا ہوا تھا۔۔۔ جو کے باعث اس کے گھنے سیاہ بال اس کے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اس کے خوبرو نقوش آج پھر دل آویز کے بے پناہ قریب تھے۔۔۔ اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی وہ مبہوت سے اس شخص کو تکے گئی تھی۔۔

جس نے ہونٹ بھینچ رکھے تھے۔۔۔ وہ شاید بہت ہی مجبوری ہے تحت اس وقت اس کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔ دل آویز کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ کتنی دیر تک اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

ایسا حسین مرد اس نے آج تک نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔چوڑا مضبوط سراپا اور دلکش نقوش۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

وہ نجانے کب تک اس کو بے خود ہو کر تکتی رہتی جب اس کے رومال باندھنے پر درد کے احساس سے دل آویز کے لبوں سے کراہ نکلی تھی۔۔۔

"دوسرے پیر پر زور دے کر کھڑی ہو۔۔۔"

اس نے اپنی چوڑی ہتھیلی اس کے آگے پھیلاتے کہا تھا۔۔۔۔وہ خود کھڑا ہو چکا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔اسے پیر میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔

اس کے بڑھی ہتھیلی کو دیکھتے وہ اس پر اپنا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ رکھ گئی تھی۔۔۔۔مضبوط ہتھیلی وہ نازک سا ہاتھ بہت چھوٹا سا لگ رہا تھا۔۔۔

زارون نے اسے اپنی گرفت میں لیتے ایک جھٹکے سے کھڑا کیا تھا۔۔۔

"آؤچ۔۔۔پلیز آرام سے۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے پھر آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

بارش شروع ہو چکی تھی۔۔۔اندھیرا گہرا ہو رہا تھا۔۔۔

دل آویز کا خوف بھی بڑھنے لگا تھا۔۔۔

وہ اس وقت اپنے سب سے بڑے دشمن کے ساتھ اس کی رحم و کرم پر تھی۔۔۔

اس کی وجہ سے اس شخص کو اس رات کو برداشت کرنا پڑا تھا۔۔وہ چاہتا تو ابھی اس سے اپنا بدلہ لے سکتا تھا۔۔۔۔بہت اچھا موقع تھا اس کے پاس۔۔۔۔

مگر وہ ایسا کچھ نہیں کر رہا تھا۔۔۔ جتنا ہو سکتا تھا اس کے سارے اچھے سے پیش آ رہا تھا۔۔۔۔

"میں نہیں چل پا رہی۔۔۔"

وہاں ایک درخت کا سہارا لے کر رکتے اس نے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔

"تو کیا ساری رات یہی رکنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟"

زارون نے خفگی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے دیکھنے پر دل آویز نجانے کیوں پزل ہوئی تھی۔۔۔وہ بارش میں بھیگتا فاصلے پر کھڑا تھا۔۔۔جبکہ دل آویز درخت کے بالکل نیچے ہونے کی وجہ سے محفوظ تھی۔۔۔۔

اس کے سیاہ بال اب بھیگ کر ماتھے پر سمٹ گئے تھے۔۔۔دل آویز نے بے اختیار نگاہوں چرائی تھیں۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اس شخص کو ایسے کیوں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اپنی نگاہوں ہے اختیار کیوں نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔

"وہ وہاں میں روڈ ہے۔۔۔ تم جا کر وہاں سے ٹیکسی لے آؤ۔۔۔ مم یہاں رک جاتی ہوں۔۔۔"

دل آویز نے نہیں سوچا تھا کہ اس کا یہاں آنا اس پر اتنا بھاری پڑ جائے گا۔۔۔

"تم یہاں اکیلے رکنا چاہتی ہو؟؟؟"

زارون نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ کتنی خوفزدہ تھی زارون کو صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔ مم میں رک جاتی ہوں۔۔۔ مجھے ڈر نہیں لگے گا۔۔۔"

وہ پانچ منٹ تو رک سکتی تھی۔۔۔اس مصیبت سے تو نجات ملتی۔۔

"اب تم پھر اپنی زمہ داری پر یہ کہہ رہی ہو۔۔۔بعد میں پھر الزام مجھ پر مت ڈالنا۔۔۔"

اس وقت وہ اس کی زمہ داری تھی۔۔۔وہ اسے اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔لیکن اس لڑکی کے بار بار کہنے پر وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔اس کے جاتے ہی دل آویز کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا جیسے اندھیرا ایک دم سے گہرا ہونے لگا ہے۔۔

ابھی چند سیکنڈز ہی گزرے تھے جب اسے کچھ اوباش لڑکوں کی ہنسنے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔اس نے جیسے ہی اوپر دیکھا وہ تین لڑکے کھڑے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔

دل آویز کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اپنے مخصوص سٹائلش سے لباس میں ملبوس چھوٹا سا سکارف اپنی گردن کے گرد لپیٹے ہوئے تھی۔۔ان کی اٹھتی گندی نظروں پر اسے ایک دم سے اپنے حلیے کا خیال آیا تھا۔۔

"ارے آج تو ہمارے قسمت ہی جاگ گئی۔۔۔"

وہ تینوں ہنستے ہوئے اس کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔

دل آویز کے پیر میں بہت درد تھا اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ پیچھے ہوتی۔۔۔

وہ تینوں اس کے قریب آچکے تھے۔۔۔وہ چیخنا چاہتی تھی مگر مارے خوف کے اس کی آواز نکلنا بند ہو گئی تھی۔۔۔اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اس کو چھوتا۔۔۔

ایک دم سے کوئی مضبوط ڈھال کی طرح اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا اور ان تینوں کو ایک ساتھ بری طرح سے پیٹ ڈالا

تھا۔۔۔وہاں سکڑی سمٹی کھڑی دل آویز نے اس شخص کی چوڑی پشت کو تکا تھا۔۔

وہ کتنی آسانی سے چند لمحوں میں انہیں ڈھیر کر گیا تھا۔۔۔

دل آویز خوف سے لرز رہی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔۔۔

"اکیلے کھڑے ہونے کا شوق پورا ہو گیا تھا تمہارا۔۔۔؟؟"

پلٹ کر اس کی جانب آتے وہ غصے سے بولا تھا۔۔۔اور اگلے ہی پل اسے کچھ بھی سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کے قریب آیا تھا اور جھک کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی اس جسارت پر دل آویز کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس پل اس کے بہت زیادہ قریب تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں دل آویز کو اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک دل آویز کے حواسوں پر طاری ہونے لگی تھی۔۔فیانسی ہونے کے باوجود اس نے آج تک قیس کو بھی اپنے اتنے قریب نہیں آنے دیا تھا۔۔۔

جتنا یہ شخص اس کے قریب تھا۔۔۔۔اور اس وقت جو سچویشن تھی وہ اسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

جبکہ اس کے مقابل کے چہرے پر واضح ناگواری نوٹ کی تھی۔۔۔

جس کا چہرا ناگواری بھرے احساس سے تنا ہوا تھا۔۔۔۔کیسا شخص تھا وہ۔۔۔۔؟؟!

کیا وہ اسے بہت زیادہ بری لگتی تھی۔۔۔؟؟ دل آویز اس کی جانب دیکھتے یہ سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

جب اسی پل زارون نے بھی نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نگاہوں کا تصادم شدید تھا۔۔۔

مگر اس شخص کی آنکھوں میں دل آویز کو ناگواری اور ناپسندیدگی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

اگلے ہی پل وہ اسی احساس کے ساتھ اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔۔۔

میں روڈ پر آتے زارون نے اسے نیچے اتارا تھا۔۔۔ اور اس کے حلیے کی جانب دیکھتے اپنی جیکٹ اتار کر اس کی جانب بڑھا دی تھی۔۔۔

"انسان اور خاص کر ایک لڑکی کا حلیہ کم از کم ایسا ہونا چاہیے کہ وہ اپنے وجود کو پوری طرح سے ڈھانپ سکے۔۔۔ مگر تم جیسی لڑکیوں کی نظر میں تو یہ ایک دقیانوسی مرد کی سوچ ہے۔۔۔"

اس کے برابر میں کھڑا وہ اس پر گہرا طنز کر گیا تھا۔۔۔

دل آویز کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ یہ شخص اس کی سوچ سے زیادہ سرد مزاج اور سڑیل تھا۔۔ اس نے آج تک اسے مسکرا کر بات کرتے نہیں دیکھا تھا۔۔

ٹیکسی میں اسے پچھلی سیٹ پر بٹھا تا خود وہ آگے بیٹھ گیا تھا۔۔

اس شخص کو اس کے ساتھ بیٹھنا بھی گوارہ نہیں تھا۔۔۔

"آئندہ میرے سر یہ زحمت مت ڈالنا۔۔۔ مجھے صرف ان لوگوں کی زمہ داری اٹھانا پسند ہے جو میرے دل کے قریب ہیں۔۔ ایسے لوگوں کی نہیں جن کا وجود مجھے اس دنیا میں بھی برداشت نہیں ہے۔۔۔"

اس کے عالیشان بنگلے کے سامنے ٹیکسی رکی تھی۔۔۔ جس سے باہر نکلتے وہ اس کے مقابل آتا انتہائی ناگواریت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

دل آویز اب بھی کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ خاموشی سے اسے دیکھتی رہی تھی۔۔۔

"سنو۔۔۔۔"

وہ واپس مڑنے لگا تھا جب دل آویز نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"میں اتنی بری لڑکی نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھتے ہو۔۔۔"

دل آویز کو نجانے کیوں آج اس شخص کی اپنے لیے ناگواریت کھلنے لگی تھی۔۔۔

"جو لڑکی مجھے ٹارچر کرنے کی خاطر خود کو اغوا کروانے کا پلان بنوا سکتی ہے۔۔۔وہ لڑکی میری نظر میں دنیا کی سب سے گری ہوئی لڑکی ہے۔۔ آج تک ہر کوئی تمہارے باپ کی دولت کی وجہ سے تمہارے آگے جھکتا آیا ہے تو اسی خاطر تم چاہتی ہو ہر انسان تمہارے مطابق چلے۔۔۔

لیکن میرے معاملے میں ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔ زارون میر حیدر کا سر کٹ سکتا ہے۔۔۔ جھک نہیں سکتا۔۔۔ تمہارے آگے تو کبھی بھی نہیں۔۔۔"

وہ شخص اس کے خلاف کسی کے آگے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر دل میں جو بھی زہر ہوتا تھا وہ اس کے سامنے آکر ہی نکلتا تھا۔۔۔

دل آویز کو آج پہلی بار اس کے الفاظ اپنے دل پر لگتے محسوس ہوئے تھے۔۔

"اور اگر کسی دن تمہیں اپنے آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تو پھر۔۔۔ تم دل آویز جعفر کو شاید ابھی ٹھیک سے جانتے نہیں ہو۔۔۔ اس لیے ایسے چیلنج کر رہے ہو۔۔۔"

اس کے دل میں اس وقت یہ بات زور پکڑ گئی تھی کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اس شخص کو اپنے آگے جھکا کر رہے گی۔

وہ دونوں اس وقت آمنے سامنے کھڑے بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔۔

اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑی نرمین نے حیرت زدہ ہوتے یہ منظر دیکھا تھا۔۔۔

"وہ دن اس زندگی میں تو کبھی نہیں آئے گا۔۔"

اس شخص کا لہجہ دل آویز سے بھی کہیں زیادہ مضبوط تھا۔۔۔

وہ اپنی بات پوری یقین سے کہتا وہاں سے پلٹ گیا تھا۔۔۔ اس کی سیاہ آنکھوں اس بات کی گواہی دے رہی تھیں کہ وہ جو بول رہا تھا وہ کر کے چھوڑنے والا تھا۔۔۔

وہ وہاں سے جا چکا تھا۔۔۔۔ مگر دل آویز کتنی ہی دیر وہاں کھڑی اس خالی جگہ کو تکے گئی تھی۔۔۔۔

نرمین کی آنکھوں میں یہ منظر گہرا ہوا تھا۔۔۔وہ دونوں اس طرح ایک ساتھ کیا کر رہے تھے۔۔۔۔زارون پچھلے ایک ہفتے سے یونی نہیں آیا تھا۔۔۔بنا بتائے وہ نجانے کہاں غائب تھا۔۔۔۔

اور اب اسے دل آویز کے ساتھ دیکھ نرمین کو جلن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے زارون کو کال ملائی تھی۔۔۔بیل جا رہی تھی مگر وہ اس کی کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زارون کی زندگی میں کبھی کوئی لڑکی رہی ہے کیا۔۔۔؟؟کوئی ایسی لڑکی جسے وہ پسند کرتا ہو۔۔۔"

دل آویز کے دماغ میں نجانے کیا آیا تھا کہ وہ سامنے بیٹھی تحریمہ سے یہ سوال کر گئی تھی۔۔

"اس کی زندگی میں لڑکی تو ہے۔۔۔"

تحریمہ کی بات پر دل آویز سیدھی ہو بیٹھی تھی۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟ کون ہے وہ لڑکی۔۔۔؟؟"

دل آویز کے چہرے کے تاثرات ایک دم سے بدلے تھے۔۔۔

باقی سب بھی یہ بات پہلی بار سن رہے تھے اس وجہ سے حیران ہوئے تھے۔۔۔ جبکہ تحریمہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ انہیں بتائے یا نہیں۔۔

"وہ۔۔۔ وہ زارون کی دو سال پہلے منگنی ہو چکی ہے۔۔۔"

تحریمہ نے ایسے بتایا تھا جیسے کسی جرم کا اقرار کر رہی ہو۔۔۔

دل آویز کی رنگت بدلی تھی۔۔۔ وہ شخص پہلے سے کسی اور کی محبت میں مبتلا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ اپنی زندگی کا یہ چیلنج کھیلنے سے پہلے ہی ہار چکی ہے۔۔

"کس سے ہوئی ہے۔۔؟؟ کیا محبت کی منگنی ہے۔۔؟؟"

دل آویز جس طرح سے سوالات کر رہی تھی۔۔۔ قیس اور باقی سب اسے دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔

"وہ دراصل۔۔۔ وہ گھر والوں کی مرضی سے میری اور زارون کی منگنی ہوئی تھی۔۔۔"

تحریمہ نے آنکھیں بند کیے ڈرتے ڈرتے بتایا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سب بے یقینی کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔

"تم مذاق کر رہی ہو۔۔؟"

دل آویز نے کرسی کھینچ کر اس کے مقابل بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔ اس سے یہ منگنی والی بات بالکل بھی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔۔

"نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ ہم دونوں کی منگنی ہو چکی ہے۔۔۔ اور پڑھائی مکمل ہونے کے بعد شادی بھی ہے۔۔۔"

تحریمہ نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔

جس کے جواب میں دل آویز قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔۔۔

"وہ تو تمہاری طرف دیکھتا تک نہیں ہے۔۔۔ یہ کیسی منگنی ہوئی۔۔۔ دشمنی کے باوجود تم سے زیادہ اس کی بات مجھ سے ہو

جاتی ہے۔۔۔ یہ کیسی منگنی ہوئی۔۔۔ کہیں تم لوگوں کے مڈل کلاس گھرانوں میں جو ہوتا ہے۔۔

ویسے ہی زبردستی یہ رشتہ مسلط تو نہیں کیا گیا۔۔۔"

دل آویز اس کا مذاق اڑاتے بولی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔ وہ میری طرف سے رضامندی تھی۔۔۔ مگر زارون کے فادر نے اس کی مرضی کے بغیر یہ کیا ہے۔۔۔ وہ ابھی تک اس منگنی کو مانتا نہیں ہے۔۔۔ اپنی مدر کے کہنے پر بہت مشکل سے راضی ہوا تھا۔۔

وہ اپنی ماں سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ان کی ہر بات مانتا ہے۔۔۔"

تحریمہ نے انہیں صاف گوئی سے ساری بات بتادی تھی۔۔۔

جس پر دل آویز کتنی ہی دیر اسے عجیب نگاہوں سے گھورتی رہی تھی۔۔

"تم۔۔۔تم اسے پسند کرتی ہو۔۔۔؟؟ اتنا پسند کرتی ہو کہ اس سے منگنی بھی کرواوالی۔۔۔اور اب۔۔۔یہاں کیا کرتی پھر رہی ہو۔۔اسی کے مخالفین کے ساتھ شامل ہو کر اس کے خلاف پلاننگ کر رہی ہو۔۔

یہ کیسی محبت ہوئی تمہاری۔۔۔؟؟"

دل آویز نے ناگواریت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔ قیس کو اور باقی سب نے بھی تحریمہ کو عجیب نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔

"میں اب پسند نہیں کرتی اسے۔۔۔ یہاں آکر اسکا جو روپ دیکھا ہے۔۔۔ مجھے اب وہ بالکل بھی اچھا نہیں لگتا۔۔۔ اسی خاطر تو میں تم لوگوں کے ساتھ شامل ہوئی ہوں۔۔۔ مجھے تم بالکل ٹھیک لگتی ہو۔۔۔"

تحریمہ کا نواز خوشامدی تھا۔۔۔ جبکہ نظریں بار بار قیس کی جانب اٹھ رہی تھی۔۔۔

اسے ہمیشہ سے ایسی زندگی کی خواہش تھی جیسی زندگی دل آویز کی تھی۔۔۔۔ پر طرح کی آسائش اور آزادی۔۔۔

وہ لاکھوں کی رقم پل میں اڑا دیتی تھی۔۔۔ اسے بھی بہت مہنگے گفٹ دیئے تھے۔۔۔

وہ یہ زندگی ایک ہی صورت میں حاصل کر سکتی تھی اگر اس کو قیس غوری مل جاتا۔۔۔۔

وہ اس سے اپنی دوستی کو کچھ حد تک بڑھا چکی تھی۔۔۔ قیس بھی اس میں انٹرسٹڈ تھا۔۔۔ مگر دل آویز کے سامنے لیے دیئے رہتا تھا۔۔

اس وقت قیس کے تاثرات دیکھ وہ پریشان ہو رہی تھی۔۔۔ اسی لیے اس نے تفصیل سے یہ بات کہی تھی۔۔

"اگر نہیں پسند تو جا کر منگنی ختم کرو۔۔۔ اور بتا دو گھر والوں کو کہ تمہیں اب وہ نہیں پسند۔۔۔ اس کے ایٹی ٹیوڈ کی وجہ سے۔۔۔"

دل آویز کی بات پر تحریمہ نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی کچھ زیادہ ہی منہ پھٹ تھی۔۔۔جو سوچتی تھی وہ کہہ دیتی تھی۔۔۔۔

"ہاں میں موقع دیکھ کر اپنی امی سے بات کروں گی۔۔۔ مگر منگنی توڑنے کی کوئی خاص وجہ بھی تو ہونی چاہیے نا۔۔۔ایسے کوئی میری بات نہیں مانے گا۔۔۔"

تحریمہ بچارگی سے بولی تھی۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا وہ ایسے پھنس جائے گی۔۔۔

"وہ وجہ میں دے دوں گی تمہیں۔۔۔ تم بتا دینا گھر میں کہ اس کی یہاں لڑکیوں سے دوستی ہے۔۔۔ اور میرا نام لے لینا۔۔ تمہارے کزن کے ساتھ بدنام ہونے میں مزا آئے گا۔۔۔"

اپنے مخصوص بولڈ انداز میں کہتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

اس کی نظریں دور کھڑے زارون میر حیدر پر تھیں۔۔۔ جو اس وقت نرمین اور عمار کے ساتھ ہی تھا۔۔

ان دونوں کے علاوہ وہ پوری یونیورسٹی میں کسی کو منہ نہیں لگاتا تھا۔۔ کبھی کبھی دل آویز کو نرمین سے جلن ہوتی تھی۔۔۔ وہ اس وقت بھی اس کے پاس کھڑی تھی۔۔

اور زارون اس کی جانب دیکھتا کسی بات پر مسکرایا تھا۔۔۔بہت تھوڑے وقت کے لیے تھی وہ مسکراہٹ۔۔۔۔

جو پوری طرح سے محسوس کیے جانے سے پہلے ہی غائب ہوئی تھی۔۔۔

دل آویز کو اندازہ نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ چلتی ہوئی اس کے جانب بڑھی تھی۔۔۔کل والے واقع سے بھی اس نے کچھ نہیں سیکھا تھا۔۔۔وہ آج بھی اسی حلیے میں تھی۔۔۔

چھوٹا سا مفکر اس کی گردن کے گرد جھول رہا تھا۔۔

جو اس کے حسین سراپے کی دلفریبی کو چھپا پانے میں بالکل ناکام ہو رہا تھا۔۔

چلتے ہوئے وہ زارون کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔؟؟"

اس کی جانب دیکھتے خوش دلی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔ عمار اور نرمین کو اس کا آنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

جبکہ زارون کے چہرے کے تاثرات میں واضح بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔

وہ بنا اسے جواب دیئے پلٹنے لگا تھا جب دل آویز نے اس کی جانب اس کی جیکٹ بڑھائی تھی۔۔۔

"تھینکس اس کے لیے۔۔۔ تم ایک بہترین پارٹنر ثابت ہو سکتے ہو کسی کے لیے بھی۔۔ میں کل کافی متاثر ہوئی ہوں تم سے۔۔۔ نفرت کے باوجود تم نے جس طرح سے مجھے پروٹیکٹ کیا۔۔ امیزنگ۔۔۔

اگر تعلقات اچھے ہوتے تو پھر تو تمہاری کمپنی بہت بہترین ہونی تھی۔۔۔"

اس کی جیکٹ سامنے کرتے وہ لبوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے اس کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔۔

"میں نفرت نہیں کرتا تم سے۔۔۔انفیکٹ تم جیسی لڑکی سے میں کوئی تعلق کبھی رکھنا ہی نہیں چاہتا۔۔۔اور یہ جو تم اپنے دوستوں کے ساتھ شرط لگا کر کرنے کی کوشش کر رہی ہو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔

وہ اور لڑکے ہونگے جو تمہارے اس حسن اور دولت کی وہ وجہ سے تم پر فدا ہوتے ہونگے۔۔۔میں اپنے زور و بازو پر آگے بڑھنے پر

یقین رکھتا ہوں۔۔۔ ایسے سہارے اور لالچ کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔"

ہمیشہ کی طرح اس کے دل آویز جعفر کو اپنی نگاہوں میں موجود اس کی اوقات بتائی تھی۔۔۔

دل آویز کے لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔۔ مگر وہ دھیان نہیں دے پائی تھی اس کی آنکھوں کے گوشے نم ہوئے تھے۔۔

"تو اس نے میری شرط کے بارے میں بتا دیا۔۔ محبت کرتی ہے یہ تم سے۔۔۔ یقیناً تمہاری چوائس اسی لڑکی ہی ہو گی۔۔۔'

دل آویز نے نرمین کی جانب دیکھتے اس کا پول کھولا تھا۔۔۔

"میں نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔ تم اپنی لڑائی میں مجھے مت گھسیٹو۔۔۔"

نرمین کو دل آویز کی بات پر شدید غصہ آیا تھا۔۔۔مارے شرمندگی سے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔یہ لڑکی کچھ بھی بول دیتی تھی۔۔۔جو بات نرمین نے اپنے اندر چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔۔۔ٹھیک وقت پر زارون کو بتانے کے لیے۔۔۔

وہ بات بھی وہ ایسے دھڑلے سے کر گئی تھی۔۔

"اس کو پھینک دینا۔۔۔ اور دوبارہ میرے سامنے میری دوستوں کو ٹارگٹ مت کرنا۔۔۔ یہ بالکل حقیقیت ہے۔۔۔ نرمین تم سے ہزار درجے بہتر لڑکی ہے۔۔۔ اور ہاں میری چوائس ایسی لڑکی ہی ہوگی۔۔۔ تم ہرگز نہیں ہو سکتی۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔ عمار بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔۔

جبکہ نرمین اپنی جگہ خوشگوار حیرت میں گھری کھڑی اس کی چوڑی پشت کو تکے گئی تھی۔۔۔ یہ کیا بول گیا تھا وہ۔۔۔ کیا یہ صرف دل آویز کو نیچا دیکھانے کے لیے تھا یا وہ واقعی اسے پسند کرتا تھا۔۔۔

دل آویز نے دور جاتے زارون سے نگاہیں ہٹاتے نرمین کو دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر بکھرے قوس و قزح کے رنگ دل آویز کو آگ لگا گئے تھے۔۔۔

اس کا مارے غصے سے برا حال تھا۔۔۔۔

نرمین نے پلٹ کر اس کا غصے سے لال پڑتا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

"چلو اس دنیا میں کوئی تو ہے جو تمہارے اوپر مجھے ترجیح دیتا ہے۔۔۔ ویسے تم کیوں آج کل اس کے پیچھے پھر رہی ہو۔۔۔ کہیں تمہیں بھی محبت تو نہیں ہو گی زارون سے۔۔۔ ویسے وہ ہے ہی اتنا شاندار بندہ۔۔

دل سنبھالنے کے باوجود نہیں سنبھلتا۔۔۔"

وہ بالوں کو جھٹکتی ایک ادا سے بولی تھی۔۔۔ اور وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

دل آویز نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"زارون میر حیدر۔۔۔۔ تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے۔۔۔ تم بھول رہے ہو میں دل آویز جعفر ہوں۔۔۔ جسے جو چاہیے ہوتا ہے وہ حاصل کر کے رہتی ہے۔۔۔"

اس کے لہجے میں اس وقت غرور اور تکبر صاف دیکھا جا سکتا تھا۔۔

اس کا نرم رویہ ہضم نہیں ہوا تھا اس شخص سے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ارے کیا ہو گیا ہے میرے بچے کو۔۔یہ کس کی نظر لگ گئی۔۔۔۔؟ بخار اترنے کا نام نہیں لے رہا۔۔۔"

اس دن نجانے اس نے اس بات کو اپنے اوپر اتنا سوار کر لیا تھا کہ پورا دن اس بارے میں سوچنے کے بعد اگلے دن وہ شدید بخار میں تپتی ہوئی ملی تھی۔۔۔اور بخار پچھلے ایک ہفتے سے اس کی جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔۔

وہ بالکل نڈھال ہو چکی تھی۔۔۔۔

جعفر صاحب اپنے سارے کام کاج چھوڑ کر اس کا خیال رکھ رہے تھے۔۔۔ انہوں نے آفس کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی اس ایک ہفتے میں۔۔۔ ان کے لیے ان کی بیٹی سے بڑھ کر کچھ بھی اہم نہیں تھا۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔ مجھے جو چاہیے کیا آپ وہ دلائیں گے مجھے۔۔۔"

ان کے سینے پر سر رکھے وہ بچوں کی طرح بولی تھی۔۔ اس کا لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔

"یہ بھی پوچھنے والی بات ہے کیا۔۔۔ آپ حکم کرو میری جان پوری دنیا کو آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔۔"

وہ محبت پاش لہجے میں بولے تھے۔۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی جب نرمین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"کیسی طبیعت ہے دل کی۔۔۔؟؟"

وہ اس وقت سر سے پیر تک سجی سنوری پوچھ رہی تھی۔۔

"تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟"

دل آویز حیران ہوئی تھی۔۔۔ان کی فیملی میں ایسا کوئی ایوں ٹ نہیں تھا۔۔

"آج زارون کی بہنوں کی شادی ہے۔۔۔اس نے ہی خاص طور پر انوائٹ کیا ہے۔۔۔"

نرمین کی آنکھوں میں جتاتا ہوا احساس تھا۔۔۔دل آویز کے تاثرات میں ایک دم سے تبدیلی آئی تھی۔۔۔

"یہ وہی لڑکا ہے نا۔۔۔جسے غلط فہمی میں ہم نے اریسٹ کروادیا تھا۔۔۔"

جعفر صاحب کے پوچھنے پر نرمین نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"بہت اچھا انسان ہے۔۔۔اس کی فیملی بھی بہت اچھی ہے۔۔۔

اس کے لیے اس کی سیلف ریسپیکٹ ہر بات سے بڑھ کر ہے۔۔۔"

نرمین نے دل آویز کی جانب دیکھتے کہا تھا اور مسکراتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اس کے چہرے کی رونق دیکھنے لائق تھی۔۔دل آویز کے اندر بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس شخص کے نرمین کے لیے ادا کیے گئے الفاظ یاد آتے اسے مزید غصہ دلا گئے تھے۔۔۔

جعفر صاحب اس سے پوچھ رہے تھے کہ وہ پہلے کیا کہہ رہی تھی۔۔ مگر اس نے مسکرا کر بات ٹال دی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا ہو گیا ہے؟؟ تم اتنی خاموش کیوں ہو گئی ہو۔۔۔؟؟"

فجر اس کے ساتھ بیٹھی پوچھ رہی تھی۔۔۔

"مجھے وہ چاہیے فجر۔۔۔ مجھے کسی بھی صورت وہ چاہے ہے۔۔۔۔ مگر زور زبردستی نہیں۔۔۔ اپنی خواہش سے وہ میرے پاس آنا چاہیے۔۔۔"

یہ بات کہتے اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

"یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔؟؟ ہوش میں ہو تم۔۔۔ یہ کیسی ضد ہے۔۔۔؟؟"

فجر نے شاک میں گھرتے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"وہ تو تمہارا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔ تم اس کی صورت بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ پھر اچانک یہ سب۔۔۔ کیا تم اپنی شرط کی وجہ سے ایسے کہہ رہی ہو۔۔۔"

فجر اب تک اسے جتنا جانتی تھی اسے یہی لگا تھا۔۔۔۔ ایسا بدلاؤ اور اس کی آنکھ میں کسی کو حاصل کرنے کے لیے آنسو اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔۔۔

"بھاڑ میں جائے شرط۔۔۔ کوئی شرط نہیں ہے۔۔۔ مجھے سچ میں چاہیے ہے وہ۔۔۔ مجھے نہیں پتا ہی ضد ہے یا میرے دل کی خواہش۔۔۔ مگر مجھے اس کا کسی اور سے بات کرنا۔۔۔۔ مجھ سے زیادہ کسی کو اہمیت دینا پسند نہیں ہے۔۔۔

میں چاہتی ہوں وہ جیسے نرمین سے بات کرتا ہے ویسے ہی مجھ سے بھی کرے۔۔ میری طرف دیکھ کر بھی مسکرائے۔۔۔ مجھے دیکھتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جو نفرت ہوتی ہے وہ نہ ہو۔۔۔"

دل آویز کو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ کیا بول رہی تھی۔۔۔

فجر نے ہونقوں کی طرح اس کے طرف دیکھا تھا۔۔

"بخار کی وجہ سے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔ یہ وہی انسان ہے جسے تم سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔۔ اسے کیسے کیسے ٹارچر نہیں کیا تم نے۔۔۔ اس کو مالی نقصان پہنچایا۔۔۔ اس کو زہنی اور جسمانی طور پر بھی ٹارچر کیا۔۔

یہ نفرت تم نے خود اس کے اندر اتاری ہے۔۔۔ اب تم چاہتی ہو وہ تمہیں پسند کریں۔۔۔"

فجر نے ہمیشہ کی طرح اسے حقیقت کا رخ دکھایا تھا۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔ وہ بھول بھی تو سکتا ہے۔۔۔ اس نے بھی تو میری بہت انسلٹ کی ہے ہر بار۔۔۔"

دل آویز اندر سے پشیمان تھی مگر اس نے ظاہر نہیں کیا تھا۔۔

"تو کیا تمہیں لگتا ہے اس سب کے بعد وہ تمہیں پھولوں کے ہار پہناتا۔۔۔"

فجر نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"تم اگر کچھ کر نہیں سکتی تو فضول باتیں بھی مت کرو۔۔۔ میں خود ہی کچھ سوچ لیتی ہوں۔۔"

دل آویز کسی کی بات ایسے نہیں سن سکتی تھی۔۔

"قیس فیانسی ہے تمہارا۔۔۔اس کے بارے میں کیا سوچا تم نے۔۔۔"

فجر نے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ یہ بات کیسے بھول گئی تھی۔۔۔

"منگنی ختم کر دوں گی اس سے میں۔۔۔یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔میں ڈیڈ سے کہوں گی وہ مان جائیں گے۔۔۔۔"

اس کی زندگی میں اس کے ڈیڈ پر کام ایسے ہی کر دیتے تھے۔۔۔

اسے کبھی کسی بات کے لیے پریشان نہیں ہونا پڑا تھا۔۔۔ اگر انہیں ابھی پتا چلتا کہ ان کی بیٹی ایسے کسی کی چاہ میں آنسو بہا رہی ہے تو وہ فوراً اسے بھی کیسے بھی کر کے راضی کر لیتے۔۔۔

وہ اس کی کوئی بھی بات اُدھوری نہیں چھوڑتے تھے۔۔

مگر وہ اس شخص کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس انسان کو اپنے آگے جھکانا چاہتی تھی۔۔۔

اس کے دل میں اپنی خواہش پیدا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس کے سامنے جھک کر اس کی طلب کرے۔۔۔

اس کے بعد وہ اس شخص کو اپنائے یا نہیں یہ اس کا فیصلہ تھا۔۔

وہ اس کی اکڑ توڑنا چاہتی تھی۔۔۔یہی کر کے اس کے دل میں لگی آگ کم ہونی تھی۔۔۔ آج تک خاندان اور ان کے سرکل کے ہر انسان نے سب سے پہلے اسے سراہا تھا۔۔۔

نرمین تو بہت بعد میں آتی تھی۔۔۔پھر بھلا وہ کیسے اس کو پیچھے رکھ کر اس کے آگے نرمین کو ترجیح دے سکتا تھا۔۔۔

"تمہاری اس کزن کو کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟ بہت بدلی بدلی سی لگ رہی ہے۔۔۔ اتنے دن گزر گئے اس نے زارون سے کوئی لڑائی نہیں

کی۔۔۔ مجھے تو اب یونیورسٹی میں بوریت ہونے لگی ہے۔۔۔ کہیں تمہاری طرح اس کا دل بھی زارون پر فدا نہیں ہو گیا۔۔

اگر ایسا ہوا ہے تو بھائی زارون تو دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین انسان ہے۔۔۔ غوری خاندان کی دو بیٹیاں اس کی محبت میں مبتلا ہو چکی ہیں۔۔۔"

زارون لائبریری گیا ہوا تھا۔۔۔ اس وقت وہ دونوں ہی وہاں بیٹھے تھے۔۔۔

عمار جان بوجھ کر اسے چھیڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

اس کی بات پر نرمین ہمیشہ کی طرح برا منانے کے بجائے مسکرائی تھی۔۔

"سوچنا بھی مت یہ کبھی کسی سے محبت کرے گی۔۔اسے صرف دوسروں کو نیچا دکھانا آتا ہے۔۔

تایا ابو نے اس کی ہر ضد مان کر اسے بہت زیادہ بگاڑ دیا ہے۔۔۔"

نرمین ہمیشہ ان کے سامنے دل آویز کے بارے میں ایسے ہی بات کرتی تھی۔۔اس نے کبھی دل آویز کے بارے میں کوئی مثبت بات ان دونوں کو نہیں بتائی تھی۔۔

نہ ہی دل آویز نے آج تک کبھی کوئی اچھی حرکت کی تھی ان کے سامنے کہ وہ اسے اچھا سمجھتے۔۔

یونیورسٹی کے وی سی سے لے کر واچ مین تھا۔۔۔سب ہی یہ دعا کرتے تھے کہ یہ مصیبت کی پرکالہ جلدی سے اس یونیورسٹی سے جائے۔۔۔

جس نے سب کے ناک میں دم کر رکھا تھا۔۔۔

وہ ہر ایک کو اپنے آگے جھکاتی تھی۔۔۔اگر کوئی اس کے آگے جھکنے کو تیار نہیں ہوتا تھا تو اس وقت تک اپنا زور آزماتی تھی جب تک اگلے کو اپنے آگے جھکنے پر مجبور نہ کر دے۔۔

یا پھر اس کو پوری طرح سے توڑ نہ دے۔۔۔

یہ اس کی زندگی کا شغل تھا۔۔۔۔

اب تک وہ ہمیشہ کامیاب رہی تھی۔۔۔۔ مگر ایک انسان جس کا نام زارون میر حیدر تھا وہ اس کی انا کا مسئلہ بن چکا تھا اب۔۔۔۔ اب اسے کچھ بھی کر کے اس شخص کو جھکانا تھا۔۔۔

یہ پہلی بار ایسا تھا کہ وہ صرف ضد میں نہیں بلکہ دل سے اسے اپنے آگے جھکانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس بار وہ مقابل کو توڑنے کی چاہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اپنی چیزیں اٹھائے فجر کے پاس سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔

"لائبریری۔۔۔کچھ بکس چاہیے تھیں۔۔۔"

اسے سرسری سا جواب دیتی وہ لائبریری کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ساڑھے پانچ کا ٹائم تھا لائبریری بند ہونے کا۔۔۔

دس منٹ رہ گئے تھے۔۔۔وہاں بہت کم سٹوڈنٹس رہ گئے تھے۔۔۔جو باہر نکل رہے تھے۔۔۔

وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے اپنے مطلوبہ بک سیکشن کی جانب گئی تھی۔۔۔ جب اچانک وہاں ایک جانب ہوتی آہٹ پر اس کے قدم رکے تھے۔۔

وہ بنا آواز پیدا کیے پلٹی تھی۔۔۔ مگر سامنے جو منظر اسے دکھائی دیا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔۔

زمین گرنے کو تھی جب زارون اسے بانہوں میں مقید کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

پیچھے الماری بھی اپنی جگہ سے بالکل ہل چکی تھی۔۔۔

دل آویز اندر تک جل اٹھی تھی۔۔۔اس کے دل میں نجانے کیا آیا تھا کہ وہ موبائل نکالتی یہ لمحہ کیپچر کر گئی تھی۔۔۔۔

"ارے۔۔۔یہ یہاں یونیورسٹی کے سب سے تنہا گوشے میں کونسی فلم کی شوٹنگ چل رہی ہے۔۔۔"

موبائل واپس رکھتے وہ آگئے بڑھی تھی۔۔۔۔جب اسے دیکھ نرمین گھبرا گئی تھی۔۔۔مگر زارون کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔

جیسے اس لڑکی کے آنے سے اسے کوئی فرق نہ پڑا ہو۔۔۔

اس نے جھک کر نرمین کو اپنے ساتھ لگایا تھا اور دوسرا ہاتھ الماری پر رکھتے اسے سنبھالے پیچھے کو اٹھا تھا۔۔۔۔ یہ سب دیکھتے دل آویز مٹھیاں بھینچ گئی تھی۔۔۔

نرمین کے ہونٹ اس کے کندھے سے ٹکرا رہے تھے۔۔ اس کے ساتھ ایسے ہی لگے نرمین نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔ دل جلاتی آگ لگاتی مسکراہٹ تھی یہ۔۔۔

اور وہاں آگ لگی تھی۔۔۔۔

"ویسے تو بڑے شریف بنتے ہو۔۔۔ اور تنہائی میں یہ کام ہیں تمہارے۔۔۔ یہ سب ہوتا ہے تبھی تم اس کا نام نہیں لینے دیتی۔۔۔"

وہ چلتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔۔۔

جب اس کی بات پر زارون نے سلگتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ صرف ایک حادثہ تھا۔۔۔ جسے یہ لڑکی اپنی عادت کے مطابق بہت غلط رنگ دے گئی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ تم فضول باتیں اخذ کر رہی ہو۔۔۔۔

الماری میرے اوپر گرنے لگی تھی زارون نے صرف میری جان بچائی ہے۔۔۔"

نرمین آنکھوں میں نمی لیے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"اوہ پلیز۔۔۔ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔ میں پاگل نہیں ہوں جو سمجھ نہ پاؤں۔۔۔ میرے پاس اس سین کا پروف ہے۔۔۔ جو میں گھر جا کر سب کو دکھاؤں گی۔۔ اور تم دونوں کا یہ پول سب کے سامنے کھولوں گی۔۔"

یہ سب دیکھ کر دل آویز کا میٹر گھوم گیا تھا۔۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اسے اتنا غصہ کیوں آرہا ہے۔۔۔

مگر وہ اس شخص کے سامنے اچھا بننے کا ناٹک وہیں بھولتی غصے سے بولے جارہی تھی۔۔۔

اس کا چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔۔۔آنکھوں کے گوشے میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔نرمین جس طرح سے اس کے سینے سے لگی اسے طیش دلا گئی تھی وہ اب اس انداز میں باہر نکل رہا تھا۔۔

زارون نہیں دیکھ پایا تھا کہ نرمین نے اس کے کندھے پر ہونٹ رکھتے دل آویز کے سینے میں آگ بھڑکا دی تھی۔۔۔۔

دل آویز جس انسان کو اپنی ضد سمجھ رہی تھی۔۔اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ اسے اتنا برا کیوں لگ رہا تھا۔۔۔وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی اس وقت۔۔۔۔ مگر نرمین بہت اچھے سے سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

جو لڑکی اتنی آسانی سے نہیں روتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے نمی گوشے اس کے بنا بولے ہی بہت کچھ کہہ گئے تھے۔۔۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی دل۔۔۔۔ تم غلط کر رہی ہو اب۔ پلیز ڈیلیٹ کرو وہ تصویریں۔۔۔۔"

نرمین روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔ جبکہ دل آویز اس کے اس ناٹک پر اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"ابھی تو بہت خوش ہو کر اس کے گلے لگ رہی تھی۔۔۔ابھی رونا آگیا۔۔۔سب سمجھتی ہوں میں تمھیں۔۔۔یہ تصویریں تو اب پوری دنیا دیکھے گی۔۔۔"

دل آویز خاموش کھڑے زارون کو خونخوار نگاہوں سے دیکھتے وہاں سے جانے لگی تھی۔۔ جس کو اس کے وہاں آنے سے کوئی فرق ہی نہیں پڑا تھا۔۔۔

جو بات اس کی اس شخص کی زندگی میں حیثیت کو واضح کر گئی تھی کہ وہ اس کے لیے کوئی ویلیو نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

وہ جانے لگی تھی جب زارون نے نرمین کی حالت دیکھ آگے بڑھ کر اس کی کلائی انتہائی بے دردی سے دبوچ لی تھی۔۔۔۔اس کے انداز میں اتنی سختی اور جارحانہ پن تھا کہ دل آویز کے لبوں سے سسکاری نکلی تھی۔۔۔

اسے اپنی کلائی ٹوٹتی محسوس ہوئی تھی۔۔

نرمین نے بھی گھبرا کر اس کا یہ غصہ دیکھا تھا۔۔۔

"موبائل دو اپنا۔۔۔"

اس نے اسے ایک جھٹکے سے دیوار کے ساتھ لگاتے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"نہیں دوں گی۔۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔۔ تم واقعی ایک کمینے انسان ہو۔۔۔ اسی کمینگی کی بات کر رہی تھی میں اس دن۔۔۔ یہ دوسرا چہرا تمہارا۔۔۔۔ جو لوگوں کے سامنے میں لاؤں گی اب۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔"

دل آویز اس وقت زخمی شیرنی بنی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی بے رحم گرفت کے باوجود وہ اس سے خوف نہیں کھا رہی تھی۔۔۔

عجیب پاگل پن تھا اس کا۔۔۔ جیسے وہ بیوی ہو اور اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑا ہو۔۔۔۔ یازارون میر حیدر نے اس سے عہد و پیما کر کے دھوکا دیا ہو۔۔۔

نرمین پاس کھڑی ان دونوں کو غصے میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

انہیں خود بھی اندازہ نہیں ہوا تھا کہ وہ ایک دوسرے کے کتنے قریب آ گئے تھے۔۔۔

"ہم تنہائی میں جو بھی کریں تمہیں کیوں اتنی تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔۔ اسے اپنے پیرنٹس کو جو بھی بتانا ہے وہ بتا دے گی۔۔۔ تم اپنی لمٹس میں رہو۔۔۔"

زارون نے اس کی مٹھی میں دبا فون اپنی گرفت میں لیتے نرمین کو پکڑایا تھا۔۔۔

"جو بھی اس نے ریکارڈ کیا ہے وہ ڈیلیٹ کرو۔۔۔۔"

اپنی گرفت میں مچلتی اس بن پانی کی مچھلی کو قابو کرتے اس نے نرمین کو کہا تھا۔۔۔

نرمین نے جلدی جلدی وہ موبائل لیا تھا اور چیک کرنے لگی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم ایسا کر کے بچ جاؤ گے۔۔۔ میں سب کو بتاؤں گی تمہارے کرتوت۔۔۔"

دل آویز اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔

"ہمہ بتانا ان کو۔۔۔ جن کو تمہاری بات سے فرق پڑے گا۔۔۔ نرمین جلدی کرو۔۔"

وہ جنگلی بلی اس کے دونوں ہاتھوں کو نوچ چکی تھی۔۔۔

نرمین نے جلدی سے فون زارون کو پکڑا دیا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی زارون نے اس کے بیگ میں موبائل پھینکتے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔ اس کی دونوں کلائیاں لہو رنگ ہو چکی تھیں۔۔۔۔

مارے تکلیف کے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔۔

بہت بے رحم نشان تھے اس کی کلائیوں پر۔۔۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔۔"

آنکھوں سے آنسو صاف کرتے اس نے نفرت بھری نگاہوں سے اس شخص کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"جو کرنا ہے کرو۔۔۔ پرواہ کسے ہے تمہاری۔۔۔۔؟"

اس کو سرد نگاہوں سے گھورتا وہ نرمین کو ساتھ آنے کا کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے اپنا موبائل نکال کر چیک کیا تھا۔۔۔۔ وہ تصویریں اب وہاں نہیں تھیں۔۔۔

گھر آنے کے بعد بھی وہ غصے سے بپھری رہی تھی۔۔۔۔جو بھی اس سے بات کرنے کو آرہا تھا وہ اسے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی۔۔۔

وہ ان تصویروں کو پھیلانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی۔۔۔غصے میں اس نے ایسا بولا تھا۔۔۔۔

جس کے بدلے میں اس شخص نے جو بے رحمانہ سلوک کیا تھا۔۔۔۔دل آویز وہ بھول نہیں پائی تھی۔۔۔۔

نرمین کی عزت کی اسے کتنی پرواہ تھی۔۔۔کیسے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کھڑا تھا۔۔۔

یہ سب جب بھی اسے یاد آتا تھا۔۔اس کا خون کھول جاتا تھا۔۔۔

وہ دروازہ لاک کیے اندر غصے سے بیٹھی تھی۔۔۔۔کمرے کا حشر

بگاڑ دیا تھا اس نے۔۔۔۔

جعفر صاحب کو جب اس بات کی خبر ہوئی تھی تو وہ فوراً بھاگے

بھاگے وہاں پہنچے تھے۔۔۔

اور بہت مشکل سے اس کا دروازہ اوپن کروایا تھا۔۔۔۔وہ ہر انسان

کی بات ٹال سکتی تھی۔۔۔سوائے اپنے ڈیڈ کے۔۔۔

"ڈیڈ مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔ پلیز میری بات مان لیں۔۔۔"

روتے ہوئے ان کے ساتھ لگتے کہا تھا اس نے۔۔۔

"آپ پر جان قربان ہے ڈیڈ کی۔۔۔ بولو کیا بات ہے۔۔۔؟؟"

اس کی پیشانی چومتے اس کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو دیکھ وہ تڑپ ہی تو گئے تھے۔۔۔

"مجھے قیس سے شادی نہیں کرنی۔۔ آپ یہ منگنی توڑ دیں۔۔۔"

اان کے سینے پر سر رکھتے اس نے ان کی جانب نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔

"ایسا ہی ہو گا۔۔۔ میں ابھی باہر جا کر اس بات کا اعلان کر دیتا ہوں۔۔۔ میری پرنسسز اپنی زندگی میں جو چاہے گی اسے وہ ملے گا۔۔۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔۔۔ اسے میں اپنے معیار تک لے کر آؤں گا۔۔۔"

وہ اس کا چہرا دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرے پوچھ رہے تھے۔۔۔ ان کی بات پر دل آویز کے تصور میں وہ نفرت میں ڈوبا سفاک شخص آن ٹھہرا تھا۔۔۔

جو مر کر بھی اس کا نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ آج وہ اس کی نفرت محسوس کر چکی تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔ کوئی نہیں ہے۔۔۔ مجھے اب یہاں نہیں رہنا ڈیڈ۔۔۔ میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔۔۔ آپ مجھے امریکہ بھیج دیں۔۔۔ آپ بھی وہاں میرے ساتھ رہیں گے۔۔۔ مجھے یہاں نہیں رہنا اب۔۔۔"

وہ اس وقت ہر انسان سے ناراض تھی۔۔۔ وہ شاید آج اپنے دل کی سمجھ گئی تھی۔۔۔ وہ کیا چاہتی تھی۔۔۔

اور اس کے بعد سے وہ خود سے بھی نظریں چرا رہی تھی۔۔۔

نفرت اور لڑائی میں یہ کیا کر بیٹھی تھی وہ اپنے دل کے

ساتھ۔۔۔۔

وہ اس شخص سے اتنا دور جانا چاہتی تھی کہ اس کی صورت تک

بھول جائے۔۔۔ اسے مانگنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔۔

اور محبت وہ تو بھیک میں کسی صورت نہیں چاہیئے تھی اسے۔۔۔۔

"اوکے۔۔۔ اب رونا نہیں ہے۔۔۔۔ میں جتنا جلدی ہو سکے ٹکٹس

بک کرواتا ہوں۔۔۔ اور ہم دونوں باپ بیٹی ایک شاندار ٹرپ پر

جائیں گے۔۔۔بس میرا بچہ روئے گا نہیں اب۔۔۔جب یہ آنسو نکلتے ہیں نا تو یہاں تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

رونا نہیں ہے میرے بچے نے۔۔۔۔"

اس کے آنسو دیکھ اس مضبوط ترین شخص کی آنکھوں میں بھی نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

انہوں نے ہمیشہ کی طرح اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔۔

وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتے تھے۔۔۔جو وہ چاہتی تھی بناوجہ جانے کر دیتے تھے۔۔۔۔انہیں پورا یقین تھا اپنی بیٹی پر۔۔۔

اگر وہ کچھ غلط بھی کر دیتی تو وہ تب بھی اس کے ساتھ تھے۔۔۔

انہیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز تھی وہ۔۔۔

وہ اس کے پاس سے تب تک نہیں اٹھے تھے۔۔۔ جب تک وہ مسکرا نہیں دی تھی۔۔۔۔

باہر جانے کے ساتھ ہی انہوں نے منگنی ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔۔۔ جو سن کر جہان قیس غصے سے آگ بگولا ہوا تھا۔۔۔ وہیں نرمین کے چہرے کی ہوائیاں بھی اڑ گئی تھیں۔۔۔۔

وہ جانتی تھی آج یا کل دل آویز ایسا کرنے والی تھی۔۔۔ اس کے بعد اس کا اگلا قدم کیا ہونا تھا۔۔۔ یہ سوچ کر ہی نرمین کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔

آج اس نے اس لڑکی کے انداز میں زارون حیدر کے لیے جنوں دیکھا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ بہت ڈر گئی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ زارون کچھ سمجھ پایا تھا یا نہیں۔۔۔ مگر وہ سب سمجھ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اگر ایک بار اپنے ڈیڈ کے سامنے کہہ دیتی کہ اسے وہ انسان چاہیے ہے تو وہ اپنی پوری دولت لگا کر اسے اپنی بیٹی کے نام کر دیتے۔۔۔

ایس بات کا خوف تھا نرمین کو۔۔۔ مگر جعفر صاحب نے ابھی تک آگے ایسا کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ اسی خاطر وہ فلحال کے لیے پر سکون ہوتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"قیس نظر نہیں آرہا۔۔۔"

اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی مگر پھر بھی وہ یونیورسٹی آئی تھی۔۔۔شاید ایک آخری بار اسے دیکھنے کی خاطر۔۔۔وہ نہیں آنا چاہتی تھی مگر دل پہلی بار اس کی ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔بغاوت کر گیا تھا۔۔

اپنی اس کیفیت پر وہ شدید غصے اور اکتاہٹ کا شکار تھی۔۔

مگر اس کے باوجود مجبور ہو کر وہاں آگئی تھی۔۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔ہو گا یہیں کہیں۔۔۔اس تحریمہ سے پوچھ لو اسے پتا ہو گا۔۔۔"

بالوں کو جھٹکتے اسے نے ماہا کو جواب دیتے تحریمہ کو موبائل میں کھو یا دیکھ بولی تھی۔۔

"تمہارے منگیتر کے بارے میں مجھے کیسے پتا ہو گا۔۔۔۔"

اس کی بات پر تحریمہ نے انجان بنتے کہا تھا۔۔۔

"پہلی بات وہ اب میرا منگیتر نہیں ہے۔۔ اور دوسری بات میرے جو سابقہ منگیتر سے تم پچھلے تین مہینوں سے فلرٹ کر رہی ہو۔۔۔ اور شاید مل بھی چکی ہو تنہائی میں۔۔ اس کے بارے میں تمہیں ہی خبر ہو گی۔۔۔

تم لوگوں کو کیا لگتا ہے اتنے ٹائم سے مجھے بے وقوف بنا رہے تھے اور مجھے خبر نہیں ہو گی۔۔۔

وہ ویسا لڑکا نہیں ہے جیسے خواب دیکھ رہی ہو تم۔۔۔ تم جیسی لڑکیوں کو صرف استعمال کر کے پھینک دیتا ہے وہ۔۔۔

اسے مجھ جیسی کوئی لڑکی چاہیے بیوی بنانے کے لیے۔۔۔۔ جس کے باپ کی دولت پر وہ ساری زندگی عیش کر سکے۔۔۔

دھوکہ باز ہی سہی مگر دوست رہی ہو تم میری۔۔۔ اسی لیے مشورہ دینا چاہوں گی کہ اس سے دور ہو جاؤ۔۔ ورنہ بہت نقصان کرواؤں گی اپنا۔۔۔

جو انسان قسمت نے تمہاری جھولی میں ڈالا ہے اس کی قدر کرو۔۔۔"

دل آویز کی بات سنتے تحریمہ کی رنگت فق ہوئی تھی۔۔۔وہ اتنے ٹائم سے سب جانتی تھی مگر اس نے بات نہیں کی تھی۔۔۔۔

فجر اس کی جانب دیکھتے حیران رہ گئی تھی۔۔۔۔اتنی میچور تو وہ کبھی نہیں تھی۔۔۔اگر وہ پہلے والی دل آویز ہوتی تو اس دھوکے پر اتنی خاموشی سے صرف منگنی نہ توڑتی بلکہ ان دونوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی۔۔۔

"اس نے قیس کے بھروسے زارون سے منگنی ختم کر دی ہے۔۔۔"

فجر کی بات پر دل آویز نے گہرا سانس بھرا تھا۔۔۔ تحریمہ مزید وہاں نہیں بیٹھ پائی تھی۔۔

دل آویز نے دوبارہ کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی نگاہوں میں خود کو چور محسوس کر رہی تھی۔۔۔ یا یہ کہا جائے کہ وہ اس گروپ میں جس مقصد کے لیے شامل ہوئی تھی۔۔۔

وہ پورا ہوا تھا۔۔۔ قیس اسے مل گیا تھا۔۔۔۔ اسے دل آویز کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ دل آویز ایسا صرف

غصے میں بول رہی ہے اور اسے قیس کے خلاف بھڑکانے کی کوشش کر رہی ہے۔۔۔

اسی خاطر اس نے دل آویز کی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

"دل۔۔۔۔ تمہیں نے دیکھا یہ یونیورسٹی میں کیا چل رہا ہے۔۔۔۔ یار غضب ہو گیا۔۔۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کیا چلتا رہا اور ہمیں خبر ہی نہیں ہوئی۔۔۔ یہ دیکھو اپنی کزن کے کرتوت۔۔۔"

اسامہ بھاگتا ہوا وہاں آیا تھا۔۔۔ اور موبائل ان تینوں کے سامنے کر دیا تھا۔

جو دیکھ جہاں باقی سے کے ری ایکشن اسامہ جیسے ہی تھے۔۔۔۔

وہیں دل آویز نے پتھرائی نگاہوں سے ان تصویروں کو دیکھا تھا۔۔

یہ تو اسی کے موبائل سے لی گئی تھیں۔۔ جنہیں نرمین نے خود ڈیلیٹ کیا تھا۔۔۔۔ پھر یہ اس طرح سوشل میڈیا پر کیسے آئی تھیں۔

"یہ تم نے اپلوڈ کی ہیں کیا۔۔۔۔ یہ تمہارا پرانا اکاؤنٹ ہے نا۔۔۔ یہ کب ری ایکٹو کیا تم نے۔۔۔ اور یہ تصویریں کب لیں تم نے۔۔۔ کمال کر دیا لڑکی۔۔۔"

ایسے بہت سارے جملے تھے جو اسے بولے جا رہے تھے۔۔۔

جبکہ وہ خود اپنا اکاؤنٹ اور وہ تصویریں دیکھ گہرے شاک میں مبتلا تھی۔۔

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

"پی یہ میں نے نہیں کیا۔۔۔"

اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

"اور جیسے ہم مان جائیں گے نا۔۔۔۔ڈر کیوں رہی ہو کھلے عام بولو۔۔۔"

ماہا اس کی کیفیت دیکھ ہنسی تھی۔۔۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ دل آویز جان بوجھ کر معصوم بن رہی ہے۔۔۔

"تمہیں شرم آنی چاہیے ایسا کرتے ہوئے۔۔۔ زارون کی نفرت نے تمہیں مجھے بھی نہیں بخشا۔۔۔ مجھے پوری دنیا کے سامنے بدنام کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔ میں نے تمہیں ہمیشہ اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح ٹریٹ کیا۔۔۔ مگر تم کتنی گھٹیا نکلی۔۔۔

ہر طرف یہ تصویریں وائرل ہو رہی ہیں۔۔ تم نے بہت برا کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔ میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

نرمین اس کے پاس آتی اس پر چیختے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔۔

وہاں سب لوگ جمع ہو رہے تھے۔۔۔

سبھی کی عجیب سی نظریں نرمین کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔ دل آویز کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔ وہ چاہے جتنی بھی الٹی سیدھی حرکت کر لے۔۔۔

مگر کبھی کسی لڑکی کی عزت کے ساتھ نہیں کھیل سکتی تھی۔۔ اس نے کل غصے میں بول دیا تھا۔۔ اس وقت وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔

مگر وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس نے رات کو خود کو کول ڈاؤن کرتے اپنے موبائل کے بن میں پڑیں وہ تصویریں ڈیلیٹ کر دی تھیں۔۔۔اسے یہ بات اچھے سے یاد تھی۔۔۔

پھر یہ وائرل کیسے ہوئی تھیں۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی جب غصے سے بپھر ازارون میر حیدر نرمین کی ڈھال بنتا اس کے برابر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"اس جیسی گھٹیا لڑکی کو یہی تو سکھایا گیا ہے۔۔۔دوسروں کی زندگیوں کو برباد کرنا۔۔ان سے ان کا سکون چھیننا۔۔۔۔شرم سے

ڈوب مرنا چاہیے تمہیں۔۔۔ایک لڑکی کی عزت کتنی اہم ہوتی ہے اندازہ بھی ہو گا تمہیں۔۔۔

جو ایسے بے حیائی پھیلاتی پھرتی ہے۔۔۔کسی بھی مرد کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چل پڑے۔۔۔وہ بھلا کسی اور کی عزت کا خیال کیسے کرے گی۔۔"

وہ اتنے غصے میں تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ دل آویز کے منہ پر تھپڑ رسید کر دیتا۔۔۔وہ ایسا کر بھی گزرتا اگر عمار اسے روکتا نہیں۔۔

اس شخص کی نفرت پر وہ کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

ارد گرد کھڑے سبھی سٹوڈنٹس جنہیں اب تک اس نے ٹارچر کیا تھا۔۔۔وہ سب عمار کو اشارہ کر رہے تھے کہ وہ زارون کو چھوڑ دے۔۔۔

تاکہ وہ اس لڑکی کی عقل ٹھکانے لگا دے۔۔۔

"دیکھو میری بات سنو تم دونوں۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میں نے یہ نہیں کیا۔۔۔تمہارے سامنے ہی تو نرمین نے وہ تصویریں

ڈیلیٹ کی تھیں۔۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔۔۔ مجھے تصویریں نہیں بنانا چاہیے تھیں۔۔

مگر میں اپنے ڈیڈ کی قسم کھا کر کہتی ہوں میں نے ایسا نہیں کیا۔۔۔

نرمین ہمارے جو بھی اختلافات رہے ہوں۔۔ مگر میں ایسا نہیں کروں گی تمہارے ساتھ کیا کسی بھی لڑکی کے ساتھ۔"

وہ ان دونوں کو یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تم پر یقین کریں۔۔۔ جو لڑکی صرف زارون سے بدلہ لینے کی خاطر خود کو اغوا کروا سکتی ہے۔۔۔۔ جسے اپنی عزت کی پرواہ

نہیں۔۔۔وہ بھلا کسی دوسری لڑکی کی عزت کی پرواہ کیسے کرے گی۔۔۔"

قیس کو پہلے ہی اس پر غصے سے بھرا بیٹھا تھا۔۔۔موقع دیکھ اس نے بھی اپنی بھڑاس نکال دی تھی۔۔۔

اس انکشاف کے بعد اس نے زارون کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت کا بڑھتے دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ نرمین اسکے ساتھ کھڑی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔اسے گھر اور فیملی کی لوگوں سے کالز آرہی تھیں۔۔۔

سب نے ہی وہ تصویریں دیکھ لی تھیں۔۔۔ صوفیہ بیگم نے اسے فوری گھر پہنچنے کو کہا تھا۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔ میں نے خود کو اغوا نہیں کروایا۔۔۔ مجھے اغوا کیا گیا تھا۔۔۔ میں نے صرف زارون سے لفٹ لی تھی۔۔۔ یہ جھوٹ بول کر کہ میری گاڑی خراب ہے۔۔۔ میں سچ میں نہیں جانتی کہ مجھے کس نے اغوا کیا تھا۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کے ارادے اچھے نہیں تھے۔۔۔ مگر اس کے نقصان پہنچائے سے پہلے ہی ڈیڈ نے مجھے وہاں سے نکلوا لیا تھا۔۔

یہ اپنا غصہ نکالنے کے لیے جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔"

وہ اس وقت وہاں کسی کی پرواہ نہیں کر رہی تھی۔۔ اس کی ہر وضاحت زارون میر حیدر کے لیے تھی۔

آج تک اس نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کو اپنے کسی عمل کی وضاحت نہیں دی تھی۔۔ وہ جو بھی کرتی تھی ڈنکے کی چوٹ پر کرتی تھی۔۔۔

اگر سامنے کھڑے زارون میر حیدر کی بات نہ ہوتی تو وہ اب بھی ایسے وضاحت نہ دیتی۔۔۔ مگر وہ اس شخص کی نظروں میں اتنی پستی میں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہا زارون۔۔۔۔۔ تحریمہ اور ماہا سے پوچھ لو۔۔۔ میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔ اس نے خود ہمارے ساتھ مل کر یہ پلان بنایا تھا۔۔۔ اب جان بوجھ کر مکر رہی ہے۔۔ یہ اس سے کہیں زیادہ گھٹیا ہے۔۔۔۔ لڑکی کہلانے لائق نہیں ہے یہ۔۔۔"

قیس جو بول رہا تھا اس بات پر تحریمہ اور ماہا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔ تحریمہ نے تو وہی کرنا تھا جو قیس اسے کہتا۔۔۔ مگر ماہا سے اسے اس بات کی توقع نہیں تھی۔۔۔

وہ جو ہمیشہ اپنے ساتھ ایک گینگ بنائے رکھتی تھی۔۔۔ایک دم سے وہ سب بدل گئے تھے۔۔۔

اسے ان سب کی پرواہ تھی بھی نہیں۔۔۔وہ اکیلے سب پر بھاری تھی۔۔۔

مگر اس ایک جذبے نے اسے کمزور کر دیا تھا۔۔۔وہ بس اس شخص کے سامنے اپنی بے گناہی لانا چاہتی تھی۔۔۔جو اسے نفرت سے دیکھا رہا تھا۔۔۔

"یہ سب جھوٹ بول رہے ہیں زارون۔۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔میں نے یہ سب نہیں کیا۔۔۔'

ان سب کو اگنور کرتے وہ اس شخص کے سامنے آئی تھی۔۔۔

جب اسی پل زارون نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے کمر کے پیچھے موڑا تھا اور اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔

وہاں کھڑے مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔۔

"تم دنیا کی آخری لڑکی بھی ہوتی تو بھی میں تم جیسی لڑکی کی ان جھوٹی باتوں پر کبھی یقین نہ کرتا۔۔۔ تم اپنے باپ کی بگڑی ہوئی اولاد ہو۔۔۔ جو اپنی ضد پوری کرنے کی خاطر کسی کا بھی نقصان کر سکتی ہے۔۔۔ تم میرے سامنے ان سب کو جھوٹا تب کہتی اگر میں تمہیں جانتا نہ ہوتا۔۔

اب تک تم میرے ساتھ جو کر چکی ہو۔۔۔ تم سے میں کسی بھی بات کی توقع کر سکتا ہوں۔۔۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں اپنی ماں کی۔۔۔ اگر تم لڑکی نہ ہوتی اور مجھے میری ماں نے ایسی تربیت نہ کی ہوتی تو میں تمہارا لڑکی ہونے کا لحاظ نہ کرتا۔۔۔ اور اس گھٹیا حرکت کی تمہیں ایسی سزا دیتا کہ تم ساری زندگی نہ بھولتی۔۔

دربارہ میرے سامنے کبھی مت آنا۔۔۔ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

اس کی گرم سانسیں دل آویز کے چہرے کو جھلسا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔

دل آویز اس کی نفرت کی انتہا دیکھ اپنی جگہ منجمد ہوئی تھی۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اسے کبھی اس شخص کے الفاظ سے اتنی تکلیف ہو گی۔۔۔ مگر اس میں قصور سامنے والی شخص کا نہیں تھا۔۔۔ یہ نفرت اس کے دل میں پیدا کرنے والی وہ خود تھی۔۔۔

اپنے غرور اور گھمنڈ میں اس نے اب تک جو کیا تھا۔۔۔۔ وہ اچانک سے اس کے سامنے آ گیا تھا۔۔۔

دل نہ بہت بری بازی کھیلی تھی اس کے ساتھ۔۔۔ اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔

اس بار وہ بے قصور تھی۔۔۔ مگر چاہ کر بھی اپنی بے گناہی ظاہر نہیں کر پائی تھی۔۔۔

وہ اسے دور جھٹکتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔۔

"دل۔۔۔۔"

فجر نے اسے تھاما تھا۔۔۔ جبکہ باقی سب اس کی جانب حقارت اور نفرت سے دیکھتے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے ایسے ٹھکرا دو گی اور میں تم سے بدلہ نہیں لوں گا۔۔۔"

قیس اس کے پاس آتا ہنسا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں وہ بنا کچھ بولے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

گاڑی میں ان بیٹھتے اسے بہت رونا آرہا تھا۔۔ اس کی آنکھیں بار بار دھنلا رہی تھی۔۔۔

فل سپیڈ میں گاڑی چلاتے وہ گھر پہنچی تھی۔۔۔۔ اس کا دو تین بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔۔۔

بنا کسی سے کوئی بات کیے وہ اپنے کمرے میں قید ہو گئی تھی۔۔۔ اس کی رات کی فلائٹ تھی۔۔

وہ تب تک کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ باہر سے شور کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

شاید سب نرمین پر برس رہے تھے۔۔۔

"میں محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔ اور اسی سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ مجھے اس کے سٹیٹس کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ یہ سب آپ لوگ دیکھتے ہونگے میں نہیں۔۔۔"

نرمین اپنے ماں باپ کے سامنے ڈٹ گئی تھی۔۔۔۔

"کیا بول رہی ہے یہ لڑکی۔۔۔؟؟ کیا منہ دکھائیں گے ہم معاشرے میں۔۔۔ کیا کیا ہے اس نے جو ہم اسے ایک مڈل کلاس گھرانے میں بیاہ رہے ہیں۔۔"

محسن صاحب اس پر غصہ ہو رہے تھے۔۔۔ صوفیہ بیگم بھی اس کی بات سننے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔۔

"ڈیڈ۔۔۔۔۔ وہ اچھا لڑکا ہے۔۔۔ ماہین اور زارون ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ آپ چاچو سے بولیں وہ مان جائیں۔۔۔"

اس نے اپنے ڈیڈ کو میسج کیا تھا۔۔۔ جو تھوڑی دیر پہلے ہی وہاں آئے تھے۔۔۔

"اگر بچی کی خوشی اسی میں ہے تو مجھے نہیں لگتا کوئی حرج ہے اس لڑکے میں۔۔۔ پڑھا لکھا ہے۔۔۔ اگر نرمین کا دل اس کے ساتھ ہے تو وہ خوش رہے گی۔۔۔"

جعفر صاحب کی بات پر وہاں خاموشی چھا گئی تھی۔۔

دل آویز جانتی تھی کہ اب سب مان جائیں گے۔۔۔ اس کے ڈیڈ کی اس گھر میں چلتی تھی۔۔۔

وہ آنکھوں میں آں سو بھرے اندر آتی اپنی پیکنگ کرنے لگی تھی۔۔۔

اس کے آنسو کپڑوں پر گر رہے تھے۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ خود پر ضبط کھوتی وہیں بیڈ پر گرتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔

اسے اپنی کی گئی ایک ایک زیادتی یاد آ رہی تھی۔۔۔ کیسے اس نے زارون کو ہمیشہ تنگ کیا تھا۔۔۔۔

اس کو اتنا زیادہ ٹارچر کیا تھا کہ اگر اس کی جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو اب تک پڑھائی چھوڑ چھاڑ کر جا چکا ہوتا۔۔۔۔

مگر وہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک تھا۔۔۔۔ اس نے اس کا ہر وار برداشت کیا تھا۔۔۔ مگر کبھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔۔۔

وہ دوبار اس کے ساتھ تنہا تھی۔۔ پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر۔۔۔

اس کے اتنے بد صورت رویے اور سازشوں کے باوجود اس شخص نے اس کی حفاظت کی تھی۔۔۔

اس وقت اس کے دل میں بہت سارے پچھتاوے اور ندامت تھی۔۔۔۔ جو اس وقت مزید بوجھ کر اس کے زخمی دل پر آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

وہ اگر اپنے ان دو باتوں کی بے گناہی اس کے سامنے ظاہر کر بھی دیتی تو اس سے پہلے جو وہ اس کے ساتھ کر چکی تھی۔۔۔ وہ اسے معاف پھر بھی نہ کرتا۔۔۔۔

وہ زارون میر حیدر تھا۔۔۔ جس سے ٹکرانے کے بعد وہ اسے تو ہلا بھی نہیں پائی تھی۔۔ مگر خود پاش پاش ہو گئی تھی۔۔۔

وہ نہیں جاننا چاہتی تھی کہ یہ ساری سازش کس نے کی تھی اس کے خلاف۔۔۔ وہ تصویریں کس نے اور کیوں اپلوڈ کی تھیں۔۔۔

یا شاید وہ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔۔۔

کیونکہ وہ شخص اس پر یقین نہیں کرنے والا تھا۔۔۔ اور وہ خود کو اس کے ہاتھوں ذلیل کروا کر مزید اذیت کا شکار نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔۔

"میں اب کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گی۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ مجھ میں ہمت نہیں ہے تمہاری نفرت سہنے کی۔۔ کیونکہ میرا دل تمہیں اپنے آگے جھکانے کی چاہ میں نجانے کیسے خود تمہارے آگے جھک گیا۔۔۔

تم واقعی اپنے بات پر قائم رہے۔۔۔ میں ہار گئی اور تم جیت گئے۔۔۔ میں تمہیں جھکا نہیں پائی۔۔۔"

یہ پہلی بار تھا کہ دل آویز جعفر نے زندگی میں پہلی بار کسی کے سامنے ہار تسلیم کی تھی۔۔۔۔

کچھ گھنٹوں کے بعد اس نے یہاں سے چلے جانا تھا۔۔۔ واپس کبھی نہ آنے کے لیے۔۔۔۔

جعفر صاحب اس کے ساتھ نہیں آرہے تھے۔۔۔۔ انہیں ایک بہت اہم میٹنگ نبٹا کر ایک مہینے بعد آنا تھا۔۔۔۔

دل آویز خود بھی اکیلا رہنا چاہتی تھی کچھ وقت۔۔۔۔ وہ ان کے سامنے اپنی اذیت ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

گیارہ بجے کی فلائیٹ سے وہ ملک چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔ وہ گھر میں سب سے مل کر گئی تھی۔۔۔۔ سوائے قیس اور نرمین کے۔۔۔۔

وہ دونوں بھی اس سے ملنے کے خواہشمند نہیں تھے۔۔۔۔

نرمین کمرے سے بھی نہیں نکلی تھی۔۔۔۔ دل آویز نہیں جانتی تھی کہ اس کا کیا فیصلہ ہوا تھا۔۔۔ اسے بس اتنا بتایا تھا جعفر صاحب نے کہ وہ اس لڑکے کو بلوا کر اس سے بات کرنے کو مان گئے تھے۔۔۔۔

کل شاید اس نے گھر آنا تھا۔۔۔۔ جیسے ہی جہاز نے پر وان بھری تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں میچتی سب کچھ اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔وہ دل آویز جعفری تھی۔۔۔

اپنی زندگی ایسے ختم نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ امریکہ جا کر نئی زندگی شروع کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ اپنا موبائل، لیپ ٹاپ اور وہ ساری چیزیں جس سے اسے کوئی بھی خبر مل سکتی تھی سب کچھ وہیں چھوڑ آئی تھی۔۔۔

وہ اب کچھ بھی نہیں جاننا چاہتی تھی۔۔۔اس نے جعفر صاحب سے بھی کہا تھا کہ وہ اسے گھر کے حوالے سے کچھ نہیں بتائیں گے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اگلے دن یونیورسٹی میں یہ خبر پھیل گئی تھی کہ دل آویز جعفر ملک چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔ یہ خبر یونیورسٹی سن کر سبھی سٹوڈنٹس بہت زیادہ خوش تھے۔۔۔

ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اس طرح سے چلی گئی تھی۔۔۔ اس نے ان سب سے بدلہ لینے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

ایسا ممکن نہیں تھا۔۔۔ دل آویز جعفر سے کوئی بھی ایسے فرار کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔ لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کے ساتھ ساتھ زارون بھی دوبارہ یونیورسٹی نہیں آیا تھا۔

اس کا کسی سے کوئی رابطہ تھا یا نہیں۔۔۔ کسی کو خبر نہیں تھی۔۔۔

عمار اور نرمین سے بھی اس نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔ عمار اس کے گھر بھی گیا تھا۔۔

مگر وہاں سے مہرین بیگم نے اسے بتایا تھا کہ وہ کراچی گیا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ پہلے بھی دو بار کراچی جا چکا تھا۔۔۔ جس کی وجہ اس نے انہیں نہیں بتائی تھی۔۔۔

وہ اب بھی بنا بتائے غائب ہو گیا تھا۔۔۔ عمار نے نرمین سے پوچھا تھا کہ وہ اس دن اس کے گھر والوں کے بلانے پر اس کے گھر آیا تھا یا نہیں۔۔۔

جس پر نرمین نے یہی بتایا تھا کہ وہ اس کے گھر بھی نہیں آیا۔۔۔

اس کا نمبر بھی بند تھا۔۔۔ نرمین کی بے چینی اس کے انداز میں صاف نظر آتی تھی۔۔۔

اس کی ڈگری ختم ہونے والی تھی۔۔۔ گھر والے رشتے کا پریشر ڈال رہے تھے۔۔۔ مگر وہ مسلسل انکاری تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی کہ اس کی پیرنٹس ایسا کیوں کر رہے تھے۔۔۔۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ دوبارہ زارون سے ملے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

امریکہ آئے اسے دو سال ہو چکا تھا۔۔۔ مگر اس کا دل اس کے اختیار میں ابھی بھی نہیں تھا۔۔۔۔

بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑانے یا پھر کمرے میں خود کو بند رکھنے کے سوا اس کا کوئی کام نہیں تھا۔۔۔ جعفر صاحب اس کے پاس ہر مہینے بعد آتے تھے۔۔۔

تو ان کے سامنے خود کو خوش ظاہر کرنے کی خاطر وہ مسکرا دیتی تھی۔۔۔ ورنہ وہ مسکرانا تک بھول گئی تھی۔۔۔

بہت بار اس کا دل چاہتا تھا وہ واپس پلٹ جائے۔۔۔ مگر پھر یہ سوچ کر کے وہ نرمین اور اس شخص کو ایک ساتھ نہیں دیکھ پائے گئی۔۔۔ اتنی ہمت نہیں تھی اس کے اندر۔۔۔

وہ خود کو واپس جانے سے روک لیتی تھی۔۔۔

مگر اس کے اندر کی بے چینی اسے سکون سے نہیں رہنے دے رہی تھی۔۔۔ وہ جس کی آنکھ سے ایک آنسو نہیں گرا تھا۔۔۔ وہ دن کی

نجانے کتنی بار اپنے آنسوؤں کو بہا کر دل کا بوجھ اور اضطراب کو ختم کرنے کی کوشش کرتی تھی۔۔

مگر پھر بھی وہ انسان اس کے تصور سے نہیں نکل پایا تھا۔۔۔

اس کے ٹارچر کرنے پر اتنی اذیت شاید اس شخص کو بھی نہیں محسوس ہوئی ہو گی۔۔۔ جتنی وہ پچھلے دو سالوں میں برداشت کر چکی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی ڈگری یہاں کمپلیٹ کر لی تھی۔۔۔ اب وہ بالکل فری تھی۔۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کے لیے دن گزارنے مزید مشکل ہو جاتے تھے۔۔۔

اس کا پاکستان سے رابطہ بالکل ختم ہو چکا تھا اس دو سالوں میں۔۔۔

جب سے وہ آئی تھی اس کے بعد سے اسے کسی کی خبر نہیں تھی۔۔۔ اپنے گھر والوں کو بھی نہیں۔۔۔

بس اندازے لگاتی تھی کہ ان دونوں کی شادی ہو چکی ہو گی۔۔۔ اور وہ ایک ساتھ بہت خوش ہونگے۔۔۔۔

وہ شاور لے کر نکلی تھی جب بیڈ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل گنگنا اٹھا تھا۔۔۔۔ اس موبائل میں پاکستان کا صرف ایک نمبر سیو تھا۔۔۔ جو کہ اس کے ڈیڈ کا تھا۔۔۔

مگر اس وقت سکرین پر جگمگاتا نمبر کوئی اور تھا۔۔۔ موبائل کو ہاتھ میں لیے کھڑے وہ یہی سوچتی رہی تھی کہ نمبر اٹھانا چاہیے یا نہیں۔۔۔

اس کے ڈیڈ تو ہمیشہ اپنے نمبر سے رابطہ کرتے تھے۔۔۔

دل میں عجیب سے خیالات آنے لگے تھے۔۔۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد اس نے کال پک کر لی تھی۔۔۔

"آپ دل آویز جعفر بات کر رہی ہیں کیا۔۔۔؟؟"

اس کے فون اٹھاتے ہی دوسری جانب سے پریشان سی آواز میں

پوچھا گیا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔ آپ کون۔۔۔؟؟"

اس کا دل انجانے خوف سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

"میں جہانزیب بات کر رہا ہوں۔۔۔۔ آپ کے ڈیڈ کا

دوست۔۔۔۔"

یہ الفاظ سنتے دل آویز کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

"آپ کیوں کال کر رہے ہیں۔۔۔ ڈیڈ کہاں ہیں۔۔۔؟؟"

اس کا دل رک سا گیا تھا۔۔۔ آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔

"میری بات بہت حوصلے سے سننا بیٹا۔۔۔ آپ کو اس وقت بہت زیادہ ہمت سے کام لینا ہو گا۔۔۔ اگر بہت ضروری نہ ہوتا تو میں آپ کو یہ اطلاع کبھی نہ دیتا۔۔۔"

وہ بول رہے تھے اور دل آویز اپنی جگہ سے لڑکھڑا گئی تھی۔۔۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔؟؟ ڈیڈ کہاں پر ہیں۔۔۔ بات کروائیں میری ان سے۔۔۔"

دل آویز بے چینی کے عالم میں چیخ پڑی تھی۔۔۔

"جعفر کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔ مگر آپ پاکستان نہیں آئیں گی۔۔۔ آپ کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔ آپ کو یہ خبر سوشل میڈیا سے مل جائے گی اور آپ یہاں آئیں گی اسی خاطر میں نے آپ کو بتایا ہے۔۔

لیکن آپ یہاں نہیں آئیں گی۔۔۔ جن لوگوں نے آپ کے فادر کے ساتھ یہ کیا ہے۔۔۔ وہ آپ کو نقصان پہنچانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔۔"

وہ اسے سمجھا رہے تھے۔۔۔۔ مگر دل آویز کو سنائی دینا بند ہو گیا تھا۔۔۔ اس کے کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔۔۔

اس نے ان کی ہدایات سننے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔۔۔ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ اس کے بابا کو اس کی ضرورت تھی اور وہ نہ جاتی۔۔۔اس حالت میں وہ ان کو اکیلے کیسے چھوڑ سکتی تھی۔۔۔

وہ دوبارہ اسے کال کر رہے تھے مگر اس نے جواب دینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔۔

فوری ٹکٹ بک کرواتے وہ پہلی فلائٹ سے پاکستان پہنچی تھی۔۔۔۔

اس کے پاس کسی گھر والے کا کوئی کانٹیکٹ نمبر نہیں تھا۔۔اسی خاطر وہ ان کو اطلاع نہیں دے پائی تھی۔۔۔

وہ ٹیکسی لے کر گھر پہنچی تھی۔۔۔۔ جہانزیب صاحب کا نمبر بزی جا رہا تھا۔۔۔۔ وہ ابھی دروازے پر ہی تھی جب اندر سے اسے محمود صاحب کے قہقے کی آواز آئی تھی۔۔۔

"اب تک ہمارے سروں پر بیٹھا ناچتا رہا ہے۔۔۔ اسے کیا لگتا تھا کہ یہ ساری زندگی ہمیں ایسے ہی ہمیں اپنا نوکر بنا کر رکھے گا اور پائی پائی کو ترساتا رہے گا۔۔۔ اس کو ایسے ٹھکانے لگایا ہے کہ یا تو بہت جلد یہ دنیا چھوڑ کر دفع ہو جائے گا۔۔

یا پھر ایسے ہی بستر پر پڑا رہے گا۔۔۔"

محمود غوری کی بات پر دل آویز کا وجود اس وقت زلزلوں کے زیر اثر تھا۔۔۔

ان قہقہوں میں محمود صاحب کا ساتھ ان کی بیوی اور بیٹے قیس نے دیا تھا۔۔ دل آویز نے دروازے کی اوٹ سے جھانک کر دیکھا تھا۔۔۔ اس وقت وہاں وہ تینوں بڑے شاہانہ اندازِ میں صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔۔

جیسے وہاں کے اکلوتے وارث ہوں۔۔۔

"اس محسن کا کیا کرنا ہے اب۔۔۔ وہ کبھی بھی ہمارے اس پلان میں شریک نہیں ہو گا۔۔۔ اس کو بھی رستے سے ہٹا دیتے ہیں۔۔۔"

یہ الفاظ زہرا بیگم کے تھے۔۔۔ جو ہمیشہ اس پر محبت برساتی رہتی تھیں۔۔۔ دل آویز کو وہ سب ہمیشہ سے بناوٹی لگتا تھا۔۔۔ مگر اس نے اظہار کبھی نہیں کیا تھا۔۔

پر آج پوری حقیقت کھل کر سامنے آگئی تھی۔۔۔ ان کے اصلی چہرے بہت بری طرح سے دل آویز کے سامنے بے نقاب ہوئے تھے۔۔۔ اور وہ یقین نہیں کر پا رہی تھی اپنے کانوں کا سنا۔۔۔۔

جن لوگوں کو سڑک پر رلنے سے بچا کر اس کے ڈیڈ نے اپنے گھر جگہ دی تھی۔۔۔ انہیں اپنے بزنس میں شامل کیا تھا۔۔۔ اپنی محنت سے کمائی ہر شے کو ان کے ساتھ بانٹا تھا۔۔

وہ سب آستین کے سانپ نکلے تھے۔۔۔

"محسن کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔۔۔ اندر سے تو وہ بھی بہت ساری باتوں پر بھائی صاحب سے بعض پالے بیٹھا ہے۔۔۔ اس سے بھی برداشت نہیں ہو رہا تھا کہ اپنی بیٹی کے بارے میں اتنا بہترین سوچنے والے شخص نے ان کی بیٹی کے لیے ایک مڈل کلاس لڑکے کا انتخاب کیا۔۔۔

ایسی اور بھی بہت ساری باتیں ہیں۔۔۔وہ ہمارے ساتھ چل

جائے گا۔۔۔بس حقیقت اسے نہ ہی پتا چلے تو ٹھیک ہے۔۔۔"

وہ اپنے پلان ترتیب دے رہے تھے۔۔۔۔

اور باہر کھڑی دل آویز کا ضبط ختم ہونے لگا تھا۔۔۔

"اس دل آویز کا کیا کرنا ہے۔۔۔اس ساری وراثت کی اکلوتی

وارث تو وہی ہے نا۔۔۔"

صوفیہ بیگم نے انتہائی حقارت سے اس کا نام لیا تھا۔۔۔

"اس سے میں نبٹوں گا۔۔۔ بہت حساب نکلتے ہیں اس کی طرف میرے۔۔۔ ہمیشہ اپنا نوکر بنا کر رکھا ہے اس نے مجھے۔۔۔ اب میں اس سے زبردستی شادی کر کے اس سے اپنی ایک ایک تذلیل اور بے عزتی کا بدلہ لوں گا۔۔ اس تک یہ خبر بھی پہنچ ہی گئی ہو گی۔۔۔ آج کل میں آجائے گی واپس۔۔۔

پھر آئے گا اصل مزا۔۔۔"

قیس کی مکروہ ہنسی اور الفاظ اسے جلا کر راکھ کر گئے تھے۔۔۔

وہ غصے سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ جب کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس باہر کی طرف کھینچ لیا تھا۔۔

"بی بی جی آپ چلیں میرے ساتھ۔۔۔"

رشیدہ اس کا ہاتھ پکڑتی اسے کھینچ کر پیچھے کی جانب بنے اپنے کوارٹر میں لے آئی تھی۔۔۔

"رشیدہ تک مجھے یہاں کیوں لے کر آئی ہو۔۔۔وہ سب میرے بابا کے بارے میں کیا کیا بول رہے تھے۔۔۔میں انہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"

رشیدہ اسے زبردستی کوارٹر میں لے آئی تھی۔۔۔دل آویز نے ہاتھ چھڑوا کر جانا چاہا تھا۔۔۔جب رشیدہ نے اسے روکتے دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا۔۔۔

"بی بی جی آپ ابھی کچھ نہیں کر سکتیں ان کا۔ وہ ابھی طاقت میں ہیں اور آپ ان کے سامنے بہت زیادہ کمزور ہیں۔۔۔ انہوں نے اگر دیکھ لیا آپ کو تو وہ آپ کو نقصان پہنچائیں گے۔۔۔ قیس صاحب کے ارادے بالکل بھی ٹھیک نہیں ہیں۔۔۔

وہ آپ سے زبردستی شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ تاکہ آپ کی ساری جائیداد اپنے نام لگوا سکیں۔۔۔ یہ بہت ظالم لوگ ہیں۔۔۔ انہوں نے ہمارے اتنے مہربان صاحب کو نہیں چھوڑا تو آپ کو کیسے چھوڑیں گے۔۔۔

آپ واپس چلی جائیں۔۔۔ صاحب جی جب ٹھیک ہونگے تو آپ واپس آجایئے گا۔۔۔ مگر ابھی چلی جائیں۔۔۔ میں زیادہ دیر وہ کی حفاظت نہیں کر پاؤں گی۔۔۔"

رشیدہ کی بات سن کر دل آویز وہیں نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

یہ سب کیا ہو گیا تھا۔۔۔ پہلے تو سب ٹھیک تھے۔۔۔ پھر اچانک سے وہ اس کے بابا کی جان کے دشمن کیسے بن گئے تھے۔۔

"یہ سب اس دن سے شروع ہوا جب سے آپ نے قیس صاحب سے رشتہ ختم کیا تھا۔۔۔ محمود صاحب کی بہت پہلے سے بری نیت تھی۔۔۔ انہیں پہلے یہی لگتا تھا کہ آپ سے شادی کرنے کے بعد

سب کچھ ان کے بیٹے کا ہو جائے گا۔۔۔ مگر آپ نے ان کے ان اداروں کو ناکام بنا دیا۔۔۔ اس دن کے بعد سے وہ بڑے صاحب کے پیٹھ پیچھے پلان بنانا شروع ہو گئے تھے۔۔۔

انہوں نے صاحب کو بزنس میں بھی بہت نقصان دیا۔۔ کئی بار پیسوں کا گھپلا کیا۔۔۔ ان دو سالوں میں بڑے صاحب کو بہت زیادہ نقصان دیا ہے۔۔۔ اپنے نقصان کی خبر ہونے کے بعد بھی انہوں نے بات در گزر کر دی تھی۔۔۔ کوئی باز پرس نہیں کی تھی۔۔

ہاں بس اپنے اختیارات میں مزید سختی برت لی تھی۔۔۔جو بات ان کو پسند نہیں آئی۔۔۔ایک ہفتہ پہلے انہوں نے پھر سے کمپنی کو بہت بڑا نقصان دیا۔۔ جس حوالے سے پوچھنے پر محمود صاحب نے بڑے صاحب سے بہت بد تمیزی کی۔۔۔

بڑے صاحب کو ان کے ارادے پتا چل گئے تھے۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر پاتے۔۔۔جب انہیں حادثے کا شکار بنا دیا گیا۔۔۔اور اب آپ کے پیچھے پڑ رہے ہیں۔ آپ بس ابھی یہاں سے واپس اسی ملک چلی جائیں۔۔۔ورنہ آپ کو ان ظالموں سے کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔"

رشیدہ ان کی بہت پرانی ملازمہ تھی۔۔۔ جعفر صاحب کی سب سے وفادار ملازمہ۔۔۔

اس کے نمک کھایا تھا یہاں کا۔۔۔ باقی ملازمین کی طرح آنکھیں اور کان بند نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر وہ اسے اس طرح اپنے کوارٹر میں لے آئی تھی۔۔

ملازمہ کی یہ ساری باتیں سن کر اسے یقین نہ آتا اگر اس نے خود اپنے کانوں سے نہ سنا ہوتا۔۔۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اپنے ڈیڈ کو نقصان پہنچانے والے ان آستین کے سانپوں کو ابھی زمین میں گاڑھ دیتی۔۔۔

لیکن اسے رشیدہ کی باتیں ٹھیک لگ رہی تھیں۔۔۔ وہ ابھی ان کا مقابلہ کرنے کی حیثیت میں نہیں تھی۔۔۔ ابھی اسکے ڈیڈ کی ہر شے ان کے اختیار میں تھی۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔

"میں ڈیڈ سے ملے بغیر کیسے چلی جاؤں۔۔۔ وہ نجانے کس حال میں ہیں۔۔۔ اور یہ لوگ انہیں مزید نقصان بھی تو پہنچا سکتے ہیں۔۔۔

میں ایسے نہیں جاؤں گی۔۔۔ اپنے ڈیڈ کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولی تھی۔۔

"آپ ابھی ضد مت کریں بی بی جی۔۔۔۔ صاحب اس وقت جہانزیب صاحب کے پاس محفوظ ہیں۔۔۔ وہ اپنے وفادار ڈاکٹرز اور عملے کی نگرانی میں بڑے صاحب کو رکھے ہوئے ہیں۔۔ اگر آپ وہاں گئیں تو مسائل پیدا ہو سکتے ہیں ان کے لیے بھی۔۔۔

جیسے ہی وہ خطرے سے باہر آئیں گے میں آپ کو خبر کر دوں گی۔۔۔۔ آپ ملنے آ جایئے گا۔۔۔"

رشیدہ اسے سمجھا رہی تھی۔۔۔اور بار بار بند دروازے کو بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے اپنا موبائل دل آویز کو پکڑایا تھا تاکہ وہ کال کر کے اپنے ٹکٹ بک کروا سکے۔۔۔

جب اچانک کچھ یاد آنے پر دل آویز نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔۔

"میرا سارا سامان وہیں انٹرنس پر رہ گیا ہے۔۔۔۔"

اس کی بات سن کر رشیدہ بھی پریشان ہوئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کے کوارٹر کا بیرونی دروازہ بہت زور سے بجایا گیا تھا۔۔۔

"مجھے لگتا ہے ان کو خبر ہو گئی ہے۔۔۔ آپ جلدی سے چھپ جائیں۔۔۔ اگر میں نے دروازہ نہ کھولا تو انہیں شک ہو جائے گا۔۔۔"

اسے الماری میں چھپاتی وہ تیزی سے باہر گئی تھی۔۔۔۔ دل آویز کا دھان پان سا نازک وجود آرام سے الماری میں سما گیا تھا۔۔۔

دروازہ اتنے زور سے بجایا جا رہا تھا۔۔۔۔ اگر وہ مزید ایک منٹ نہ کھولتی تو توڑ دیا جاتا۔۔۔

اس کی بات سنے بغیر قیس اسے سائیڈ پر دھکا دیتا اپنے آدمیوں کے ساتھ اندر آیا تھا۔۔۔

"سب جگہ ڈھونڈو۔۔۔۔ یہیں کہیں ہو گی۔۔۔"

قیس کی آواز دل آویز کو بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔وہ الماری کے بالکل پاس کھڑا تھا۔۔۔

دل آویز نے الماری میں بنے سوراخ سے باہر دیکھا تھا۔۔۔۔ قیس کے ہاتھ میں پسٹل تھا۔۔جو وہ رشیدہ کے سر پر رکھ کر اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

دل آویز کے لبوں سے چیخ نکلتے نکلتے بچی تھی۔۔۔

"میں تو صبح سے یہاں پر ہی ہوں صاحب۔۔۔ میری شام کی ڈیوٹی ہے۔۔ نہ میں باہر نکلی نہ میں نے بی بی کو دیکھا۔۔۔"

رشیدہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے بولی تھی۔۔۔

جس پر قیس اسے پیر سے دور پھینکتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔ ان کے جانے کے بعد دل آویز باہر نکلی تھی۔۔۔ وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی۔۔۔

اس نے رشیدہ کو اٹھا کر سیدھا کیا تھا۔

"میری وجہ سے تم اپنی جان خطرے میں کیوں ڈال رہی ہو۔۔۔؟"

دل آویز کی آنکھوں میں آں سو تھے۔۔۔

"صاحب کے بہت احسان ہیں جی ہم پر۔۔۔ آپ کے لیے تو جان بھی حاضر ہے۔۔ یہ جو روپ آپ نے دیکھا ہے۔۔ یہ اس سے بھی زیادہ درندہ صفت بنے ہوئے ہیں۔۔۔ آپ ان کے ہاتھ لگ گئیں تو یہ چھوڑیں گے نہیں آپ کو۔۔

ان کو اب خبر ہو گئی ہے آپ کے آنے کی اب آپ کا واپس جانا مشکل ہو جائے گا۔۔"

رشیدہ اسے روتے دیکھ خود بھی رو دی تھی۔۔۔۔اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔

دل آویز کو اس پل قیس اور اپنے خاندان کے سبھی افراد سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"میں جا ہی نہیں سکتی۔۔۔میرا پاسپورٹ اور باقی سب ڈاکومنٹس انہیں کے پاس ہیں اب۔۔۔وہ سارے اکاؤنٹس بھی بلاک کروا دیں گے۔۔۔"

دل آویز بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔۔

اسی لمحے رشیدہ کا شوہر باہر آیا تھا۔۔۔ جس نے بتایا تھا کہ ابھی ائیر پورٹ، ہاسٹلز، اس کے سب دوستوں کے گھر، ہاسپٹل اور بس اسٹیشنز سب جگہ اپنے آدمی بھیج دیئے تھے۔۔۔

وہ کہیں بھی نکلتی اس نے پکڑے جانا تھا۔۔۔

یہ سن کر وہ دونوں مزید پریشان ہو گئی تھیں۔۔۔

"آپ کو کسی ایسے ٹھکانے پر رہنا ہو گا۔۔۔ جہاں یہ نہ تو آپ کو ڈھونڈ سکیں اور نہ آپ تک پہنچ پائیں اور نہ کوئی شک ہو۔۔۔۔۔"

رشیدہ کی بات پر دل آویز نے مایوسی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس کے پاس ایسا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ وہ تو سب تعلقات ختم کر کے گئی تھی۔ اور جو تعلقات تھے ان کا جو چہرا دیکھ کر وہ گئی تھی۔۔۔ ان سے رابطہ کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔

تب جنہوں نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا۔۔۔ وہ اب بھی قیس کے ساتھ ہی ہونگے۔۔۔

"میرے پاس ایک جگہ ہے۔۔۔ میری بھانجی ایک جگہ کام کرتی ہے۔۔۔ بہت محفوظ جگہ ہو گی وہ آپ کے لیے۔۔۔ میں اس سے بات کرتی ہوں۔۔۔ مگر وہ۔۔۔ وہاں آپ کو۔۔۔۔"

بات کرتے وہ جھجھک گئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر شرمندگی سی چھا گئی تھی۔۔

"بی بی آپ وہاں محفوظ تو ہو نگی مگر۔۔۔ مگر معاف کیجیے گا آپ کو وہاں ملازمہ کے طور پر ہی رہنا پڑے گا۔۔۔اگر آپ اپنی اصل شناخت کے ساتھ رہیں گی تو مسئلہ بن سکتا ہے۔۔۔"

رشیدہ کو شرمندگی سے چور ہوتے دیکھ دل آویز نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"نہیں تم شرمندہ مت ہو۔۔۔۔مجھے اس وقت صرف اپنی عزت بچانی ہے۔۔۔اپنے گھر میں موجود ان درندوں سے۔۔۔مجھے ان

پر اب کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔میں کہیں بھی کسی بھی حال میں رہ سکتی ہوں۔۔

بس وہاں میری عزت محفوظ ہونی چاہیے۔۔۔"

قیس کا جو روپ اس نے دیکھا تھا وہ بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت گہرے صدمے کا شکار تھی۔۔۔

ایک پل میں اس کی پوری دنیا اجڑ گئی تھی۔۔۔۔

وہ اس سے کچھ بھی نہیں سوچ پا رہی تھی۔۔۔اس کا دماغ کام کرنا چھوڑ چکا تھا۔

اس کے دل سے یہی دعا نکل رہی تھی کہ اس کے ڈیڈ جلد ٹھیک ہو جائیں۔۔۔اس کا سب کچھ وہی تھے۔۔۔

ان کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں تھی۔۔۔۔اگر انہیں کچھ ہو جاتا تو وہ بھی خود کو ختم کر لیتی۔۔۔۔

وہ ابھی وہیں بیٹھی تھی جب بیرونی دروازہ ایک ہی وار سے کھل کر ٹوٹتا ہوا زمین پر گرا تھا۔۔۔

دل آویز گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔جب قیس ہنستا ہوا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"ارے کزن۔۔۔ تمہارا کب سے انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ تمہیں کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا اور تم یہاں چھپی بیٹھی ہو۔۔۔ وہ تمہارا محل کب سے تمہارا منتظر ہے۔۔۔"

قیس خباثت سے ہنستا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اور اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا تھا ایسے ہی بھاگ جاؤ گی۔۔۔"

دل آویز نے اس کی گرفت سے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔ مگر وہ اسے گھسیٹتا ہوا اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔۔۔ محمود

صاحب اور زہرا بیگم بھی اسے سامنے دیکھ مکرو دہنسی ہنستے خوش ہوئے تھے۔۔۔

یہ سونے کی چڑیا ان کے قبضے میں آچکی تھی۔۔۔۔ اسے اندر لے جاتے بہت بری طرح سے زمین پر پھینکا تھا قیس نے۔۔۔

"کیا کہتی ہو۔۔۔؟ آج کی رات کو سہانا بنایا جائے۔۔۔ اب تک اس حسن کو چھونے کے لیے بہت ترساہوں۔۔۔ نکاح پر کل ٹائم ضائع کریں گے۔۔۔ آج انجوائے کرتے ہیں۔۔۔"

اس کے اوپر جھکتے قیس نے اپنے غلیظ لمس سے اسے چھونا چاہا تھا۔۔۔

جب دل آویز اسے زور سے دور دھکیلتے پیچھے ہوئی تھی۔۔۔ وہ بری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

"خدا کے لیے ایسا مت کرو۔۔۔ تمہیں جائیداد اور بزنس چاہیے میں سب تمہیں دے دوں گی۔۔۔ تم ابھی مجھ سے سارے پیپرز سائن کروالو۔۔۔ مگر مجھے چھوڑ دو۔۔۔ میری عزت داغدار مت کرو۔۔۔"

وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے سسکتے ہوئے بولی تھی۔۔

اس کا یہ بے بسی بھرا انداز دیکھ قیس کو بہت سکون ملا تھا۔۔۔وہ اس مغرور لڑکی کو اپنے آگے ایسے ہی تو گڑگڑاتے دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

"تم آگئی ہو تو وہ سب بھی میرا ہی ہے۔۔۔پر آج کی رات میں تمہاری اکڑ توڑوں گا۔۔۔بہت بڑی شے سمجھتی ہو نا تم خود کو۔۔۔ آج رات اس ایک ایک تذلیل کا بدلہ لوں گا میں۔۔"

وہ دوبارہ اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔اس نے دل آویز کا دوپٹہ کھینچا ہی تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

وہ بد مزا ہو تا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ دل آویز سسکتے ہوئے خوف سے کانپتی نیچے گری چادر اٹھاتے اپنے گرد لپیٹ گئی تھی۔۔۔

اس کا بازو پھٹ چکا تھا۔۔۔

جسے اس نے چادر سے ڈھانپ لیا تھا۔۔۔ یہ چادر اسے رشیدہ نے دی تھی۔۔ آج پہلی بار اسے اس چادر کی قدر محسوس ہوئی تھی اور کسی کے غصے میں ادا کیے الفاظ شدت سے یاد آئے تھے۔۔

کافی دیر بعد جا کر پھر سے دروازہ کھلا تھا۔۔ دل آویز سہم کر خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

"آپ چلیں میرے ساتھ بی بی جی۔۔۔ قیس صاحب اپنے والدین کے ساتھ مصروف ہیں۔۔ یہ اچھا موقع ہے باہر نکلنے کا۔۔۔"

وہ کوئی اور ملازمہ تھی جو کھانا دینے کے بہانے اندر آئی تھی۔۔۔ اور رشیدہ کے کہنے پر اسے وہاں سے نکالنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

دل آویز کو ایک چٹ دی گئی تھی۔۔۔ جس پر رشیدہ کی رشتہ دار کا نمبر اور پتا لکھا تھا جہاں وہ کام کرتی تھی۔۔۔

اور ساتھ ٹیکسی کا کرایہ تھا۔۔۔

دل آویز ٹیکسی میں بیٹھتی اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے دل ہی دل میں اس شیطان سے بچنے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔

اسے ٹیکسی میں بیٹھے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔جب ٹیکسی اس کے مطلوبہ مقام پر پہنچ گئی تھی۔۔۔

دل آویز ننگے پیر اس بڑے سے بنگلے کے سامنے کھڑی کانپ رہی تھی۔۔۔وہ بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی کہ کہیں اس کا پیچھا کرتے یہاں تک نہ آ گئے ہوں۔۔۔

اس کے بیل بجاتے ہی دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔دل آویز نے اپنا چہرا چادر میں چھپا رکھا تھا۔۔۔

واچ مین نے اس کے نام لینے پر اس ملازمہ کو بلا لیا تھا۔۔ اور مزید پوچھ گچھ کے بعد اسے اندر جانے دیا گیا تھا۔۔۔

اس گھر میں ان دو ملازمین کے علاوہ اسے کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ وہ اس وقت بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔۔

"صاحب بہت کم رہتے ہیں یہاں۔۔ ابھی گھر پر نہیں ہیں۔۔۔ میں نے فون پر بات کی تھی ان سے۔۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب وہ آئیں گے تو آپ سے ملوا دوں ان کو۔۔۔۔ رشیدہ خالہ بتا رہی تھیں کہ آپ کو بہت ضرورت ہے۔۔۔ ویسے ملازمہ کی ضرورت تو نہیں تھی۔۔۔ لیکن ہمارے صاحب بہت رحمدل ہیں۔۔۔

میں نے ان سے بات کی تھی تو وہ مان گئے۔۔۔۔بس وہ آئیں گے تو ایک بار آپ کو ملوادوں گی۔۔۔باقی آپ کی نوکری تو پکی ہے۔۔۔۔پورا گھر خالی ہے تو اس لیے صاحب نے یہاں اوپر کمرے دے رکھے ہیں ہمیں۔۔۔

آپ یہاں پر رہنا۔۔۔"

ملازمہ اسے سب بتا رہی تھی۔۔۔مگر دل آویزا ابھی تک پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔۔۔وہ اس کی باتوں پر غائب دماغی کے ساتھ سر ہلا گئی تھی۔۔۔

بتول کے جانے کے بعد اس نے دروازے اور کھڑکیاں اچھی طرح سے بند کی تھیں اور وہاں ایک کونے میں چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔۔اس کے سامنے وہ منظر بار بار آرہے تھے۔۔۔

جو سوچ کر ہی اس کی روح کانپ جاتی تھی۔۔۔

جس گھر میں اس نے شہزادیوں کی طرح اپنی زندگی گزاری تھی۔۔۔۔آج اسی گھر میں اس کی عزت محفوظ نہیں تھی۔۔۔

پورے کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔۔۔اب تک لوگوں کو حقیر مان کر اس نے بہت تنگ کیا تھا۔۔۔یہ شاید انہیں

گناہوں کی سزا تھی۔۔۔۔ لیکن اس نے تو کبھی کسی کو اس طرح نقصان نہیں پہنچایا تھا۔۔۔

وہ پوری رات اس کی روتے ہوئے اور خوف سے کانپتے ہوئے گزری تھی۔۔۔۔ باہر بارش ہو رہی تھی۔۔۔

زرا سی آہٹ پر وہ لرز اٹھتی تھی۔۔۔ اتنی شدید ٹھنڈ میں وہ فرش پر سکڑ سمٹ کر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

رات ایک بجے کے قریب گیٹ پر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی تھی۔۔۔ وہ بوکھلا کر زمین سے اٹھی تھی۔۔۔

اس نے لبوں پر ہاتھ رکھتے اپنی چیخ روکی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں خوف سے سکڑ گئی تھیں۔۔۔۔

اس کے پیر میں گرنے کی وجہ سے چوٹ لگی ہوئی تھی۔۔۔جس سے خون نکل کر اب وہیں جم چکا تھا۔۔۔وہ بمشکل اپنے پیر کو گھسیٹتے کھڑکی تک گئی تھی۔۔۔

اس کے کمرے میں زیرو پاور کا بلب جل رہا تھا۔۔اس نے خوف کی شدت کے باعث لائٹ آن نہیں کی تھی۔۔۔کہ کہیں روشنی دیکھ کر کوئی اسے ڈھونڈھتا اندر نہ آجائے۔۔۔

کھڑکی کو معمولی سا کھولتے اس نے پردہ سرکایا تھا۔۔۔وہ آنے والے کو دیکھ کر تسلی کرنا چاہتی تھی کہ وہ قیس نہیں تھا۔۔۔وہ یہاں پر محفوظ تھی۔۔۔

اس کی زندگی کے گزرے گھنٹے اس کے لیے کسی قیامت سے کم نہیں تھے۔۔۔

پردہ سرکانے پر اسے وہ گاڑی گیٹ سے اندر آتے دکھائی دی تھی۔۔۔اس کا کمرہ اس رخ پر تھا کہ پورچ میں رکتی گاڑی اس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔۔۔

گاڑی کے پچھلے دروازے سے کسی نے تیزی سے نکل کر شاید اس گھر کے مالک کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

دل آویز کی نظریں اس دروازے پر جم سی گئی تھیں۔۔۔ جہاں سے اس نے باہر نکلنا تھا۔۔۔۔

"مہک۔۔۔ کھانا کھالو۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اس شخص کا چہرا دیکھ پاتی اچانک لائٹ آن ہونے اور کسی کی پکار پر اس کے لبوں سے مارے خوف کی چیخ نکلی تھی۔۔۔

جو کھڑکی کھلی ہونے کی وجہ سے نیچے تک سنائی دی تھی۔۔۔

گاڑی سے نکلنے شخص نے سوالیہ نگاہوں سے واچ مین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں چیک کرتا ہوں سر۔۔۔۔شاید کوئی نئی ملازمہ آئی ہے۔۔ اتنا بڑا گھر ہے ڈر گئی ہو گی۔۔"

واچ مین کے بتانے پر وہ اثبات میں سر ہلاتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے ڈرا دیا تم نے۔۔۔"

دل آویز اپنے دل پر ہاتھ رکھتے کانپتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس نے جلدی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔۔

مگر اب وہاں گاڑی کے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔

"نیچے کون آیا ہے۔۔۔؟؟"

اس کی دودھیا رنگت میں زردی گھلی ہوئی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ رشیدہ نے اپنی بھانجی کو کچھ بتایا تھا یا نہیں۔۔۔مگر وہ اسے مہک کہہ کر پکار رہی تھی۔۔۔

اس کا اصل نام نہیں لے رہی تھی اور اسے اچھے سے ٹریٹ بھی کر رہی تھی۔۔

دل آویز نے اس سے اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔

"صاحب آئے ہیں۔۔۔وہ اکثر اسی ٹائم پر آتے ہیں۔۔۔ان کے لیے کھانا اسی ٹائم پر بنتا ہے۔۔۔"

اس کے سامنے ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھتے وہ اس کا خوف سے کانپتا وجود دیکھ خاموشی سے نکل گئی تھی۔۔

اس نے اپنے صاحب سے صبح ملوانے کو کہا تھا۔۔۔ابھی اس لڑکی کی کیفیت اسے ٹھیک نہیں لگی تھی۔۔۔اس کا حلیہ کسی کو بھی مشکوک کر سکتا تھا۔۔۔۔

وہ جا چکی تھی۔۔۔دل آویز نے حیرت سے دروازے کو دیکھا تھا۔۔۔اس کے تو لاک کیا تھا۔۔۔۔پھر یہ اندر کیسے آگئی تھی۔۔۔

قریب آنے پر اس نے غور کیا تھا کہ اس دروازے کا لاک نہیں تھا۔۔

دل آویز کا خوف پھر سے بڑھ گیا تھا۔۔۔ ایسے تو کوئی بھی اس کے کمرے میں آسکتا تھا۔۔۔

دل آویز نے اپنے زخمی پاؤں کے ساتھ وہاں ایک جانب پڑا ٹیبل گھسیٹ کر دروازے کے آگے رکھا تھا۔۔۔ ایسی ہی دو تین وزنی چیزیں رکھنے کے بعد اس نے دروازے کو چیک کیا تھا۔۔۔

جو آسانی سے نہیں کھل رہا تھا۔۔۔

کھانے کی ٹرے کو تکے بغیر وہ پھر سے اسی کونے میں آکر بیٹھ گئی تھی۔۔۔ جہاں سے وہ اٹھی تھی۔۔۔

اسے بھوک نہیں تھی۔۔۔نہ ٹھنڈ محسوس ہو رہی تھی۔۔وہ بالکل پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔زندگی کے گزرے لمحے کسی فلم کی طرح اس کے سامنے چل رہے تھے۔۔۔

جن میں ایک زخمی یاد بن کر اس نے بھی اپنی جھلک دکھائی تھی۔۔۔اور پھر اس کے کڑوے الفاظ۔۔۔اس شخص کا صبر اور اس کی نفرت میں ڈوبی آنکھیں سب اس کے تصور میں ٹھہر گیا تھا۔۔۔

بے آواز آنسو بہاتی وہ اپنا سر دیوار کی پشت سے ٹکا گئی تھی۔۔۔۔ آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔۔

جنہیں پونچھ کر اپنے سینے سے لگائے والے اس کے بابا اس پاس نہیں تھے۔۔۔یہ اس کی زندگی میں پہلی بار ہوا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کو کچن کا کام آتا ہے کیا۔۔۔؟؟"

وہ پوری رات آنکھوں گزار گئی تھی۔۔۔ایک لمحے کے لیے بھی اس کی آنکھ نہیں لگی تھی۔۔زرا سی آہٹ پر وہ سہم جاتی تھی۔۔۔ اسے پوری رات یہی محسوس ہوتا رہا تھا جیسے اس کمرے کے باہر کوئی ہے۔۔۔

یا کبھی بھی قیس ڈھونڈھتا ہوا یہاں تک آجائے گا۔۔۔اور اس سے آگے کی سوچ اس کی سانسیں روک دیتی تھی۔۔۔

وہ بتول کے بلانے پر فجر کے بعد نیچے آگئی تھی۔۔۔پورے گھر میں اب بھی ویسی ہی خاموشی تھی۔۔۔۔

بتول کی بات پر اس کے شرمندگی سے سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔۔ اس نے تو آج تک کچن میں جھانکا تک نہیں تھا۔۔۔وہ ایک بار کہتی تھی اور اس کا فرمائشی کھانا اس کے سامنے رکھ دیا جاتا تھا۔۔۔۔

غوری پیلس میں اس کی پسند کا ایک الگ کک تھا۔۔۔جس کا کام صرف اس کے لیے کھانا بنانا تھا۔۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ صفائی کر لینا میں کچن کا کام سنبھال لوں گی۔۔۔ ڈسٹنگ کرنا میں سکھا دوں گی آپ کو۔۔۔"

بتول نرمی سے بولی تھی۔۔۔ جس پر وہ اثبات میں سر ہلاتے وہاں ایک جانب کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ اسے بتول نے اپنا کوئی سوٹ نکال کر دیا تھا۔۔۔ جو اس کا شاید نیا سوٹ تھا۔۔۔

مگر دل آویز ایسے لباس اپنے ملازمین کے وجود پر بھی برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔ آج وہی لباس اس نے بہت شکر کر کے پہنا تھا۔۔۔ کیونکہ اس کے اپنے کپڑے پھٹ گئے تھے۔۔۔

ان کی حالت بالکل بھی نہیں تھی سامنے لانے والی۔۔۔

وہ ابھی بھی چادر اوڑھے اپنے چہرے کو آدھے سے زیادہ ڈھکے ہوئے تھی۔۔۔

اس کو رات سے بہت سخت بخار تھا۔۔۔ مگر اس کے باوجود وہ اس وقت سخت جان بنی بتول کے بتانے کے مطابق لاونج کی ڈسٹنگ کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ ٹیبل کے اوپر سے کپڑا مارتی اسے صاف کر رہی تھی۔۔۔ جب اسے بھاری قدموں کے ساتھ ساتھ ایک آواز سنائی دی تھی۔۔۔

وہ جہاں تھی وہیں تھم گئی تھی۔۔۔یہ آواز۔۔۔۔یہ آواز تو جانی پہچانی تھی۔۔۔وہ بھول نہیں سکتی تھی۔۔

نہ ہی اس کے کان دھوکا کھا سکتے تھے۔۔۔۔

وہ شاید فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔اور اس کے قدموں کی چاپ قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔

دل آویز کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے جلدی سے اپنے چہرے پر چادر درست کی تھی۔۔۔وہ زمین پر بیٹھی کانچ کا ٹیبل صاف کر رہی تھی اور وہ اس کے بالکل سامنے آن بیٹھا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ لرز گئے تھے۔۔۔ چہرا پسینے سے شرابور ہوا تھا۔۔۔

ایک نظر اس پر ڈالنے کے بعد دل آویز میں دوبارہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دل آواز کو لگا تھا وہ یہاں سے ہل بھی نہیں پائے گی۔۔۔۔ سیاہ رنگ کے قیمتی لباس میں ملبوس وہ شخص پہلے سے بھی کہیں زیادہ ہینڈسم اور سحر انگیز لگ رہا تھا۔۔۔

اس نے سیاہ رنگ کی شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔۔۔۔ سلیوز کو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ فون کان سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔۔

دل آویز کی جان اس وقت بہت مشکل میں پڑ چکی تھی۔۔۔۔ یہ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

دنیا واقعی گول تھی۔۔۔۔ اس بات کی سمجھ سے آج آئی تھی۔۔۔ جس انسان کے سامنے نہ آنے کی کوشش میں اس نے دو سال ملک سے باہر گزار دیئے تھے۔۔۔

وہ پھر سے اس کے سامنے آگیا تھا۔۔۔۔ وہ بھی کاروپ میں۔۔۔۔

قدرت نے اس کے ساتھ بہت بھیانک مذاق کیا تھا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے اگر میری منیجر سے ان کی اس کنسرٹ کے حوالے سے بات ہو گئی ہے۔۔۔ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"

وہ فون پر مصروف تھا جبکہ اس کی نگاہیں سامنے بیٹھی ملازمہ پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش پر دل آویز کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے چہرا جھکا لیا تھا۔۔۔ اور جلدی جلدی ٹیبل صاف کرنے لگی تھی۔۔۔

وہ فون بند کر کے ٹیبل پر رکھتا اسے دیکھے گیا تھا۔۔۔۔

"سر یہ نئی ملازمہ ہے۔۔۔ میں نے آپ سے بات کی تھی کل۔۔۔"

بتول ٹرے میں کافی کا مگ اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی اور اس کے سامنے رکھ دیا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے اپنا چہرا مکمل طور پر چادر میں چھپا لیا تھا۔۔۔۔ وہ ٹیبل صاف کرتی اٹھی تھی۔۔۔

بتول کا آنا اس وقت اس کے لیے نجات ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

"نام کیا ہے۔۔۔؟؟ اور کہاں سے آئی ہے۔۔۔؟؟"

دل آویز کے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔

کیا وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔؟؟ نہیں اس نے اپنا چہرا پوری طرح سے چھپالیا تھا۔۔۔ وہ بھلا اس حلیے اور حالت میں کیسے پہچان سکتا تھا اسے۔۔۔

"مہک نام ہے جی۔۔۔ میرے گاؤں سے آئی ہے۔۔۔ آگے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔۔ مجبور اور ضرورت مند تھی تو اس لیے میں نے یہاں بلوالیا۔۔۔"

بتول نے بہت پکے منہ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔

"ہمہ ٹھیک ہے۔۔۔"

دل آویز آنکھیں میچے کھڑی تھی۔۔۔اسے لگا تھا وہ کوئی اعتراض کرے گا۔۔۔ مگر اس کے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد ہنکارہ بھرنے پر وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا تھا۔۔۔

کچن میں آتے گہرے گہرے سانس لیتے اس نے پانی کا گلاس لبوں سے لگایا تھا۔۔۔یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

وہ کہاں آگئی تھی۔۔۔اسے سر چھپانے کے لیے اسی شخص کی چھت ملی تھی۔۔۔

وہ تو اس کے سامنے کبھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔۔یہ قسمت نے کیا کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس شخص کا یہ بدلہ سٹیٹس۔۔۔جس کا مطلب یہی تھا کہ اس نے نرمین سے شادی کر کے اس کے ڈیڈ کی آفر قبول کر لی تھی۔۔۔

تبھی تو یہ اتنا عالیشان گھر۔۔۔یہ گاڑیاں۔۔

تو کیا وہ اس وقت نرمین اور زارون کے گھر پر ملازمہ بن کر آئی تھی۔۔۔ وہ منظر وہ اپنی آنکھوں سے نہ دیکھنے کی خاطر دو سال تک اپنے گھر اپنے ملک سے فرار اختیار کیے رہی تھی۔۔۔

وہ اب اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا تھا۔۔۔

دل آویز کی آنکھوں سے آنسو بہتے اس کی چادر کو بھگو گئے تھے۔۔۔

بہت دیر لگی تھی اسے خود کو نارمل کرنے میں۔۔۔ آج پورے دو سال بعد اسے اپنے سامنے دیکھا تھا۔۔۔ پہلے سب بھی زیادہ وجیہہ اور مغرور لگا تھا وہ اسے۔۔۔۔

دل آویز کی دھڑکنیں اس کے سینے میں طوفان برپا کرنے لگی تھیں۔۔۔

اندر کہیں دل کا ایک کونہ ٹکڑے ٹکڑے ہوا تھا۔۔۔وہ بھی دولت کا پجاری نکلا تھا۔۔۔اس نے شادی کر کے اپنی زندگی سیٹ کرلی تھی۔۔۔

اس کے بارے میں کچھ بھی جانے بغیر دل آویز اندازے لگا رہی تھی۔۔۔۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نا صاحب بہت نرم دل کے مالک ہیں۔۔۔وہ مان جائیں گے۔۔۔منع نہیں کریں گے۔۔۔"

بتول نے اندر آتے اسے خوش ہو کر بتایا تھا۔۔

جبکہ دل آویز اب یہی سوچ رہی تھی کہ وہ یہاں سے کہاں جائے گی اب۔۔۔۔۔زیادہ دیر وہ اپنی پہچان نہیں چھپا سکتی تھی۔۔۔

جیسے ہی نرمین کو اس کا پتا چلنا تھا۔۔۔۔اس نے اسے فوراً قیس کے حوالے کر دینا تھا۔۔۔

اور زارون میر حیدر۔۔۔وہ تو اس کے بارے میں جان کر اسے ایک منٹ نہ رکنے دیتا یہاں۔۔

وہ پریشان سی سوچ رہی تھی۔۔۔جب بتول نے اس کے پاس آتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ آپ یہاں بالکل محفوظ ہیں۔۔۔ یہاں سر کے ایک دو دوستوں کے علاوہ اور کوئی نہیں آتا۔۔۔ اور وہ دوست بھی بہت اچھے ہیں۔۔۔۔

آپ کو کبھی پریشانی نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ بول رہی تھی جبکہ دل آویز نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"میں یہاں نہیں رہ سکتی بتول۔۔۔ مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔ میں شاید یہاں سب سے زیادہ غیر محفوظ ہوں۔۔۔"

وہ بیچارگی سے بولی تھی۔۔۔جب اسی لمحے بتول کا فون بجا تھا۔۔۔۔

رشیدہ کی کال دیکھ بتول نے دعا سلام کے بعد فون اس کی جانب بڑھا دیا تھا۔۔۔

"بی بی جی یہ لوگ آپ کو پاگلوں کی طرف ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ آپ غلطی سے بھی وہاں سے باہر نکلنے کی کوشش نہ کیجیے گا۔۔۔ پورے شہر میں ہر جگہ چھاپے مارے جا رہے ہیں۔۔۔پولیس والے بھی ان کے ساتھ مل گئے ہیں۔۔۔میں نے بہت مشکل سے رودھو کر ان کو یقین دلایا ہے کہ میں آپ کو بھگانے کے پیچھے نہیں تھی۔۔۔۔

تب جا کر میری جان بخشی ہوئی ہے۔۔"

رشیدہ کی بات سن کر دل آویز کی رنگت مارے خوف کے زرد ہوئی تھی۔۔۔اس کی بات سننے سے پہلے ہی کسی کے آجانے کا کہتی عجلت میں فون بند کر گئی تھی۔۔۔۔

دل آویز کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔یہاں بھی تو وہ محفوظ نہیں تھی۔۔۔

"ان کی بیوی کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

دل آویز کی بات پر بتول مسکرائی تھی۔۔۔

"ارے نہیں۔۔۔۔ سر کی شادی نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔ وہ اکیلے ہی رہتے ہیں یہاں پر۔۔۔ مجھے لگا تھا آپ جانتی ہو نگی انہیں۔۔۔"

بتول کی بات پر اس نے نفی میں سر ہلایا تھا اور تھوڑی حیران بھی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے شادی نہیں کی تھی۔۔۔ تو پھر یہ اسٹیٹس۔۔۔۔۔

یہ لائف سٹائل یہ سب کہاں سے آیا تھا۔۔۔ ان دونوں کی شادی کیوں نہیں ہوئی تھی۔۔۔ نرمین تو اس سے شادی کرنے کو راضی تھی۔۔۔ پھر ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔

وہ اس وقت ایسی کیفیت کا شکار تھی کہ وہ اس خبر پر ٹھیک سے خوش بھی نہیں ہو سکی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ شادی نہ بھی کرتا تو تب بھی اس کی اس شخص کی زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی۔۔۔

"میں بھلا کیسے جانتی ہوں گی۔۔۔؟"

اسے بتول کے سوال کی سمجھ نہیں آئی تھی۔۔۔

"اتنے مشہور ہیں۔۔۔ آپ نے انہیں ٹی وی پر نہیں دیکھا کبھی۔۔۔"

بتول اس کی نا سمجھی پر حیران ہوتی۔۔ آج کل اس کی ہر جگہ دھوم تھی۔۔۔۔ پچھلے دو سالوں سے اس نے اپنی فیلڈ کے باقی سب لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

پچھلے دو سالوں میں اس نے اتنی محنت کی تھی کہ اس کا شمار ملک کے ٹاپ کے سنگرز میں ہونے لگا تھا۔۔۔ انٹرنیشنل لیول پر بھی لوگ اسے جانتے تھے۔۔۔ انڈیا اور باقی بہت سارے ملکوں میں اس کی ڈیمانڈ تھی۔۔۔

یہاں تو سب اس کے فین تھے ہی سہی۔۔۔۔

اس شخص نے دن رات محنت کی تھی اور اپنا خواب پورا کیا تھا۔۔۔وہ آج اس مقام پر پہنچ چکا تھا جس کی ہمیشہ خواہش رہی تھی اسے۔۔۔۔

بتول نے اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے کیا تھا۔۔۔

سامنے سکرین پر بہت بڑا کنسرٹ دکھایا جا رہا تھا۔۔۔لاکھوں لوگوں کے بیچ سٹیج پر کھڑے ہو کر وہ گانا گا رہا تھا۔۔۔

اور نیچے کھڑی عوام پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

ہاتھ میں گٹار لیے وہ بہت خوبصورت دھن کے ساتھ اپنی سحر طاری کرتی آواز کے ساتھ گانا گاتا ماحول پر ایک طلسم سا بکھیر گیا تھا۔۔۔

لوگ اس کی آواز پر جھوم رہے تھے۔۔۔ سٹیج پر چڑھنے اور اس سے ملنے کی کوشش کی جارہی تھی۔۔۔

فی میل فین زکی دیوانگی دیکھنے لائق تھا۔۔۔۔وہ گانا ختم ہونے کی بعد ان سب پر ایک مسکراہٹ اچھالتا وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

اور نیچے جیسے لوگ اس کی مسکراہٹ کے دیوانے ہو گئے تھے۔۔۔۔خوب شور مچایا جارہا تھا۔۔۔۔

ہوٹنگ کی جارہی تھی۔۔۔۔اسے واپس سٹیج پر دیکھنے کی چاہت کی جارہی تھی۔۔۔۔

دل آویز کتنی ہی دیر بت بنی کھڑی رہی تھی۔۔۔

اس نے پورے دو سال یہاں کی کوئی خبر نہیں لی تھی۔۔۔نہ سوشل میڈیا پر تھی وہ۔۔۔۔

اسے اس سب کی خبر ہی نہیں ہو پائی تھی۔۔۔۔وہ شخص اپنی محنت اور کوششوں سے کہاں سے کہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

ایک کنسرٹ میں معمول سے کہیں زیادہ لوگ تھے۔۔

"یہ۔۔۔"

دل آویز کو یقین نہیں آیا تھا۔۔۔ اسے تو اب تک یہ بھی نہیں پتا تھا کہ یہ شخص گاتا بھی تھا اور وہ بھی اتنا زبردست کے پوری دنیا اس کی فین بن چکی تھی۔۔

وہ جو اس لائف سٹائل کی تبدیلی نرمین سے شادی سمجھ رہی تھی۔۔۔ یہ ویڈیو دیکھ اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی۔۔

اس شخص نے یہ سب کچھ اپنی قابلیت اور بل بوتے پر حاصل کیا تھا۔۔۔

وہ بہت بڑی اور جانی مانی شخصیت بن چکا تھا۔۔۔ دل آویز اس پل اس شخص سے مزید متاثر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہنے تھے اس کے۔۔۔ وہ کبھی کسی کے آگے نہیں جھکا تھا۔۔۔ اس نے خود اپنا نام کمایا تھا۔۔۔ اور خود کو اس معیار تک لے آیا تھا۔۔۔ دل آویز کو خوشی ہوئی تھی یہ دیکھ کر۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کی نمی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ اس نے بتول کو اس کا موبائل واپس کر دیا تھا۔۔۔

نرمین اس کی زندگی کا حصہ نہیں تھی اب۔۔۔ یا شاید وہ اسے پانے کی خاطر اس کے لیول تک آنے کے بعد اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

اب وہ اس لیول پر پہنچ چکا تھا۔۔ دل آویز کو نرمین اس وقت دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی معلوم ہوئی تھی۔۔۔۔ جسے ایسے انسان کی محبت ملی تھی۔۔۔ جو لالچی نہیں تھا۔۔۔ جو بہت ہی خوددار اور اپنی محنت پر یقین رکھنے والا تھا۔۔۔

اس شخص کو کبھی نہیں جھکایا جا سکتا تھا۔۔۔ دل آویز کو اس بات کا یقین ہوا تھا۔۔۔ اور خوشی بھی کہ یہ شخص جھکنے کے لیے بنا ہی نہیں تھا۔۔۔

"تم کب سے یہاں پر رہ رہی ہو۔۔۔؟؟"

اس نے بتول سے پوچھا تھا۔۔۔

"ایک سال سے۔۔۔ جب سے سر نے یہ گھر خریدہ ہے میں تب سے یہاں پر ہی ہوں۔۔۔"

بتول کام کرنے کے ساتھ ساتھ اسے بتا بھی رہی تھی۔۔۔

"تو کیا زارون تب سے اکیلا رہتا ہے۔۔۔"

دل آویز نے جس طرح سے اس کا نام لیا تھا۔۔۔۔بتول نے ہاتھ روک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر کام کرنے لگی تھی۔۔۔

"مم میرا مطلب ان صاحب کی کوئی فیملی نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔۔۔

"وہ شاید دوسرے گھر میں رہتی ہیں۔۔۔ یہاں صاحب کے دوستوں نے آنا ہوتا ہے۔۔۔ آکر رہتے بھی ہیں تو اس وجہ سے

ان کی فیملی الگ گھر میں رہتی ہے۔۔۔وہ خود بھی کبھی وہاں اور کبھی یہاں رہتے ہیں۔۔"

بتول ساتھ ساتھ اس کے لیے ناشتہ تیار کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ دل آویز بیچارگی سے وہاں کھڑی پہلی بار ناشتہ بنتا دیکھ رہی تھی۔۔۔اسے تو چولہا آن کرنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے وہاں آئے ایک ہفتے سے زیادہ ہو چکا تھا۔۔۔اس دوران وہ بہت کم گھر میں رہا تھا۔۔۔

جب بھی ہوتا تھا دل آویز یہی کوشش کرتی تھی کہ وہ اس کے سامنے کم سے کم جائے۔۔۔ بتول اس کے زیادہ کام خود ہی کر دیتی تھی۔۔۔۔

وہ کل رات واپس آیا تھا اور آج شاید گھر پر ہی ہونا تھا۔۔۔

یہ پہلی بار تھا کہ وہ دن گھر پر ہی گزارنے والا تھا۔۔۔ دل آویز کو یہ سوچ کر ہی گھبراہٹ ہونے لگی تھی۔۔

"آپ یہ صاحب کو دے آئیں گی۔۔۔ میں زرا ان کے کپڑے دیکھ لوں۔۔ ان کے روم میں ساری سیٹنگ کر کے رکھی تو تھی۔۔۔ پھر بھی چیک کر لوں۔۔۔"

بتول نے اسے ناشتے کی ٹرے پکڑائی تھی۔۔۔

اور خود وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔دل آویز اب اسے ہر کام کے لیے منع نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کام تو اسے بھی کرنا ہی تھا۔۔۔وہ فری میں تو یہاں نہیں رہ سکتی تھی۔۔۔۔

وہ ٹرے اٹھائے دھڑکتے دل کے ساتھ باہر آئی تھی۔۔۔جہاں وہ صوفے پر براجمان تھا۔۔۔

دل آویز نے اس کے سامنے ٹرے رکھ دی تھی۔۔۔اس نے اپنی شال کو ابھی بھی چہرے پر اچھی طرح سے لپیٹ رکھا تھا۔۔۔۔وہ اس کو پہچان نہیں سکتا تھا۔۔۔

دل آویز نے کھانا ٹرے سے نکال کر اس کے سامنے رکھا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ دل آویز کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔ وہ بس اتنا جانتی تھی کہ اسے اس شخص سے اپنی شناخت چھپانی تھی۔۔۔۔

جس وقت یہ شخص اسے دیکھ لیتا اس کا یہ ٹھکانہ بھی چھن جانا تھا اسے۔۔

اس لیے وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو پانے کی کوشش کرتے اپنے ہاتھوں کی لرزش کو چادر کے نیچے چھپا گئی تھی۔۔۔

"چائے بنا کر دو۔۔۔"

اسے پلٹتے دیکھ حکم دیا گیا تھا۔۔۔

دل آویز بنا کچھ بولے وہاں پر رک گئی تھی۔۔۔ زمین پر بیٹھتے وہ اس کے لیے چائے بنانے لگی تھی۔۔۔

وہ نہیں جانتی وہ کتنی چمچ چائے لیتا تھا۔۔۔۔ اسے اس شخص کی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔۔ جو بات اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر رہی تھی۔۔

اسی بے دھیانی میں اس کا ہاتھ کانپا تھا اور گرم دودھ اس کے ہاتھ کو جلا گیا تھا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ کراہ نکلی تھی۔۔۔ اس کا پورا ہاتھ گرم دودھ کی وجہ سے جھلس گیا تھا۔۔۔ ٹیبل پر بھی سارا دودھ پھیل گیا تھا۔۔۔

"بتول۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جس کے وجیہہ نقوش اس وقت سنگینیت اختیار کر گئے تھے۔۔۔

اس کی کشادہ پیشانی پر بل پڑے ہوئے تھے۔۔

جیسے اس کی موجودگی برداشت نہ کر پا رہا ہو۔۔۔

"جی صاحب جی۔۔۔۔"

بتول فوراً باہر آئی تھی۔۔ ٹیبل کی حالت اور اس کے تاثرات دیکھ

وہ بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

"میں صاف کر دیتی ہوں صاحب جی۔۔۔"

بتول نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔ جب دل آویز بنا بولے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس کو پورے ہاتھ پر جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ مگر اس سے بھی کہیں زیادہ رونا اسے ویسے آ رہا تھا۔۔۔۔

"یہ کہاں سے آئی ہے۔۔۔ جسے کوئی کام کرنا نہیں آتا۔۔۔"

اس نے ناشتہ چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات عجیب سے تھے۔۔۔

ٹانگ پر ٹانگ رکھے پیر ہلاتا وہ بتول سے پوچھ گیا تھا۔۔۔۔

اس کی کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔

"میں سکھا دوں گی صاحب۔۔۔۔۔ گاؤں سے آئی ہے۔۔۔ پہلی بار کہیں کام کر رہی ہے تو اس لیے پتا نہیں ہے۔۔۔ جلد ہی میں سب سکھا دوں گی میں۔۔۔"

بتول کو ڈر تھا کہ کہیں وہ اسے نکال نہ دے۔۔۔

مگر اس کی بات کے جواب میں وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔ اس کی چہرے کے بگڑے تاثرات سے بتول کچھ بھی اخذ نہیں کر پائی تھی۔۔۔

"شام میں میرے دوست آرہے ہیں۔۔۔رات کا کھانا یہیں کھائیں گے۔۔۔اچھے سے ڈنر کا انتظام کرو۔۔۔۔اور پہلے میرے روم کی صفائی کروادو۔۔۔"

وہ اسے ہدایت دیتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔بتول کو ہر جگہ جانے کی اجازت تھی سوائے اس کے کمرے کے۔۔۔

وہ اپنی نگرانی میں ہی اپنے کمرے کی صفائی کرواتا تھا۔۔۔۔آج وہ گھر پر ہی تھا اسی لیے اس کے دوست آرہے تھے۔۔۔

"کیا کہا۔۔۔یقیناً مجھے نکالنے کا کہا ہو گا۔۔۔"

دل آویز کو اپنا وقت یاد آیا تھا۔۔ وہ غلطی کرنے پر ملازمین کو اپنی ڈیوٹی سے ہٹا دیتی تھی۔۔۔ اب ایک ایک کر کے اپنی ہر زیادتی یاد آ رہی تھی۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔ وہ ایسے نہیں ہیں۔۔۔ انہوں نے تو غصہ بھی نہیں کیا۔۔۔ بہت اچھے ہیں وہ۔۔۔"

بتول تو اس شخص کی الگ ہی دیوانی تھی۔۔۔ یا شاید وہ تھا ہی اس قابل کہ اسے سب چاہتے تھے۔۔۔

"میں نے ڈنر کی تیاری کرنی ہے۔۔۔ کیا آپ صاحب کے کمرے کی صفائی کر دیں گی۔۔۔"

بتول نے دھیرے سے پوچھا تھا۔۔وہ اسے صفائی کرنے کے بارے میں بتا چکی تھی۔۔

دل آویز نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔اسے یہی لگا تھا کہ وہ باہر بیٹھا ہے۔۔۔وہ اندر صفائی کر لے گی۔۔۔۔

"آپ نے ہاتھ پر کچھ نہیں لگایا۔۔۔یہ لگا لیں جلن کم ہو جائے گی۔۔۔"

بتول نے اس کی سامنے ٹیوب رکھی تھی۔۔۔مگر وہ نفی میں سر ہلاتے بعد میں لگانے کا کہتے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت خود کو جتنی اذیت دے سکتی تھی دینا چاہتی تھی۔۔

اس کو اپنا آپ اس وقت دنیا کا سب سے برا انسان لگ رہا تھا۔۔

اسے یہی لگ رہا تھا کہ اس کے گناہوں کی سزا اس کے ڈیڈ کو مل رہی تھی۔۔۔ ورنہ وہ تو بہت اچھے تھے۔۔۔

انہوں نے کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا تھا۔۔۔ ہاں جب اس کی بات آتی تھی تو وہ زیادتی کر جاتے تھے۔۔۔ یہی بات دل آویز کو اذیت میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی وجہ سے اپنے ڈیڈ سے بھی کچھ غلط فیصلے کروائے تھے۔۔۔

اپنی ہی سوچوں میں الجھی وہ اس کے کمرے تک آئی تھی۔۔۔اس کے ہلکا سا ہاتھ رکھنے پر پہلے سے کھلا دروازہ پوری طرح سے کھل گیا تھا۔۔۔

کمرہ خالی دیکھ اسے تھوڑی تسلی ہوئی تھی۔۔۔۔

بیڈ کی چادر بکھری ہوئی تھی۔۔۔اس میں آگے بڑھ کر اسے ٹھیک کرنا شروع کیا تھا۔۔۔اس کے پیر میں درد تھا۔۔

بخار کی وجہ سے پورا جسم ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ایسے وقت میں وہ بستر سے اترتی بھی نہیں تھی۔۔۔۔وہ گہرا سانس بھرتی بیڈ شیٹ ٹھیک

کرنے کے بعد کمفرٹر رکھ رہی تھی جب واش روم کا دروازہ کھلا تھا

اور وہ باہر نکلا تھا۔۔۔۔

بالوں کو ٹاول سے رگڑتا وہ اپنے ہی دھیان میں تھا۔۔۔ اس نے

بلیک ٹراؤزر کے اوپر وائٹ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔ دل آویز

کو اس کا عکس مرر سے نظر آرہا تھا۔۔

وہ کچھ پل ہاتھ روکے اسے تکے گئی تھی۔۔ نجانے کیوں مگر اس

وقت تک نے شدت سے چاہا تھا کہ وہ اسے ایسے ہی دیکھتی

رہے۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کی یہ خواہش بھی ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔وہ ٹاول کرسی سائیڈ پر رکھتا نگاہیں اس کی جانب اٹھا گیا تھا۔۔۔۔۔

دل آویز نے گڑبڑا کر نگاہوں کا زاویہ بدلہ تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ پر سے کانپنے لگے تھے۔۔۔۔دودھیا ہاتھ کی پشت ابھی بھی سرخ تھی۔۔۔۔وہ صوفے پر بیٹھتا ایل ای ڈی آن کر گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز جلدی جلدی کام ختم کر کے یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن اسے مسلسل اس شخص کی نگاہیں اپنے اوپر محسوس

ہو رہی تھی۔۔۔۔وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔

دل آویز ٹھیک سے کام نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

بیڈ کو سیٹ کرنے کے بعد وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھی چیزوں کی جانب آئی تھی۔۔۔ جہاں اس کا والٹ اور باقی چیزیں پڑی تھیں۔۔۔

"انہیں مت چھیڑو۔۔۔ ایسے ہی رہنے دو۔۔۔"

اس کی گھمبیر آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔

دل آویز نے فوراً ہاتھ کھینچ لیے تھے۔۔۔ کیا وہ اسے چور سمجھ رہا تھا کہ وہ اس کی کوئی شے چرا لے گی۔۔۔ دل آویز کی آنکھوں سے آنسو گرا تھا۔۔۔۔

اپنے کمرے میں بھی کھڑے ہونے کی مہلت وہ اسے اس وجہ سے دے رہا تھا کہ وہ اسے جانتا نہیں تھا۔۔۔ اگر اسے پہچان جاتا تو ابھی دھکے دے کر یہاں سے نکال دیتا۔۔۔

دل آویز اب صوفے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔ جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے کپڑے سے ٹیبل کو صاف کیا تھا۔۔۔

وہاں رکھیں چیزیں سیٹ کی تھیں۔۔۔وہ کچھ اٹھانے کے لیے آگے جھکا تھا۔۔۔دل آویز اس کے بالکل سامنے بیٹھی تھی۔۔۔ وہ جھکنے کی وجہ سے اس سے تھوڑے سے فاصلے پر ہی تھا۔۔۔

دل آویز ہے ہاتھ سے وہ ڈیکوریشن پیس چھوٹنے کو تھا۔۔۔جب زارون نے ہاتھ بڑھا کر اسے تھام لیا تھا۔۔۔

"دھیان سے۔۔۔بہت محنت سے کمائی ہوئی چیزیں ہیں۔۔۔ وراثت میں نہیں ملیں۔۔۔"

گھمبیر بھاری لہجہ طنز میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی بات کہتا وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویز اپنی جگہ پر پتھر کی ہوئی تھی۔۔۔

اس کا مطلب وہ اسے پہچان گیا تھا۔۔۔ یہ طنز اسی پر ہی تو کیا گیا تھا۔۔۔

دل آویز کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

نہیں وہ اب تک جو حرکتیں کر رہی تھی۔۔۔ یہ بات اس وجہ سے کہی گئی تھی۔۔۔

اگر وہ اسے پہچان چکا ہوتا تو اس وقت وہ گھر کے اندر نہیں باہر ہوتی۔۔

وہ اب بیڈ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔اب سکرین پر کوئی نیوز چینل چل رہا تھا۔۔۔دل آویز نے ساری ڈسٹنگ کر دی تھی۔۔۔بس ویکیوم رہتا تھا جو بتول نے کرنا تھا۔۔۔

"میری الماری بھی سیٹ کرنی ہے۔۔۔سارے کپڑے نکال کر انہیں دوبارہ سیٹ کرو۔۔۔۔جو پریس نہیں ہیں انہیں پریس کرو۔۔۔"

اسے باہر کی جانب جاتا دیکھ وہ ایک اور حکم جاری کر گیا تھا۔۔۔

دل آویز بنا کچھ بولے اثبات میں سر ہلاتے اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ وہ ابھی الماری کے پاس پہنچی ہی تھی جب ایل ای ڈی پر چلتی نیوز کی آواز اس کی سماعتوں تک بھی ٹکرائی تھی۔۔

اس کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔

"ملک کے سب سے بڑے انڈسٹریلسٹ جعفر غوری کو پچھلے دنوں ایک بہت ہی خطرناک ایکسیڈنٹ کا شکار ہوئے ہیں۔۔۔ اور اس وقت کومہ میں ہیں۔۔۔ ان کی اکلوتی بیٹی اور ان کی کل جائیداد کی اکلوتی وارث دل آویز جعفر امریکہ سے واپسی کے بعد سے گمشدہ ہے۔۔۔

ان کے چچا محمود غوری اپنی بھتیجی کے لیے بہت زیادہ فکر مند ہیں۔۔۔ان کو ڈھونڈنے کی ہر طرح سے کوشش کی جارہی ہے۔۔ان کی عوام سے بھی گزارش ہے کہ اگر اس کام میں کوئی ان کے ساتھ تعاون کرے گا اور ان کی بھتیجی کو ڈھونڈ کر ان تک لائے گا تو وہ اسے دو کروڑ انعام کی رقم دیں گے۔۔۔۔"

نیوز کاسٹر پورے زور و شور سے بتا رہی تھی۔۔۔۔سکرین پر دل آویز کی تصویر چل رہی تھی۔۔۔اور ساتھ یہ ساری باتیں لکھی ہوئی آرہی تھیں۔۔ملک کے سب سے بڑے نیوز چینل پر یہ خبر چل رہی تھی۔۔۔

کیا کھیل کھیلا تھا اس کے چچا نے اور قیس نے۔۔۔۔ اتنی بڑی رقم پر کوئی بھی اس کی شناخت کروا سکتا تھا۔۔۔ اس کا پکڑے جانا مشکل نہیں تھا۔۔۔۔

اس کا دل مارے خوف کے لرز گیا تھا۔۔۔۔ وہ زیادہ دیر اس طرح سے بچنے والی نہیں تھی۔۔ وہ لوگ بہت جلد اس تک پہنچ سکتے تھے۔۔

دل آویز نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

دل آویز کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔۔بتول کی جانب تو وہ دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔۔پھر اس پر یہ نگاہیں کیوں مرکوز تھیں۔۔۔وہ یہ خبر سن رہا تھا مگر اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔۔۔

وہ ہمیشہ سے اس کے لیے انتہائی غیر اہم تھی۔۔۔اس کے ہونے نہ ہونے سے اس شخص کو کبھی کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔پڑتا بھی کیوں اس نے اب تک کیا اچھا کیا تھا اس کے ساتھ۔۔۔

اسے ذلیل اور خوار کرنے کی کوشش کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

دل آویز اس کی الماری کھول کر اس میں تھوڑے بہت بکھرے کپڑوں کو دوبارہ سمیٹ کر رکھ رہی تھی۔۔۔

"بات سنو۔۔۔چائے لا کر دو مجھے۔۔۔"

وہ ابھی کام میں مصروف تھی۔۔۔جب اسے پکارا گیا تھا۔۔۔

دل آویز سر اثبات میں ہلاتی کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔بتول کو شاید پہلے سے پتا تھیں اس کے چائے پینے کی ٹائمنگ۔۔۔وہ اس کے لیے پہلے سے چائے تیار کر کے لا ہی رہی تھی۔۔۔

"صاحب جی کو چائے پینا بہت پسند ہے۔۔۔ دن میں ہر گھنٹے بعد چائے پیتے رہتے ہیں۔۔۔"

بتول نے اسے مسکرا کر بتایا تھا۔۔۔ دل آویز اس شخص کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔ اسے ان سب باتوں کا ابھی پتا چل رہا تھا۔۔۔ وہ تو صرف یہ جانتی تھی کہ اس انسان میں صبر کمال کا تھا۔۔۔

کیونکہ اس نے اب تک وہ صبر ہی آزمایا تھا۔۔۔۔

وہ ناک کرتی اندر داخل ہوئی تھی۔۔وہ ابھی بھی بیڈ پر نیم دراز تھا۔۔۔ مسلسل اپنے پیر ہلا رہا تھا۔۔۔۔شاید وہ ایسا تب کرتا تھا جب وہ کسی اضطراب کا شکار ہوتا تھا۔۔۔

دل آویز نے ایک بار یونی میں اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھا تھا تو اس کے مذاق اڑانے پر تحریمہ نے اسے بتایا تھا۔۔

"چائے۔۔۔۔"

وہ بہت مدھم آواز میں بولی تھی۔۔۔۔زارون نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

دل آویز جو اسے ہی دیکھ رہی تھی فوراً سے نگاہیں چرا گئی تھی۔۔۔

اس کی نقاب سے صرف آنکھیں ہی ظاہر ہو رہی تھیں۔۔۔وہ بھی

بہت معمولی حد تک۔۔۔۔

کہ وہ سامنے دیکھ پا رہی تھی اور آسانی سے چل پا رہی تھی۔۔۔

"رکھ دو۔۔۔"

نگاہیں موڑتے سرد لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔

دل آویز نے سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھی تھی۔۔ جب اسی لمحے وہاں رکھا اس کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔ سکرین پر نرمین کالنگ لکھا تھا۔۔۔ اور ساتھ میں ایک سمائل والا کیوٹ سا ایموجی تھا۔۔۔

دل آویز کی نظریں اس نام پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔

زارون کو ہاتھ بڑھاتا دیکھ وہ فوراً واپس مڑتی وارڈروب کی جانب آگئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو؟؟؟"

نرم مخمور لہجے میں پوچھا گیا تھا۔۔۔دل آویز خود کو پتھر رکھنے کی کوشش کرتے بھی اپنا دھیان اس جانب جانے سے نہیں روک پا رہی تھی۔۔اس کی آنکھوں میں نمی بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

وہ بہت نرم لہجے میں اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔دل آویز آج پہلی بار اس شخص کا یہ لہجہ سن رہی تھی۔۔

"تمہارا یہ ٹرپ کچھ زیادہ لمبا نہیں ہو گیا۔۔۔۔اب واپس آجاؤ۔۔"

دل آویز کو اب سمجھ آئی تھی کہ وہ کہیں گئی ہوئی تھی۔۔۔اسی وجہ سے وہ گھر میں بھی نظر نہیں آئی تھی۔۔۔

"ہاہاہا۔۔۔اب یہ تمہیں پتا ہونا چاہیے کہ میں تمہیں مس کر رہا ہوں یا نہیں۔۔"

وہ اس سے بات کرتے ہنسا تھا۔۔۔دل آویز کے ہاتھ سے اس کے کپڑے چھوٹ کر نیچے جا گرے تھے۔۔ابھی دس منٹ لگا کر اس نے جو فولڈ کیے تھے وہ پھر سے بکھر گئے تھے۔۔۔

وہ یہاں سے جلد از جلد نکلنا چاہتی تھی۔۔۔اور اس کا اتنا ہی زیادہ ٹائم لگ رہا تھا۔۔۔اس نے بچارگی کے عالم میں ان کپڑوں کو دیکھا تھا۔۔۔نیچے بیٹھتے وہ پھر سے انہیں فولڈ کرتے پاس پڑے ٹیبل کر رکھنے لگی تھی۔۔۔

جبکہ سماعتوں میں پڑتی آوازیں اس کے دل کو اذیت پہنچا رہی تھیں۔۔۔وہ یہ سب نہیں دیکھ اور سن سکتی تھی۔۔اسی خاطر تو اتنے دور گئی تھی۔۔۔ مگر جو اس کی قسمت میں ہونا لکھا تھا وہ ہو کر رہنا تھا۔۔

شاید ان دونوں کے رشتوں کا پروان چڑھنا اس کی آنکھوں کے سامنے لکھا تھا۔۔۔۔

وہ بار بار چادر سے آنکھیں صاف کرتی تھی وہ پھر سے آنسوؤں سے بھر جاتی تھیں۔۔۔

"تم آؤ گی تو تمہارے پیرنٹس سے بھی مل لوں گا۔۔۔۔اب تو ان کے معیار تک پہنچ چکا ہوں۔۔۔اب تو وہ قبول کریں گے ہی نا۔۔۔ اب تو مجھے مڈل کلاس اور غریب انسان نہیں سمجھیں گے۔۔۔"

وہ شاید اس کے گھر رشتہ لے جانے کی بات کر رہا تھا۔۔۔

دل آویز کی اذیت لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں وہ تصویریں ڈیلیٹ کرنے والی تھوڑی ہیں۔۔۔میں نے انہیں اپنے موبائل کے ساتھ ساتھ دل میں سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔۔۔تم جلدی سے واپس آجاؤ۔۔۔تمہیں دیکھے بغیر دن گزارنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔"

وہ سٹریل مزاج انسان کیسے نرمین کے ساتھ بات کر رہا تھا۔۔۔

اس نے تو اس سے جب اچھے سے بات کرنے کی کوشش کی تھی

اس پر تب بھی چڑھ دوڑتا تھا۔۔۔

"ہاں کیوں نہیں۔۔ اب سے میرے ہر ایونٹ کی سپیشل گیسٹ تم

ہی ہو گی۔۔۔ سب لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ وہ کون لڑکی ہے جس

کے بارے میں میرے ہر گانے میں ذکر کیا جاتا ہے۔۔۔"

اس شخص کے انداز میں نرمین کے لیے بہت محبت تھی۔۔۔ دل

آویز نے اس کا کوئی گانا نہیں سنا تھا اب تک۔۔۔ مگر اتنا ضرور جان

گئی تھی کہ ان سب میں نرمین کا ہی ذکر تھا۔۔۔

وہ کپڑے رکھتی الماری اچھے سے سیٹ کرتے پریس کرنے والے کپڑے اٹھا کر وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔جب وہ پھر سے پکار گیا تھا۔۔

"وہاں اندر پریسر موجود ہے۔۔۔وہیں پریس کرنے ہیں۔۔۔"

اس نے اندر بنے ڈریسنگ روم کی جانب اشارہ کرتے کہا تھا۔۔۔۔

جس پر دل آویز بنا کچھ بولے اثبات میں سر ہلاتے اس جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ زندگی میں پہلی بار کپڑے پریس کر رہی تھی۔۔۔اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ جلا نہ دے۔۔۔

باہر سے اس کی ابھی بھی بات کرنے کی آوازیں آرہی تھیں اور دل آویز کا دل جلا رہی تھیں۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کی شرٹ پر گر رہے تھے۔۔۔ اس نے پریسر اٹھا کر احتیاط سے پریس کرنا شروع کیا تھا۔۔

مگر تھوڑی ہی دیر میں وہ بری طرح سے زچ ہوئی تھی۔۔۔

اس سے ٹھیک سے پریس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے دھیان نہیں دیا تھا۔۔ کب وہ دروازے پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

دل آویز نے نگاہوں کی تپش پر اوپر دیکھا تھا۔ اسے سامنے کھڑے دیکھ اس کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔ رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ ایسے کیوں کھڑا تھا۔۔

"تمہیں کپڑے پریس کرنے بھی نہیں آتے۔۔۔"

اس نے عجیب سے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔ دل آویز نے شرمندگی کے عالم میں سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔

وہ آگے بڑھا تھا۔۔۔اور پینٹ اٹھا کر ترتیب سے رکھتا پریسر کو اس کے مناسب ٹمپریچر پر رکھتا اسے کپڑے پر پریس کرنے کا بتانے لگا تھا۔۔۔۔

"ایسے کرتے ہیں۔۔"

اس نے چند لمحوں میں پینٹ پریس کرتے اسے بتایا تھا۔۔۔جبکہ دل آویز تو اس دوران اس کی جانب ہی دیکھتی رہی تھی۔۔کسرتی مضبوط سراپا۔۔۔۔وجیہہ نقوش پر سجی بیئرڈ اور ماتھے پر ویسے ہی بکھرے بال۔۔۔

وہ پہلے سے بھی بہت پیارا لگ رہا تھا۔۔۔ اس پل دل آویز کا دل چاہا تھا اسے ایسے ہی دیکھتی رہے اور اپنی دو سالوں کی پیاس بجھا لے۔۔۔ مگر وہ اس کے دیکھنے پر نگاہوں کا زاویہ فوراً بدل گئی تھی۔۔

دل کی دھڑکن بہت تیز ہوئی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ دل آویز کو محسوس ہوا تھا کہ اس کی چادر چہرے سے ڈھلک رہی ہے۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر دوبارہ سے درست کی تھی۔۔۔

اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ اسے کچھ کہنے لگا ہے۔۔۔ مگر پھر اچانک سے پلٹ گیا تھا۔۔۔

اس کے جانے کے بعد دل آویز نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے سر دیوار کے ساتھ ٹکا دیا تھا۔۔۔ آنکھوں سے ایک تواتر کے ساتھ آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔ وہ شاید باہر نکل گیا تھا۔۔۔

"اللہ جی کاش میرے پاس دنیا کی وہ کوئی آسائش نہ ہوتی۔۔۔۔ مگر یہ شخص میری مقدر میں لکھا ہوتا۔۔۔۔ میں اپنی پوری زندگی اس

اذیت کے ساتھ کیسے گزاروں گی۔۔۔ میں مانتی ہوں میں بہت گناہگار ہوں۔۔۔

اپنی مستی اور انجوائے منٹ میں بہت لوگوں کا دل دکھایا ہے۔۔۔ مگر میں اتنی بڑی گناہگار بھی نہیں ہوں کہ اتنی بڑی سزا ملتی مجھے۔۔۔ میرے دل میں اس شخص کی محبت کیوں ڈالی آپ نے اللہ میاں اگر یہ میری قسمت میں ہی نہیں تھا۔۔۔

اگر مجھے میرے ڈیڈ کا خیال نہ ہوتا تو اب تک اس زندگی سے بہتر میں خود کو ختم کر چکی ہوتی۔۔ مجھے اپنی آنکھوں کے سامنے اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھنا۔۔۔ میں نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولتی اپنے رب سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔اس کی سسکیاں وہاں گونج رہی تھیں۔۔۔ جنہیں بہت مشکل سے اپنے اندر اتارتے وہ جلدی سے اپنا کام ختم کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ڈنر تیار ہو گیا ہے۔۔۔لگتا ہے باہر صاحب کے دوست آ گئے ہیں۔۔۔"

دل آویز سے جتنا ہو سکا تھا بخار میں تپتے اس نے بتول کی مدد کی تھی۔۔ جو بار بار اسے یہی کہتی رہی تھی کہ وہ جا کر تھوڑی دیر آرام کر لے۔۔۔

مگر دل آویز وہاں سے نہیں ہٹی تھی۔۔ اسے یہاں رہنا تھا تو کام تو کرنا ہی تھا۔۔۔

باہر سے شور کی اور قہقہوں کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔ جس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اس کے دوست آ چکے تھے۔۔۔

اس میں لڑکیوں کی آوازیں بھی تھیں۔۔۔

"کتنے لوگوں نے آنا تھا آج۔۔۔۔؟؟"

بتول باہر سے دیکھ کر آئی تھی۔۔۔ کچن میں ہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی دل آویز نے اس سے پوچھا تھا۔۔۔۔

"آنا تو دو لوگوں نے تھا۔۔۔ مگر ابھی تین لوگ آئے ہیں۔۔۔ نرمین بی بی جی بھی آئی ہیں۔۔۔ سر کو سرپرائز دیا ہے انہوں نے۔۔۔ ایک مہینے سے ملک سے باہر تھیں۔۔۔ آج ہی واپس آئی ہیں اور سیدھی سر سے ملنے یہاں اگئیں۔۔۔۔ کام کے سلسلے میں اور بھی لڑکیوں سے ملنا رہتا ہے سر کا۔۔۔ مگر یہ لڑکی مجھے سب سے خاص لگتی ہے سر کی زندگی میں۔۔۔"

بتول کی بات پر دل آویز کا دل سے ہوک اٹھی تھی۔۔

"خاص کیوں ہے۔۔۔؟؟ مطلب تمہیں کیوں لگا ایسا۔۔۔؟؟"

بتول ان سب کے لیے جوس بنا کر گلاسز میں ڈال رہی تھی۔۔۔

اس کے سوال پر شوخی سے مسکرا دی تھی۔۔

"کیونکہ مجھے لگتا ہے سرنرمین بی بی سے شادی کریں گے۔۔۔

دونوں کی بہت اچھی دوستی ہے۔۔۔ اتنی دوسری صاحب کی باقی

کسی لڑکی سے نہیں ہے۔۔۔"

وہ بتاتے ہوئے ساتھ مسکرا بھی رہی تھی۔۔۔

"مجھے تو بہت اچھی لگتی ہیں۔۔۔ میں تو کہتی ہوں صاحب جی کو اب شادی کر لینی چاہیے۔۔۔ بہت سوٹ کرتی ہیں ان کے ساتھ۔۔۔"

بتول اپنے ہی رو میں بولے جا رہی تھی۔ یہ سوچے بغیر کہ اس کے دل پر کیسے چھڑیاں چل رہی تھیں ان لفظوں سے۔۔۔۔

"آپ یہ جوس دے آتی ہیں باہر۔۔۔ میں اتنے میں ساری ڈش دیکھ لیتی ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر میں ٹیبل سیٹ کرنا ہے۔۔۔"

بتول کی بات پر دل آویز گھبرائی تھی۔۔ وہ باہر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔

مگر بتول بچاری اکیلے اس کے حصے کا بھی کام کر رہی تھی۔۔ اسے منع کرنا مناسب نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ اپنی چادر کو اچھے سے پھیلاتے چہرے کو پوری طرح سے ڈھکے ٹرے اٹھاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"اب تو کچھ فائنل کر لو تم۔۔۔ اب تو تمہارے فیں ز بھی ہر جگہ یہی کمنٹ کر رہے ہیں کہ زارون میر حیدر کے گانے اتنے سیڈ کیوں ہوتے ہیں۔۔۔ ایسی کونسی لڑکی ہے جو ابھی تک اسے نہیں ملی۔۔۔ انہیں کیا خبر کہ موصوف کو لڑکی پہلے دن سے ملی ہوئی

ہے۔۔۔بس ان کے لاڈلے زارون کے نخرے ختم نہیں ہوتے۔۔۔"

وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئی اسے عمار کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے زارون کو تنگ کرنے کے ساتھ ساتھ نرمین کو بھی شوخی سے گھور رہا تھا۔۔۔جو مسکراتی ہوئی اس وقت بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔۔۔جیسے پورا یقین ہو کہ وہ لڑکی وہی تھی۔۔۔

اس کے اندر آنے پر سب کی نظریں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔؟؟"

اسے بالکل چادر میں لپٹا دیکھ نرمین نے اسے سر سے پیر تک گھورتے عجیب سے انداز میں پوچھا تھا۔۔۔

عمار اور اس کے ساتھ بیٹھے ان کے دوست کاشف کی نظریں بھی دل آویز پر گئی تھیں۔۔۔ کاشف سے زارون کی بچپن سے دوستی تھی۔۔ وہ اس کے محلے میں ہی رہتا تھا۔۔۔ ان دونوں نے ایک ساتھ اپنا میوزک سٹارٹ کیا تھا۔۔۔

کاشف اس کے میوزک بینڈ میں شامل تھا۔۔۔

اب کاشف کی دوستی عمار اور نرمین سے بھی ہو چکی تھی۔۔۔

"نئی ملازمہ ہے۔۔۔"

زارون کی آواز پر دل آویز کے ہاتھ کانپ گئے تھے۔۔۔وہ لڑکی جو ہمیشہ ہر محفل کی مرکز نگاہ رہی تھی۔۔اور بہت کانفیڈنس کے ساتھ بات کر کے پوری محفل کو خاموش کروا دیتی تھی۔۔

وہ اس وقت ان سب کی نظریں خود پر محسوس کرتے لرز گئی تھی۔۔۔۔

ٹرے سے جوس کا گلاس اٹھا کر اس نے سب کے سامنے ٹیبل پر رکھے تھے۔۔۔

"مجھے پکڑا دو۔۔۔۔"

نرمین کی نگاہیں اس کے دودھیا ہاتھوں پر تھیں۔۔۔۔جو اس سے بھی زیادہ گلابی اور خوبصورت تھے۔۔۔۔

نرمین نے نگاہیں موڑ کر اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھے زارون کو دیکھا تھا۔۔۔

جس کی نظریں اس ملازمہ پر ہی تھیں۔۔۔۔ نرمین کو اس کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔۔ وہ ایسے کیوں دیکھ رہا تھا ایک ملازمہ کو۔۔۔۔

"اس کے ہاتھ تو ملازمین جیسے نہیں لگتے۔۔۔"

نرمین نے جوس کا گلاس پکڑتے کہا تھا۔۔ عمار اس کی بات پر ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔

"اب تمہیں ایک ملازمہ کے ہاتھ بھی اپنے ہاتھوں سے زیادہ پیارے لگ رہی ہونگے۔۔۔ ویسے اس کے پیر بھی خوبصورت ہیں تم سے زیادہ۔۔۔۔"

عمار نے اس کا مذاق بناتے کہا تھا۔۔۔

مگر زارون کی سرد نگاہوں پر اس نے اپنی زبان روک لی تھی۔۔۔

"بات سنو۔۔۔ کیا تم نے یہ نقاب کیوں کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

وہ جانے لگی تھی جب نرمین نے اس کی چادر کا پلو پکڑ کر اسے روکا تھا۔۔۔

"انف نرمین۔۔۔۔ تم جاؤ اور بتول کو کہو کھانا لگائے۔۔۔۔"

خاموشی اختیار کیے بیٹھے زارون کو نرمین کا یہ رویہ اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔

"میں بس مذاق کر رہی تھی۔۔۔"

نرمین نے اس کے غصہ کرنے پر حیرت سے کہا تھا۔۔

"وہ ضرورت مند ہے۔۔۔ کسی بھی مجبوری کی وجہ سے اسے یہاں کام کرنا پڑ رہا ہے۔۔ تم نے پہلے کبھی کسی ملازمہ کے ساتھ ایسے بے ہیو نہیں کیا۔۔۔ اس لیے مجھے عجیب لگا۔۔۔"

زارون کی بات پر نرمین ہولے سے مسکرائی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

اس شخص کے سامنے وہ ہمیشہ ایسے ہی جھک جاتی تھی۔۔ دروازے تک پہنچتے دل آویز نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ دونوں اب ایک دوسرے کی طرف دیکھتے مسکرا رہے تھے۔۔۔

"میں کہتا ہوں نا اس میں کبھی کبھی اپنی اس کزن کی روح آجاتی ہے۔۔۔ اور تم جانتی ہو نرمین۔۔ زارون کو اس لڑکی کی پرچھائی سے بھی نفرت ہے۔۔۔ وہ برداشت نہیں کرتا اور پھر اس کے اندر کی نفرت ایسے نکل آتی ہے۔۔۔"

عمار کی بات پر دل آویز کے بڑھتے قدم رک گئے تھے۔۔۔

اس نے اپنے ذکر پر زارون میر حیدر کے چہرے پر ناگواری بھرے تاثرات دیکھے تھے۔۔۔

"ویسے یہ کیا خبر چل رہی ہے۔۔۔ وہ امریکہ سے واپس آگئی ہے اور کہیں گم ہو گئی ہے۔۔۔ کیا معاملہ ہے یہ۔۔۔؟؟"

عمار کے سوال پر جوس کا گلاس لبوں سے لگاتی نرمین تھوڑا گڑبڑا گئی تھی۔۔۔ مگر وہاں کسی کو بھی پتا لگنے سے پہلے خود کو نارمل کر لیا تھا۔۔

"تم تو ایسے بول رہے ہو جیسے جانتے نہ ہو اسے۔۔۔ اس نے وہاں امریکہ میں کسی لڑکے کے ساتھ ایسا چاند چڑھایا ہے کہ جسے

برداشت نہ کر پاتے تایا ابو نے اپنے آپ کو اس حالت تک پہنچا دیا۔۔

سب کہہ رہے ہیں وہ حادثہ ہے۔۔۔ مگر یہ سچ نہیں ہے۔۔۔ تایا ابو نے خودکشی کرنے کی کوشش کی۔۔۔ اس ایکسیڈنٹ میں انہوں نے خود گاڑی ڈمپر پر دے ماری۔۔۔

لیکن شکر ہے ان کی جان بچ گئی۔۔۔ اور رہی بات اس دل آویز کی تو پتا نہیں اب یہ کونسا نیا ڈرامہ کر رہی ہے غائب ہونے کا۔۔۔ چاچو اور بابا تو ابھی بھی اس کی خاطر فکر مند ہیں۔۔۔ اور اسے ہر طرف ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ ائیر پورٹ کی فوٹیج میں یہی دکھایا جا رہا ہے کہ

وہ خود ائیر پورٹ سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھی ہے۔۔۔اس نے ہم میں سے کسی کو اپنے آنے کی اطلاع تک نہیں کی۔۔۔پتا نہیں کہاں چلی گئی۔۔۔

اسے عادت ہے ایسے ہی الٹے سیدھے کارنامے سر انجام دے کر دوسروں کو پھنسانے کی۔۔۔ ٹیکسی والے کا کہنا ہے کہ وہ روڈ کے بیچ اتر گئی تھی اس کی ٹیکسی سے۔۔۔اور کسی اور ٹیکسی میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

سب بہت پریشان ہیں گھر میں اس کے لیے۔۔۔ مگر جو لڑکی اپنے اتنے محبت کرنے والے باپ کی نہیں ہو سکی وہ بھلا کسی اور کی کیسے ہو گی۔۔"

نرمین کی بات سنتی دل آویز دیورا کو تھام کر رہ گئی تھی۔۔ اس کے قدم لڑکھڑا گئے تھے۔۔۔ یہ لوگ اس کے بارے میں کیا خبریں پھیلا رہے تھے۔۔

اس نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔۔ زارون اور عمار کے چہرے پر نفرت بھرے تاثرات تھے۔۔۔

نرمین کے لہجے میں اس کے لیے اتنی نفرت تھی۔۔۔دل آویز نے کبھی اس کے ساتھ کچھ برا نہیں کیا تھا۔۔ہاں ان کا ایک دوسرے سے کمپیٹیشن چلتا رہتا تھا۔۔ حسن اور باقی ہر بات میں دل آویز اس سے ہمیشہ آگے رہی تھی۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ نرمین اس سے اتنا بغض پال کر بیٹھی تھی۔۔۔

زارون جو پہلے ہی اس سے نفرت کرتا تھا۔۔۔یہ سب سن کر تو وہ اسے ایک منٹ اپنے گھر نہ رکنے دیتا۔۔۔

دل آویز کی پریشانی بڑھنے لگی تھی۔۔۔

"پھر کسی کو پھنسانے کی کوئی نئی پلاننگ کر رہی ہو گی۔۔۔"

عمار نے نفرت گا کہ تھا۔۔۔۔

زارون آج بھی ہمیشہ کی طرح اس لڑکی کی باتوں پر خاموش تھا۔۔ نہ اچھا بولا تھا اور نہ ہی برا۔۔۔۔ وہ آج بھی اس کے لیے اتنی ہی غیر اہم تھی۔۔۔۔

"او کے لیوا ٹ۔۔۔ ہر انسان کی اپنی زندگی ہے۔۔۔ وہ جیسے چاہے گزارے۔۔۔"

زارون کی آواز دل آویز کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔وہ ایسے بات کو بدل گیا تھا جیسے یہ اس کے لیے سب سے ناپسندیدہ ٹاپک ہو۔۔۔

دل آویز وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔بتول کو ڈنر کا کہتی وہ وہیں کچن میں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

نرمین نے کتنی آسانی سے اس کے کردار پر اتنی بڑی تہمت لگادی تھی۔۔۔امریکہ میں دو سال رہنے اور وہاں اپنی ڈگری مکمل کرنے کے باوجود دل آویز نے اپنے کسی کلاس فیلو تک سے کوئی غیر ضروری بات نہیں کی تھی۔۔

وہ یونیورسٹی بھی بہت کم جاتی تھی۔۔۔ صرف اٹینڈس پوری کرنے۔۔۔ زیادہ وقت گھر میں ہی بند رہتی تھی۔۔۔

اس نے وہاں کوئی ایک دوست بھی نہیں بنایا تھا۔۔۔ دوستوں سے اعتبار اٹھ گیا تھا اس کا۔۔۔ جعفر صاحب کے علاوہ وہ کسی سے بات نہیں کرتی تھی۔۔۔ مگر نرمین کتنے آرام سے اس کے بارے میں اتنا غلیظ بول گئی تھی۔۔

اس نے نرمین کے ساتھ کبھی کچھ برا نہیں کیا تھا۔۔۔۔ الٹا اپنے ڈیڈ کو یہ کہا تھا کہ وہ نرمین کا ساتھ دیں۔۔۔ اس کی محبت دلائیں اسے۔۔۔

دل آویز کو اب ایک ایک کر کے سب کے بھیانک چہرے دیکھنے کو مل رہے تھے۔۔

وہ بری طرح سے ٹوٹ رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے پاس اس وقت کوئی بھی ایسا انسان نہیں تھا کہ جس کے کندھے پر سر رکھ کر وہ آنسو بہا سکے۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو آپ کھانا کھا کر اپنے کمرے میں چلی جائیں۔۔۔ میں نے ڈنر لگا دیا ہے۔۔۔ باقی برتن بھی سمیٹ لوں گی۔۔۔"

اس کے آنسو دیکھ اور بخار سے غیر ہوتی حالت دیکھ بتول کو اس کا دکھ ہوا تھا۔۔۔ وہ ساری بات نہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر اتنا ضرور جانتی تھی کہ یہ لڑکی ایسی زندگی کی عادی نہیں تھی۔۔۔

"نہیں بتول۔۔۔ میں یہاں پر رہ رہی ہوں۔۔۔ یہاں کا کھا رہی ہوں تو مجھے کام بھی کرنا ہے۔۔۔ مجھ سے جتنا ہو سکتا ہے میں کروں گی۔۔۔ تم نے کھانا بنایا ہے میں سارے برتن سمیٹ دوں گی۔۔۔"

دل آویز نے بھیگے لہجے میں کہا تھا۔۔ اس نے اب تک اپنا چہرا بتول کو بھی نہیں دکھایا تھا۔۔ وہ اچھی تھی بہت۔۔۔

مگر نیوز پر جو باتیں چل رہی تھیں۔ اور ہر جگہ اس کی تصویر کے ساتھ جو اس کی گمشدگی کی خبر اور ساتھ لکھا اسی کے ڈیڈ کی محنت کی کمائی کا دو کروڑ۔۔۔ وہ کسی کو بھی بے ایمان کر سکتا تھا۔۔۔

وہ اس وقت کسی پر بھی اعتبار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"آپ پورے دن میں صرف ایک وقت کا کھانا کھاتی ہیں۔۔۔ صرف اس وجہ سے کہ آپ اتنا کام نہیں کر پا رہیں۔۔۔"

بتول نے اس کے پاس آتے نرمی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔ جب اسی لمحے کوئی دروازے پر آ کر رکا تھا۔۔۔۔ بتول کی بات وہ سن چکا تھا۔۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ ایسی بات نہیں ہے۔۔ مجھے کھانے کو جتنا دل چاہتا ہے میں کھا لیتی ہوں۔۔۔'

آنسوؤں سے بھیگی بھاری ہوتی آواز تھی۔۔۔ جو پہچانی تک نہیں جا رہی تھی۔۔

"آپ کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔ اتنے بخار میں تو بستر سے بھی نہیں اٹھا جاتا۔۔۔ آپ کیسے چل پھر رہی ہیں۔۔ پلیز تھوڑا سا کھانا کھا لیں۔۔۔ آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ میں آپ کو ڈرائیور سے کہہ کر دوا منگوا دیتی ہوں۔۔۔"

بتول کو اس لڑکی سے اپنایت سی ہو گئی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ میرے پاس پیسے نہیں ہیں دوا کے اور میں تم سے اب مزید رقم نہیں لے سکتی۔۔۔ پلیز۔۔ تمہارا بہت شکریہ۔۔۔ تم مجھے جانتی بھی نہیں ہو اور اتنا خیال رکھ رہی ہو۔۔۔ میں تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گی۔۔۔"

دل آویز کی آنکھوں سے تواتر سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔ باہر کھڑا شخص جیسے آیا تھا ویسے ہی پلٹ گیا تھا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ٹیبل خالی ہوتا دیکھ اس جانب آئی تھی۔۔۔ وہ سب سامنے ہی لاونج میں بیٹھے تھے۔۔۔ نرمین اب بھی زارون کے برابر میں صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

وہ اسے فون پر کچھ دکھانے کے لیے اس کے قریب جھکی ہوئی تھی۔۔۔

وہ بھی موبائل کی جانب دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ جب اچانک اس کی نظر دل آویز کی جانب اٹھی تھی۔۔۔ دل آویز گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

اور جلدی جلدی برتن اٹھا کر کچن میں رکھنے لگی تھی۔۔۔ اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔ ایک ایک جوڑ دکھ رہا تھا۔۔ جسم کا کوئی ایک حصہ بھی ایسا نہیں تھا جہاں سے ٹیسیں نہ اٹھ رہی ہوں۔۔۔

مگر وہ اپنے آپ کو بے حس کیے اپنی تکلیف سے بیگانہ کیے کام کر رہی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے برتن سمیٹ کر ٹیبل صاف کیا تھا۔۔ اس پورے وقت میں اسے اس شخص کی نظریں اپنے اوپر مرکوز محسوس ہوئی تھیں۔۔ دل آویز کی گھبراہٹ بڑھ جاتی تھی اس شخص کی نگاہوں پر۔۔۔

اس نے ایک بار نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔ وہ سب کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔۔ زارون میر حیدر کو پہلی بار اس نے ایسے کھل کر ہنستے دیکھا تھا۔۔

وہ ہنستے ہوئے مزید پیارا لگتا تھا۔۔۔اس کے یہ دوست اس کے

برے وقت میں اس کے ساتھ تھے۔۔اسی وجہ سے اب اپنے

اچھے وقت میں وہ انہیں سر آنکھوں پر رکھے ہوئے تھا۔۔

قدر کرنے والے لوگ ایسے ہی ہوتے تھے۔۔۔

وہ اپنی زندگی کے ہر رشتے میں پرفیکٹ تھا۔۔۔

دل آویز ٹیبل صاف کرتے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔۔

کچن میں آکر وہ سارے برتن دھونے لگی تھی۔۔۔بتول چائے بنا

رہی تھی۔۔۔

بتول نے اسے بہت بار کہا تھا کہ وہ برتن دھو دیتی ہے۔۔۔ مگر دل آویز نے اسے منع کر دیا تھا۔۔۔ وہ برتن دھو کر کچن سمیٹ کر فارغ ہوئی تھی جب اسے گاڑیوں کی آواز آئی تھی۔۔۔

شاید وہ سب جا چکے تھے۔۔۔

بتول بھی شاید اپنے کمرے میں جا چکی تھی۔۔۔ دل آویز کچھ دیر کچن میں کھڑی رہی تھی۔۔۔ جب اسے لگا کہ اب تک وہ اپنے کمرے میں جا چکا ہو گا تو وہ کچن کی لائٹ آف کرتے باہر نکلی تھی۔۔۔

باہر اب بہت مدھم سی روشنیاں جل رہی تھیں۔۔ دل آویز

دھیرے دھیرے قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ جب اسے

باہر سے عمار آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

اس کا مطلب ابھی تک وہ وہیں تھا۔۔۔

"ایک منٹ رکو۔۔۔ تم وہی ملازمہ ہو۔۔۔۔"

عمار نے اسے پکارا تھا۔۔۔۔

دل آویز بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔ اسے یہی ڈر تھا کہ یہ لوگ اسے پہچان نہ لیں۔۔۔ وہ اس کی بات ان سنی کرتی تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اندھیرے میں دیکھ نہ پانے کی وجہ سے اس کا پیر کارپٹ میں لپٹا تھا۔۔۔ وہ منہ کے پل بہت زور سے زمین بوس ہوتی۔۔۔ جب اسی لمحے دو مضبوط بانہوں نے اسے سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی بانہوں کے حصار میں قید ہوئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے سے چادر ہٹ چکی تھی۔۔۔ سر سے چادر ڈھلک کر گردن پر آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

اندھیرے کی باعث سچویشن سمجھ نہ پاتے عمار نے ہاتھ بڑھا کر لائٹس آن کر دی تھیں۔۔ اور وہ اس وقت اس شخص کی بانہوں میں بنا کسی پردے کے اس کے سامنے تھی۔۔۔

عمار فاصلے پر کھڑا تھا۔۔۔ وہ اس کا چہرا نہیں دیکھ پایا تھا۔۔

دل آویز کی حالت ایسے تھی جیسے وہ ابھی یہیں پر گر جائے گی۔۔۔۔ اس کے ہاتھ پیر اس کا ساتھ چھوڑ چکے تھے۔۔۔

"زارون۔۔۔۔"

عمار نے اسے پکارا تھا۔۔۔

دل آویز نے اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر زارون کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔"

عمار ان کے قریب آرہا تھا۔۔۔ دل آویز نے منت بھرے انداز میں اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

عمار کے قریب آنے سے پہلے ہی وہ سرے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ دل آویز کانپتے ہاتھوں سے اپنے چہرے پر چادر ڈالتی تیز قدموں سے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

زارون کو ایسے لگ رہا تھا جیسے اس نے جلتے کوئلوں کو چھو لیا ہو۔۔۔ وہ اتنے شدید بخار میں مبتلا تھی۔۔۔۔

"بڑی عجیب سی ہے تمہاری یہ نئی ملازمہ۔۔۔ اپنا چہرا ایسے چھاتی پھر رہی ہے اور بات کو جواب نہیں دیتی جیسے کہیں کی شہزادی ہو۔۔۔"

عمار نے نخوت سے کہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اب تک وہ دودھیا گلابی ہاتھ پیر گھوم رہے تھے۔۔۔جس لڑکی کے ہاتھ پیر اتنے حسین اور پر کشش تھے۔۔

وہ خود کیسی ہو گی۔۔۔اس نے بظاہر نرمین کو تنگ کرنے کے لیے یہ بات مذاق میں کہی تھی۔۔۔مگر اس مذاق میں سچ بھی چھپا تھا۔۔۔وہ واقعی نرمین سے کہیں زیادہ خوبصورت تھی جتنا دکھائی دی تھی۔۔۔

"مجھے لگا تم اب تک سونے چلے گئے ہو گے۔۔۔"

زارون نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

"ہاں بس ایک فون کال آگئی تھی وہ سن کر جا ہی رہا تھا۔۔۔"

عمار کے لیے بھی زارون نے اس گھر میں ایک کمرہ سیٹ کروا رکھا تھا۔۔وہ اکثر یہاں رکتا تھا۔۔۔ عمار صرف اس کا دوست ہی نہیں اس کے لیے بھائیوں سے بڑھ کر تھا۔۔

عمار اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ وہ سنگین تاثرات کے ساتھ لاونج میں آکر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔ اپنے پیر کو ہلاتے وہ اس وقت شدید غصے کا شکار لگا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو یہی لگا تھا کہ وہ ابھی اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ زارون میر حیدر اس وقت سے اس کی اپنے گھر میں موجودگی سے آگاہ ہو چکا تھا۔۔۔

جب پہلی بار اسے اپنے سامنے ٹیبل صاف کرتے دیکھا تھا۔۔۔۔

"صاحب جی آپ کو کسی شے کی ضرورت تھی کیا۔۔۔؟؟"

اسے آنکھوں پر ہاتھ رکھے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھے دیکھ نیچے آتی بتول نے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ تم جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔"

بنا اس کی جانب دیکھے کہا تھا۔۔۔ جبکہ بتول اس کو دیکھ کر ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ اس وقت کسی بات پر شدید غصے کا شکار تھا۔۔۔۔ وہ کبھی بھی بلاوجہ کسی کا غصہ کسی اور پر نہیں نکالتا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اتنا غصہ تھا کس پر۔۔۔۔۔ بتول پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔

کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد وہ اوپر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بتول۔۔۔"

اپنے کمرے کے دروازے میں کھڑی دل آویز نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"آپ ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔"

بتول کی نظر اس کے چادر سے جھانکتے ماتھے پر پڑی تھی۔۔۔وہ خطرناک حد تک سرخ تھا۔۔۔اس کے ہاتھ بھی کانپ رہے تھے۔۔۔۔

"آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی مجھے۔۔۔"

بتول کو اسے دیکھ کر تشویش ہوئی تھی۔۔۔

"نیچے سب ٹھیک ہے۔۔۔ سب لوگ سو چکے ہیں کیا۔۔۔"

اس نے بتول کی بات کو نظر انداز کرتے جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"جی بی بی سب ٹھیک ہے۔۔۔ عمار صاحب سونے کے لیے جا چکے ہیں اور زارون صاحب پتا نہیں کیوں ابھی تک لاونج میں بیٹھے ہیں۔۔۔ کافی غصے میں لگ رہے تھے۔۔۔ مجھے کہا تم جاؤ کمرے میں۔۔۔۔

پہلے تو ان کا موڈ ٹھیک تھا۔۔۔ پتا نہیں اچانک کیا ہوا ہے۔۔۔"

بتول بتا رہی تھی اور اس کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔ یقیناً وہ شخص اسے رات تک ہی پناہ دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ صبح ہی اسے گھر سے نکال دیتا۔۔۔

اس کا یہ بھی احسان ہی تھا کہ وہ اسے رات کو پناہ دے رہا تھا۔۔۔ ورنہ اس شخص کی نظروں میں وہ اس قابل بھی نہیں تھی۔۔۔ اور نہ ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔

دل آویز کو اس سے برے سے بھی برے رویے کی امید تھی۔۔۔ اور وہ یہ اس شخص کے ہاتھوں ڈیزرو بھی کرتی تھی۔۔۔ اسے کوئی افسوس نہیں تھا۔۔۔

بس وہ صبح تک نرمین کو اس حوالے سے نہ بتاتا۔۔۔۔ دل آویز یہی دعا کر رہی تھی۔۔۔

"مجھے رشیدہ سے بات کرنی ہے۔۔ تم بات کروادو پلیز۔۔۔"

دل آویز کے کہنے پر بتول اسے رشیدہ کا نمبر ملا کر موبائل پکڑاتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

"رشیدہ وہاں کیا حالات ہیں۔۔۔ میں اب زیادہ وقت یہاں نہیں رہ سکتی۔۔۔ مجھے آج رات یہاں سے نکلنا ہو گا۔۔۔ ورنہ کل تک میں پکڑی جاؤں گی۔۔۔"

دل آویز نے رشیدہ کو ساری بات بتادی تھی۔۔۔۔ اسے فون کرنے کا مقصد صرف وہاں کے حالات جاننا تھے۔۔۔

"بی بی جی حالات بہت خراب ہیں۔۔۔۔ بڑے صاحب کو ہوش نہیں آیا۔۔۔ وہ کومہ میں ہیں۔۔۔ جہانزیب صاحب پورا وقت ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں۔۔۔۔ مگر ان کی حالت ابھی تک نہیں سنبھل رہی اور یہاں اس گھر والوں کا ایک ہی مقصد ہے۔۔۔ کسی بھی طرح سے آپ کو ڈھونڈنا۔۔۔ یہ لوگ دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔۔۔ باہر گلیوں میں آپ کی تصویریں لگ رہی ہیں۔۔۔۔ بھاری انعامی رقم کا لالچ دیا جا رہا ہے۔۔۔ آپ باہر

نکلیں گی تو پکڑی جائیں گی۔۔۔ آپ ایک بار ان صاحب سے بات کر کے دیکھیں کیا پتا وہ مان جائیں آپ کی مدد کرنے کو۔۔۔ وہ تو اتنے بڑے اور امیر انسان ہیں۔۔۔ انہیں پیسوں کا لالچ بھی نہیں ہو گا۔۔۔۔

بتول بتاتی ہے کہ ان کی صاحب بہت اچھے ہیں۔۔۔ بہت مدد کرتے ہیں ان کی۔۔۔"

رشیدہ کی بات سن کر وہ مزید پریشان ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسے کیسے بتاتی کہ یہ شخص اس سے کتنی نفرت کرتا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا اس نے۔۔۔

"ٹھیک میں دیکھتی ہوں کچھ۔۔۔۔"

وہ کال کاٹ گئی تھی۔۔۔۔۔اور فون وہیں پر رکھتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

اس کے بابا کی طبیعت ٹھیک نہ تھی۔۔۔ کس بری طرح سے انہیں نقصان پہنچایا گیا تھا۔۔۔۔اور وہ ان کی بیٹی اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ ان کو ملنے بھی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

"آپ کی دل بہت کمزور ہو گئی ہے ڈیڈ بہت بزدل اور اکیلی۔۔۔۔۔ آپ ہی تو تھے میرے۔۔۔ کیوں مجھ سے اتنے دور

ہو گئے۔۔۔ آپ جانتے تھے نا کہ آپ کی دل کو آپ کے بغیر جینے کا ڈھنگ نہیں ہے۔۔۔"

وہ بری طرح سے روتے ہوئے اپنے ڈیڈ سے خفا ہو رہی تھی۔۔۔

وہ کیوں اسے ایسے تنہا کر گئے تھے۔

جب اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔ دل آویز کا دل خوف سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اپنی چادر درست کرتے اٹھی تھی۔۔۔

اندر داخل ہوتے شخص کو دیکھ اس کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔

"میرے گھر میں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔"

سنگین تاثرات کے ساتھ وہ اس کے سامنے تھا۔۔۔اس نے پلٹ کر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔

دل آویز نے خوفزدہ نگاہوں سے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے کہنے پر بتول نے اس کمرے کا لاک ٹھیک کروا دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی جانب بڑھتے دیکھ دل آویز کا خوف بڑھنے لگا تھا۔۔۔

جبکہ اس کو اپنے سامنے اس طرح سے خوفزدہ ہوتے دیکھ زارون میر حیدر کو یہ اس لڑکی کا کوئی ناٹک لگا تھا۔۔

وہ ایسے کبھی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

"مم میں یہاں کام کرتی ہوں۔۔۔ مجھے کام کی ضرورت تھی۔۔۔"

دل آویز نے نظریں جھکائے لرزتے لہجے میں جواب دیا تھا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ دل آویز جعفر غوری اپنی سلطنت چھوڑ کر میرے زارون میر حیدر کے گھر میں ایک معمولی ملازمہ کی جاب کر رہی

ہے۔۔۔وہ بھی ضرورت کے تحت۔۔۔۔اب پھر سے مجھے پھنسانے کے لیے کونسی نئی سازش کے تحت یہاں پر آئی ہو۔۔۔۔"

وہ اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے قریب آنے پر دل آویز گھبرا کر پیچھے ہوتی دیوار کے ساتھ جا لگی تھی۔۔۔اس کے چہرے سے چادر ہٹ گئی تھی۔۔۔وہ کملایا حسین چہرا زارون کے سامنے اس کے بہت قریب تھا۔۔۔۔

بخار کی حدت اسے فاصلے پر بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔اس کا چہرا بہت زیادہ سرخ تھا۔۔۔ہیزل گرین آنکھوں سے ایک تواتر سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

یہ وہ والی دل آویز تو کہیں سے نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اسے تو رونا آتا ہی نہیں تھا۔۔۔

اس نے تو صرف رلانا سیکھا تھا۔۔۔زارون میر حیدر کا حیران ہونا بنتا تھا۔۔۔وہ اس حالت میں اس کے گھر میں کھڑی تھی۔۔۔

وہ اس کی اور بتول کی کچن میں ہوئی باتیں سن چکا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے پاس دوا کھانے کے پیسے بھی نہیں تھے۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ جعفر غوری کی اکلوتی وارث تھی۔۔۔ ایسی بدحالی کا شکار بھلا کیسے ہو سکتی تھی۔۔۔

"اپنا بوریا بستر پیک کرو اور کل تم مجھے اس گھر میں نظر مت آنا۔۔۔ یہاں تک جیسوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔ اس سے زیادہ مجھے تم سے کچھ نہیں کہنا۔۔۔"

اس کے آنسوؤں کو سرد نگاہوں سے دیکھتا وہ واپس پلٹا تھا۔۔۔

جب دل آویز کو ہوش آیا تھا۔۔۔

اس پوری دنیا میں شاید یہی انسان تھا جس پر وہ بھروسہ کر سکتی تھی۔۔۔ اس کا دل کہہ رہا تھا کہ وہ اس وقت اسی کے ساتھ محفوظ تھی۔۔۔ اس شخص نے اس کی اس وقت حفاظت کی تھی۔۔

جب وہ اس کی سرعام دشمن تھی۔۔۔ اس کو ذلیل کرتی تھی۔۔۔

اس کی خاطر غنڈوں سے لڑا تھا۔۔۔ وہ لالچی نہیں تھا۔۔۔

وہ ایک بہت نیک سیرت اور نیک دل ماں کا بیٹا تھا۔۔۔ وہ اس کا محافظ بن سکتا تھا۔۔۔ دل آویز کے پاس اس وقت اور کوئی آپشن نہیں تھا۔۔۔۔

"پلیز میں اس وقت بہت بڑی مصیبت کا شکار ہوں۔۔۔ مجھے کچھ وقت کے لیے اس گھر میں پناہ دے دو۔۔۔ مجھے زندگی اور موت کی جنگ لڑتے اپنے ڈیڈ کی قسم میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔ میں کسی سازش کے تحت یہاں نہیں آئی۔۔۔ مجھے تو پتا بھی نہیں تھا یہ تمہارا گھر ہے۔۔۔ مجھے اس وقت محفوظ پناہ گاہ چاہیے۔۔۔ میں جانتی ہوں تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔۔۔ اس دنیا کی سب سے

زیادہ بدترین اور بے حیا لڑکی ہوں میں تمہاری نظر میں۔۔۔ مگر پلیز مجھے اس وقت ایک محفوظ چھت کی ضرورت ہے۔۔۔

میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔۔ میں جانتی ہوں میں نے اب تک تمہارے ساتھ جو کیا وہ معافی کے قابل نہیں ہے۔۔۔ میں بہت بری لڑکی ہوں۔۔۔ تمہاری جگہ کوئی اور انسان ہوتا تو شاید اب تک مجھے اس گھر سے باہر پھینک چکا ہوتا۔۔۔۔ مگر تم بہت بڑے ظرف کے مالک ہو۔۔۔ میرے جیسے نہیں ہو۔۔۔"

وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتی روتے ہوئے اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ زارون میر حیدر اس وقت اس لڑکی کی حالت دیکھ حیرت و بے یقینی کا شکار ہوا تھا۔۔۔ یہ کیا بول رہی تھی وہ۔۔۔

اسے کیوں یہاں رہنا تھا۔۔ اپنا محل چھوڑ کر۔۔۔

اپنے باپ کو اس حال میں چھوڑ کر وہ اس طرح یہاں کیوں چھپی ہوئی تھی۔۔۔ زارون کے دماغ میں بہت سارے سوال آئے تھے۔۔۔ مگر ان سب کو جھٹکتے وہ اس کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

اس نے اتنی شدید ٹھنڈ میں لان کا پتلا سا جوڑا پہن رکھا تھا۔۔۔

اس کے وجود پر کوئی گرم شے نہیں تھی۔۔۔ سوائے اس ایک چادر کے جو کونے سے پھٹی ہوئی تھی۔۔۔

زارون کا دماغ گھوم گیا تھا۔۔۔

اس نے اسے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔۔۔ وہ اب بھی ویسے ہی بخار میں تپ رہی تھی۔۔۔

آج بھی اس شخص کی گرفت اتنی ہی بے رحم تھی۔۔۔ اس کی کلائی کمر پر موڑتا وہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا۔۔۔

دل آویز کی ہمت اب ختم ہو رہی تھی۔۔۔ وہ بہت مشکل سے اپنے حواسوں کو سنبھالے کھڑی تھی۔۔۔

"تم اس گھر میں اسی حیثیت سے رہ سکتی ہو۔۔۔ مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔۔ اگر اس کے پیچھے تمہاری کوئی سازش ہوئی۔۔۔ تو یاد رکھنا میں اس بار تمہیں بخشوں گا نہیں۔۔"

اس کے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اس کا چہرا اس وقت دل آویز کے چہرے کے بہت قریب تھا۔۔۔

دل آویز کے لبوں پر اس لمحے اذیت بھری مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"تم واقعی بہت اچھے ہو۔۔۔ ورنہ میں اتنا بھی رحم کھائے جانے کے قابل نہیں تھی۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بے آواز گر رہے تھے۔۔۔

زارون کچھ لمحے ان آنکھوں سے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔ وہ ہیزل گرین آنکھیں بے انتہا حسین تھیں۔۔ ایسی حسین آنکھیں اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھیں۔۔۔

ان کو ہمیشہ زندگی سے بھرپور مسکراتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس وقت وہ آنکھیں بالکل ویران تھیں۔۔۔ ان میں زندگی کی رمک جیسے ختم ہو چکی تھی۔۔

زارون نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا تھا۔۔۔ دل آویز فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"ایک آخری التجا۔۔۔ پلیز میری یہاں موجودگی کا کسی کو پتا نہ چلے۔۔۔ تمہارے دوستوں کو بھی نہیں۔۔۔۔"

دل آویز نے بھیگتی خوف زدہ آواز میں کہا تھا۔۔۔

"نرمین کو بھی نہیں۔۔۔۔"

بہت آہستہ آواز میں کہا تھا۔۔۔ کہ کہیں نرمین کو کہنا اسے برا نہ لگ جائے۔۔۔ مگر اس نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔

وہ بنا واپس پلٹے تیز قدموں سے وہاں سے نکل گیا تھا۔ دروازہ زور دار انداز میں بند کر دیا گیا تھا۔۔۔

"تو تم پہلے دن سے میری یہاں موجودگی سے باخبر تھے زارون میر حیدر۔۔۔ مگر انجان بنے رہے۔۔۔۔"

دل آویز بستر پر آن بیٹھتے اپنے پاس سے ابھی بھی اس کی خوشبو محسوس کر پا رہی تھی۔۔

اس کا ڈیکوریشن پیس گرنے پر کیا جانے والا طنز، اس کی نگاہیں۔۔۔۔وہ سب ایسے نہیں تھیں۔۔

وہ اسے پہلے دن سے ہی پہچان چکا تھا۔۔۔

دل آویز کے دل میں اس شخص کا مقام بڑھ گیا تھا۔۔۔۔وہ اس کی سوچ سے بھی زیادہ اچھا تھا۔۔۔۔

"مگر اس نے مجھے کیسے پہچانا۔۔۔ میرا حلیہ تو بالکل بدلہ ہوا تھا۔۔۔"

دل آویز اپنی کلائی کو سامنے کرتے بولی تھی۔۔۔ جس پر اس کی انگلیوں کے نشان آج بہت عرصے بعد ٹھہرے تھے۔۔۔ اس کی نظر ایک دم سے اپنی داہنی کلائی پر گئی تھی۔۔

جس پر مٹے مٹے نشان اب بھی تھے۔۔۔ یہ وہ نشان تھے جو اس شخص نے اسے یونیورسٹی میں ہوئی آخری لڑائی میں دیئے تھے۔۔۔ جنہیں اس کے ٹھیک نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

اب وہی نشان دوسری کلائی پر بھی آ گئے تھے۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔۔۔

یہ دیوانگی کی کونسی منزل تھی جو وہ طے کر رہی تھی۔۔ آنکھیں موندتے آج پھر پچھلی کئی راتوں کی طرح نیند اس کی آنکھوں سے روٹھ چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہک۔۔۔ مہک۔۔۔"

وہ روز صبح اٹھ کر کچن میں آ جاتی تھی۔۔۔ مگر آج ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر تک جب وہ نیچے نہ آئی تو بتول پریشان سی اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔ مگر اسے اوندھے منہ بیڈ پر پڑے دیکھ اس کی پریشانی بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس نے اسے کندھوں سے تھام کر سیدھا کیا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی اس کے چہرے پر نظر پڑی۔۔۔ بتول کتنی ہی دیر اپنی جگہ سے ہل نہیں پائی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں پھاڑے اس چادر میں چھپے حسن کو آج دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ بے پناہ حسین تھی۔۔۔ ایسا حسن کے ایک لڑکی ہونے کے باوجود وہ کتنے ہی لمحے اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ۔۔۔۔"

اس کے لبوں سے بے اختیار نکلا تھا۔۔۔

"مگر یہ تو۔۔۔"

بتول کو لگا تھا جیسے اسے پہلے دیکھ رکھا ہے۔۔۔ کہاں پر اسے یاد نہیں تھا۔۔

"انہیں تو کے سخت بخار ہے۔۔۔ کیا کروں اب۔۔۔ شاید اسی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں۔۔۔ صاحب کو کہتی ہوں ڈاکٹر کو بلوا دیں۔۔۔"

وہ پریشان سی نیچے آئی تھی۔۔۔ عمار اور زارون ایک ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔

اسے پریشان سا نیچے آتے دیکھ زارون نے کسی احساس کے تحت سیڑھیوں کی جانب دیکھا تھا۔۔

"سر وہ۔۔۔ وہ مہک کہ طبیعت خراب ہے بہت۔۔۔ پچھلے ایک ہفتے سے اسے بہت تیز بخار ہے۔۔۔ مگر ابھی اس کی حالت بگڑ گئی ہے۔۔۔ وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ڈاکٹر کو بلا لوں۔۔۔"

بتول کی بات پر زارون کا ہاتھ رک گیا تھا۔۔۔

"ہاں ایک انسان بے ہوش پڑا ہے تو ڈاکٹر کو تو بلوانا چاہیے۔۔۔

اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے۔۔۔"

زارون کی خاموشی پر عمار بولا تھا۔۔۔

مگر بتول اس کی اجازت کی طلبگار تھی۔۔۔۔جو ناشتہ چھوڑ چکا

تھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔ڈاکٹر کو بلوانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ٹھنڈے

پانی کی پٹیاں رکھو۔۔۔۔بخار اترے گا تو اسے ہوش بھی آجائے

گا۔۔۔"

زارون کی اس سرد مہری پر ان دونوں نے اس کی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔وہ ایسا تو بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔

"زارون۔۔۔۔ملازمہ ہے مگر انسان تو ہے نا۔۔۔اگر زیادہ مسئلہ ہو گیا پھر۔۔۔۔"

عمار کو یقین نہیں آیا تھا کہ وہ انسان ایسے بول رہا تھا۔۔۔

"تم چپ کر کے ناشتہ کرو۔۔۔۔اور بتول تم جاؤ جا کر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھو ہوش آ جائے گا اسے۔۔۔"

زارون نے عمار کو ٹوکتے بتول کو اوپر بھیجا تھا۔۔۔ جبکہ اس کے اپنے ماتھے پر جیسے شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔

اسے اس لڑکی کی رات کی، کی جانے والی التجاء یاد تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی اس کے ہونے کا کسی کو پتا چلے۔۔۔۔ اور باہر ہر طرف اس کو ڈھونڈا جا رہا تھا۔

کم ہی لوگ تھے جو اسے نہیں جانتے تھے۔۔۔

عمار ناشتہ کرنے کے بعد واپس جا چکا تھا۔۔۔ زارون کو بھی کچھ گھنٹوں کے لیے کراچی میں ہونے والی اپنے کنسرٹ کے لیے نکلنا تھا۔۔۔

مگر ابھی وہ لاونج میں چکر کاٹتا بتول کے نیچے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

"سر بخار نہیں اتر رہا۔۔۔۔نہ اسے ہوش آرہا ہے۔۔۔"

بتول نیچے آئی تھی۔۔اس کی حالت ایسے تھی جیسے ابھی رو دے گی۔۔۔

زارون نے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔اس لڑکی نے کہاں پھنسا دیا تھا اسے۔۔۔۔

اس نے بتول کو وہاں سے جانے کو کہا تھا اور نمبر ملاتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

"کہاں پر ہو تم۔۔۔؟؟"

پیشانی مسلتے پوچھا تھا اس نے۔۔۔

دوسری جانب سے جو جواب ملا تھا۔۔ اس کی پیشانی کی شکنیں کم ہوئی تھیں۔۔

"گڈ اگلے دس منٹ میں میرے گھر پہنچو۔۔۔"

حکم دیا گیا تھا۔۔۔ دوسری جانب سے پوچھے جانے والا سوال سننے سے پہلے ہی وہ کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

لب بھینچے وہ اوپر آیا تھا۔۔۔ دروازہ کھلا تھا۔۔۔۔ سامنے ہی بیڈ پر اس کا بے سدھ وجود پڑا تھا۔۔۔ زارون اس کے قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

نظریں اس کے حسین نقوش سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

کتنی ہی دیر وہ ایسے ہی کھڑا رہا تھا۔۔۔ اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔ نیچے گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی۔۔۔ اور کچھ دیر بعد بتول کے ساتھ علینہ سفید کوٹ پہنے اندر داخل ہوئی تھی۔۔

"بھائی آپ نے ایسے اچانک کیوں بلایا۔۔۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک۔۔۔۔۔"

تشویش کے عالم میں اس کی جان بڑھتی علینہ کی نظر جیسے ہی بیڈ پر پڑی تھی وہ وہیں رک گئی تھی۔۔۔۔اس کی زبان کو بھی بریک لگی تھی۔۔۔

اس نے ہونقوں کی طرح منہ کھولے دل آویز کو دیکھتے پھر زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔بتول اسے وہاں چھوڑ کر چائے بنانے جا چکی تھی۔۔

"بھائی یہ۔۔۔ آپ نے چھپ کر شادی کر لی اور ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔۔ اور شادی بھی اس۔۔۔ مطلب اس لڑکی سے۔۔۔ جسے آپ سب سے زیادہ ناپسند کرتے تھے۔۔۔۔"

علینہ دل آویز کو دیکھتی حیرت و بے یقینی کے عالم میں بھائی سے مخاطب تھی۔۔۔

"علینہ۔۔۔"

زارون نے اسے سرد نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔۔

"یہ ملازمہ ہے میری اور اس وقت بے ہوش پڑی ہے۔۔۔ تمہیں اس کا چیک اپ کرنے کے لیے بلایا ہے۔۔۔ اس کا علاج کرو اور اپنے دماغ کا بھی۔۔۔ اور خبر دار جو اس بارے میں امی یا بہنوں کو بتایا تو۔۔۔

یہ یہاں صرف ایک ملازمہ ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔"

زارون نے اسے ٹوکتے اس کی زبان کو بریک لگوادی تھی۔۔۔

اسے بے ہوش پڑا دیکھ علینہ اس کے پاس گئی تھی۔۔۔ اس کا چیک اپ کرتے وہ ساتھ ساتھ اپنے بھائی کو بھی گھور رہی تھی۔۔

"میر ابھائی اتنا امیر ہو گیا ہے کہ جعفر غوری کی بیٹی کو اپنی ملازمہ بنالیا۔۔۔"

علینہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔۔ بھائی کے سنگین تاثرات دیکھ اس میں بولنے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔ بھائی کا ہمیشہ سے کافی رعب رہا تھا اس پر۔۔۔۔

"ملازمہ کے لیے اتنی فکر۔۔۔ اپنا کنسرٹ بھلا کر یہاں جمے کھڑے ہیں۔۔۔"

علینہ کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھتے پھر سے بڑبڑائی تھی۔۔۔

"مجھے سب سنائی دے رہا ہے۔۔۔"

اس کی سرد آواز پر علینہ نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"پریشان نہ ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر تک ہوش آجائے گا۔۔۔ڈرپ لگادی ہے میں نے۔۔۔اور تھوڑی دیر یہاں بیٹھ کر آپ کی ملازمہ کے ماتھے پر پٹیاں بھی رکھ دیتی ہوں۔۔۔ بخار جلدی اتر جائے گا۔۔۔"

اس کی جانب مسکراتی نگاہوں سے دیکھتے علینہ ابھی بھی باز نہیں آئی تھی۔۔۔

"ہمہ جب تک اسے ہوش نہیں آتا یہیں رہو۔۔۔مجھے نکلنا ہے ابھی۔۔۔۔"

زارون اس کی مسکراہٹ نظر انداز کرتا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ جب علینہ نے اسے پکارا تھا۔۔

"آپ دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے۔۔۔مگر پوری دنیا سے چھپ کر یہ لڑکی آپ کی پناہ میں آئی ہے۔۔۔اور آپ بھی اسے سخت ناپسند کرنے کے باوجود اس کی حفاظت کر رہے ہیں۔۔۔میں اس ریلیشن کو سمجھ نہیں پائی۔۔۔"

دل آویز کے بارے میں چلتی خبروں سے وہ بھی واقف تھی۔۔۔

اس کی بات پر زارون کے اٹھتے قدم وہیں رک گئے تھے۔۔۔

"تم جو سمجھ رہی ہو ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ یہ دشمنی اب بھی قائم ہے۔۔۔ مگر میری ماں نے مجھے ہمیشہ دوسروں کی مدد کرنا سیکھایا ہے۔۔۔۔ یہ جیسی بھی ہے اگر اسے مدد کی ضرورت ہے تو میں کرنے کو تیار ہوں۔۔۔

مگر مجھے اب بھی اس پر بھروسہ نہیں ہے۔۔۔ یہ یہاں واقعی پناہ مانگنے آئی ہے یا پھر سے کوئی ناٹک کے اس کا۔۔"

وہ علینہ پر سب واضح کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

وہ کسی کو بھی اس حوالے سے کسی غلط فہمی کا شکار نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کی بات پر علینہ نے دل آویز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔اس کی حالت دیکھ کر تو نہیں لگ رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے۔۔

مگر اس کا بھائی اس لڑکی کو زیادہ بہتر طریقے سے جانتا تھا۔۔۔

علینہ اپنے بھائی کے کہے کے مطابق اس وقت تک اس کے پاس بیٹھی اس کی دیکھ بھال کرتی رہی تھی جب تک اسے ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ کب کا جا چکا تھا۔۔۔ دل آویز ہوش آنے کے بعد اپنے سامنے بیٹھی انجان لڑکی کو دیکھ گھبرا گئی تھی۔۔۔۔

"پریشان نہ ہوں۔۔۔ آپ محفوظ ہیں۔۔۔"

اس کے کانپتے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیتے علینہ نے نرمی سے اسے سہلاتے کہا تھا۔۔۔

آہستہ آہستہ اس کے حواس بیدار ہونے لگے تھے تو اس نے علینہ کو پہچان لیا تھا۔۔۔۔

"آپ بے ہوش ہو گئی تھیں۔۔۔کافی طبیعت بگڑ گئی تھی آپ کی۔۔۔تو اس وجہ سے بھائی نے مجھے بلوایا۔۔۔اور آپ کا خیال رکھنے کو کہا۔۔۔اب کیسا فیل کر رہی ہیں آپ۔۔۔"

اس کے نرمی سے کہنے پر دل آویز گہرا سانس بھرتی بیڈ کراؤن سے سر ٹکا گئی تھی۔۔۔وہ کیسے اس شخص کے ان احسانوں کا بدلہ اتارتی۔۔۔

کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔۔

سائیڈ پر پڑا سفید کوٹ دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کہ زارون کی یہ بہن ڈاکٹر تھی۔۔۔اس شخص نے کسی اور کو بلانے کے بجائے اسے بلوایا تھا۔۔۔تاکہ دل آویز محفوظ رہے۔۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔شکریہ۔۔۔"

وہ شرمندہ سی تھی۔۔۔علینہ اس کو نگاہیں چراتے دیکھ مسکرادی تھی۔۔۔

"امی بہت یاد کرتی ہیں آپ کو۔۔۔۔بہت کم لوگ ہوتے ہیں جو ایک ہی ملاقات میں میری امی کو متاثر کرتے ہیں۔۔۔وہ اکثر پوچھتی رہتی ہیں بھائی سے آپ کا۔۔۔مگر بھائی ہر بار غصے بھری

صورت بنا کر کہتے ہیں مجھے نہیں پتا وہ لڑکی کہاں پر ہے۔۔۔ نہ میں جاننا چاہتا ہوں۔۔"

علینہ اسے بتاتے ہوئے ہنسی تھی۔۔ اسے یہی لگا تھا کہ دل آویز کے لیے یہ بات اتنی اہم نہیں ہو گی۔۔۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس لڑکی کے لیے زارون میر حیدر کا اپنے لیے نکلا ایک ایک لفظ کتنا ضروری تھا۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے مجھ جیسی لڑکی کو یاد نہیں رکھا جاتا۔۔۔ میں نے تمہارے بھائی کو کم ٹارچر نہیں کیا۔۔۔ مگر وہ بہت اچھا ہے۔۔۔ اس نے مجھے اس سب کے باوجود اپنے گھر میں پناہ دے دی۔۔۔"

دل آویز کی نم آلود لہجے اور زارون کے بارے میں کی گئی بات پر علینہ کچھ لمحے خاموش نگاہوں سے اسے دیکھے گئی تھی۔۔۔

"میرا بھائی واقعی تعریف کے قابل ہے۔۔۔ بچپن سے لے کر اب تک بہت محنت کی ہے۔۔۔ اور دنیا کے سامنے دور کو منوا کر دم لیا ہے۔۔۔ لاکھوں دلوں کی دھڑکن بن چکے ہیں۔۔۔ لوگ بہت پسند کرتے ہیں انہیں۔۔۔

لڑکیاں تو ملنے کے لیے گھر تک پہنچ جاتی ہیں۔۔۔ دو سالوں میں تین چار بار گھر تبدیل کر چکے ہیں۔۔۔ ہم لوگ ڈسٹرب نہ ہوں

اس وجہ سے ہمیں الگ گھر میں رکھا ہوا ہے۔۔۔ اور خود یہاں رہتے ہیں۔۔۔ مگر ویک اینڈ پر وہیں آتے ہیں۔۔۔"

علینہ کے لہجے میں بہت محبت تھی اس کے لیے۔۔۔۔ بھائی کا ذکر کرتے اس کی آنکھوں کی چمک دیکھنے لائق تھی۔۔

دل آویز ہولے سے مسکرادی تھی۔۔۔ اس شخص کی کامیابی کا سن کر اسے دل سے خوشی ہوئی تھی۔۔۔ وہ یہ سب ڈیزرو کرتا تھا۔۔۔

علینہ اس کے پاس بیٹھی کافی دیر تک باتیں کرتی رہی تھی۔۔ دل آویز کو اس زارون میر حیدر کی بہن کی کمپنی بھی بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ کیونکہ علینہ کی ہر بات میں وہی تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

دو ہفتے گزر گئے تھے وہ گھر نہیں آیا تھا۔۔۔ دل آویز اچھے سے سمجھ گئی تھی کہ وہ اس کی وجہ سے ایسا کر رہا تھا۔۔۔

اتنی نفرت کرتا تھا اس سے کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے اپنے گھر آنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ دل آویز اس کے بہت سارے کنسرٹ دیکھ چکی تھی۔۔۔ اور دل ہی دل میں اس کی آواز اور گانا کی فین بن چکی تھی۔۔۔

وہ اپنے گانے خود کمپوز کرتا تھا۔۔۔ اور اوپر سے اس کی آواز بہت زیادہ سحر طاری کر دینے والی تھی۔۔۔

اس کے گانوں میں کچھ تھا جیسے وہ کسی سے کچھ کہہ رہا ہو۔۔۔ کوئی شکوہ۔۔۔ کوئی شکایت۔۔

اس کے ہر گانے میں کچھ ایسا ہوتا تھا جیسے اس میں کسی سنگدل سے کوئی گلا کیا جا رہا ہو۔۔۔ ہر گانا الگ طرز کا اور الگ شکوے بھرا ہوتا تھا۔۔۔

نرمین تو اسی کی تھی۔۔۔ اس کے پاس۔۔۔ وہ اسے آرام سے حاصل کر سکتا تھا۔۔۔ پھر یہ پیغام کس کے لیے تھے۔۔۔

دل آویز الجھی تھی۔۔۔ مگر پھر یہ سوچ کر کہ ضروری نہیں جو گانوں میں کہا جا رہا ہوں وہ اس کی دلی کیفیت ہو۔۔۔

وہ ویسے بھی تو ایسے گانے بنا سکتا تھا۔۔۔ دل آویز ہر آہٹ پر اس کے آنے کی منتظر رہتی تھی۔۔۔

اسے دیکھنے کے بعد نجانے کیوں دل یہ پھر سے بغاوت پر اتر آیا تھا۔۔۔ اس دن کے بعد اس نے نرمین کو نہیں دیکھا تھا۔۔ نہ عمار یہاں دوبارہ آیا تھا۔۔۔

کل بتول کے گھر سے خبر آئی تھی کہ اس کی ماں بیمار ہے۔۔۔ اس لیے وہ دو دن کے لیے گاؤں چلی گئی تھی۔۔۔ اس بڑے سے گھر میں اب وہی تھی صرف۔۔۔۔

واچ مین اور ایک گارڈ باہر کوارٹر میں رہتے تھے۔۔۔انہیں گھر کے اندر بے وجہ آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

دل آویز کو اس شخص کے گھر میں اپنا آپ بہت محفوظ لگ رہا تھا۔۔۔اب اس کا خوف قیس کی طرف سے کم ہونے لگا تھا۔۔۔

وہاں کوئی کام تھا ہی نہیں۔۔۔وہ پورا دن ایسے ہی بیٹھی رہی تھی۔۔۔جب رات نو بجے گیٹ پر گاڑی کا ہارن بجا تھا۔۔۔دل آویز اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

زارون کو ایک نظر دیکھنے کے خیال سے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔۔وہ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب گئی تھی۔۔۔ابھی وہ آخری سیڑھی پر تھی۔۔۔۔جب اندر داخل ہوتے شخص کو دیکھ اس کے قدم وہیں جم کر رہ گئے تھے۔۔۔

عمار کی نظریں بھی اس پر پڑ چکی تھیں۔۔۔۔دروازہ بند کرتا وہ مسکراتا ہوا اس کی جانب آیا تھا۔۔۔۔دل آویز کو اس وقت شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ بنا چہرا ڈھکے نیچے کیسے آسکتی تھی۔۔۔عمار کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔۔

دل آویز کو اپنے گرد خطرے کی گھنٹی بجتی سنائی دی تھی۔۔۔۔

"میں جانتا تھا کچھ ایسا ہی چکر ہے۔۔۔ اور دیکھو اپنی شک کی بنیاد پر میں یہاں آ گیا اور مجھے وہ مل گیا جس کا تصور میں نے خوابوں میں ہی کیا تھا۔۔۔"

عمار ہنستا ہوا اس کی طرف آ رہا تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔ دیکھو اس وقت گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ تت تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

دل آویز کی آواز خوف سے کانپ گئی تھی۔۔۔

"گھر میں کوئی نہیں ہے اسی لیے تو آیا ہوں۔۔۔ خاص طور پر تم سے ملنے۔۔۔ مس دل آویز جعفر عرف مہک۔۔۔۔"

وہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے زور سے ہنسا تھا۔۔۔

"میں تو شک کے تحت آیا تھا۔۔۔ مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ یہاں آکر تو میری قسمت جاگ جائے گی۔۔۔ زارون تو بڑا تیز نکلا۔۔۔ دولت اور شہرت کے ساتھ ساتھ اس حسن کی ملکہ کو بھی حاصل کر لیا۔۔۔"

عمار چلتا ہوا اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں موجود خباثت دل آویز کو ہلا کر رکھ گئی تھی۔۔۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔؟؟ جاؤ یہاں سے۔۔۔"

دل آویز واپس اوپر کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔ مگر تب تک عمار اس کی کلائی پکڑ کر اسے واپس کھینچ چکا تھا۔۔۔۔

"ارے ایسے کیسے چلا جاؤں۔۔۔۔ وہاں تمہارا کزن پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا ہے اور یہاں میں بے قرار ہو رہا ہوں۔۔۔ اور تم یہاں اس انسان کے گھر چھپ کر بیٹھی ہو جس کی صورت سے بھی نفرت تھی تمہیں۔۔ یہ تو غلط بات ہے نا۔۔۔

اگر قیس سے بچنا چاہتی ہو تو چپ چاپ میری بات مان جاؤ۔۔۔۔"

عمار اس کا بازو گھسیٹتا اسے اپنے کمرے کی طرف لے جاتے جو الفاظ ادا کر گیا تھا۔۔۔ دل آویز کی روح کانپ گئی تھی۔۔۔

جب سر سے سائبان ہٹا تھا تو اسے احساس ہوا تھا کہ یہاں تو دنیا ان نفسی بھیڑیوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔ جو ہر وقت آپ کو نوچنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔۔۔

"چھوڑو مجھے بے غیرت انسان۔۔۔ یہ تمہارے دوست کا گھر ہے۔۔۔ کرنا اعتبار کرتا ہے وہ تم پر۔۔۔ اس کا تو لحاظ کر لو۔۔۔"

دل آویز نے اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑواتے اسے شرم دلانے کی کوشش کرتے کہا تھا۔۔۔

اسے کمرے میں پھینکتا وہ پلٹ کر دروازہ لاک کر گیا تھا۔۔۔

"میرا دوست مجھ پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتا ہے۔۔۔ تم جتنا بھی چیخوں چلاؤ۔۔۔ وہ تمہارے مقابلے میں مجھ پر ہی بھروسہ کرے گا۔۔۔"

عمار کی بار پر دل آویز کی آنکھیں برسی تھیں۔۔۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔۔ ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔

عمار اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔ مگر دل آویز میں اچانک نجانے کہاں سے اتنی ہمت آئی تھی کہ وہ اسے پوری قوت سے دور پھینکتی بیڈ سائیڈ ٹیبل پر پڑا لیمپ اٹھا کر اس کے سر پر مار چکی تھی۔۔۔

پیچھے پلٹے بغیر وہ تیزی سے دروازہ کھولتے باہر بھاگی تھی۔۔۔۔ اس کی سر پر دوپٹہ نہیں تھا پیر میں جوتا نہیں تھا۔۔۔

اسے کسی بات کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ وہ اندھا دھند باہر کی جانب بھاگی تھی جب اسی لمحے اندر داخل ہوتے شخص کے چوڑے سینے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

زارون اس کی حالت دیکھ اپنی جگہ ساکت ہوا تھا۔۔۔

"پپ پلیز بچالو مجھے۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ تمہارا دوست۔۔۔۔وہ"

دل آویزا سے سامنے دیکھ اس کی شرٹ اپنی مٹھیوں میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

ایک دم سے تحفظ کا احساس ہوا تھا۔۔۔اس کے ساتھ لگی تھر تھر کانپتی وہ اپنی بات مکمل نہیں کر پائی تھی۔۔۔جب اسی لمحے اپنے سر پر ہاتھ رکھے عمار کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔

زارون نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ باہر کھڑی اس کی گاڑی دیکھ چکا تھا۔۔۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ دل آویز اس کی بات کر رہی ہے۔۔۔

"یہ۔۔ یہ گھٹیا انسان۔۔۔۔ اس نے میری عزت۔۔۔ پر ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔۔ یہ بہت گھٹیا انسان ہے زارون۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔"

دل آویز مارے خوف کے اس سے دور نہیں ہوئی تھی۔۔۔ اسے ایسے لگا تھا جیسے وہ اس سے دور ہوئی تو عمار پھر سے اسے اپنے قبضے میں لے لے گا۔۔۔۔

"بکواس کر رہی ہے یہ زارون۔۔۔ مجھے تو پتا بھی نہیں تھا کہ یہ کون ہے۔۔۔ میں نے ملازمہ سمجھ کر اسے چائے لانے کو کہا تھا۔۔۔ مگر اس نے میرے کمرے میں آکر عجیب بے حیائی بھری حرکتیں کرنا شروع کر دیں۔۔۔ اور جب تمہاری گاڑی کی آواز سنی تو میرے سر پر مار کر مظلوم بن کر باہر آگئی۔۔۔

یہ وہی گھٹیا لڑکی ہے جو یونیورسٹی میں تھی۔۔۔ یہاں جھوٹ بول کر ملازمہ بن کر رہ رہی ہے۔۔۔ تاکہ تمہیں بدنام کر سکے دوبارہ۔۔۔ یہ ہماری دوستی خراب کرنا چاہتی ہے۔۔۔"

عمار نے بہت آسانی سے سارا الزام اس پر ڈال دیا تھا۔۔۔ دل آویز نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ یہ وہ نہیں ہے جو بتا رہا ہے۔۔۔ یہ سچ میں بہت برا ہے۔۔۔"

زارون کے چہرے کے بدلتے تاثرات دیکھ دل آویز کی گرفت اس کی شرٹ پر ڈھیلی پڑی تھی۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتے اسے اپنا یقین دلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"زارون یہ الزام لگا رہی ہے۔۔۔ جیسے اس نے تم پر اور زمین پر لگایا تھا۔۔۔ تم مجھے اچھے سے جانتے ہو۔۔۔ میں ایسا کبھی نہیں کر سکتا کسی لڑکی کے ساتھ۔۔۔"

عمار اس کے سامنے پوری طرح سے بدل گیا تھا۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے زارون۔۔۔۔ میرا یقین کرو۔۔۔۔"

دل آویز نے سسکی بھری تھی۔۔۔ جب اس کی جانب دیکھتے زارون نے اس کو جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا۔۔۔۔

"تم پر یقین کروں؟۔۔۔۔اپنے دوست کو چھوڑ کر تم جیسی لڑکی پر بھروسہ کروں۔۔۔جس کی خصلت میں شامل ہے یہ سب کرنا۔۔۔انسان کسی بھی حال میں پہنچ جائے اس کی فطرت نہیں بدلتی۔۔۔"

زارون نے قہر آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ سنتے دل آویز کا سر جھک گیا تھا۔۔

وہ یہ کیسے بھول گئی تھی کہ وہ اس شخص پر بھروسہ کرتی تھی۔۔۔

اس کے لیے وہ اب بھی وہی دل آویز جعفر تھی۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بے آواز بہہ رہے تھے۔۔۔

"تم سے کہا تھا میں نے تم نے اگر کوئی گھٹیا حرکت کی تو میں تمہیں نہیں بخشوں گا۔۔۔ ابھی اور اسی وقت دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔۔ مجھے اپنے دوست پر پورا بھروسہ ہے۔۔ وہ ایسا کبھی نہیں کرے گا۔۔۔"

زارون کی بات پر عمار مسکرایا تھا۔۔۔۔ وہ اچھے سے جانتا تھا اس لڑکی کے مقابلے میں زارون اسے ہی ترجیح دے گا۔۔۔ وہی ہوا تھا۔۔۔

یہ بات تو دل آویز بھی جانتی تھی۔۔ وہ دوبارہ کچھ نہیں بولی تھی۔

زارون آگے بڑھا تھا اور جھک کر اس کی چادر اٹھا کر اس کے اوپر پھینک گیا تھا۔۔۔

"میں اپنے گھر میں تمہارا وجود مزید ایک پل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ نکلو یہاں سے۔۔۔۔"

زارون نے اسے باہر کا راستہ دکھا دیا تھا۔۔۔۔ دل آویز نے نگاہیں اٹھا کر آخری بار اس شخص کے چہرے پر اپنے لیے نفرت دیکھی تھی۔۔۔ آنسوؤں نے سامنے کا منظر دھندلا دیا تھا۔۔۔

وہ بنا کچھ بولے چادر کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ باہر تاریکی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔ موسم سرما کی راتیں ویسے ہی بہت تاریک اور پر اسرار ہوتی تھیں۔۔۔

اس شخص نے صبح ہونے کا انتظار بھی نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ ننگے پیر نکلی تھی۔۔۔ اس کے پیروں میں نوکیلے پتھر چبھ رہے تھے۔۔۔ مگر وہ پھر بھی چلتی جا رہی تھی۔۔۔

اسے اس وقت تکلیف کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ یخ بستہ ہواؤں کے تھپڑے بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ پا رہے تھے۔۔۔۔

اسے اندازہ نہیں ہوا تھا کہ اسے چلتے ہوئے کتنی دیر ہو چکی تھی۔۔۔اس کے پیر اب چلنے میں اس کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔۔ مگر وہ رکنا نہیں چاہتی تھی۔۔

وہ ایک بار پھر سے اس شخص کی زندگی سے بہت دور چلی جانا چاہتی تھی۔۔۔وہ نہیں دیکھ سکتی تھی یہ نفرت۔۔۔

جب اس میں ہمت بالکل ختم ہوئی تھی تو وہ وہاں ہلکی روشنی میں درخت کے تنے کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اسے آج کسی بھی شے سے کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس کا دل بہت بری طرح سے زخمی تھا۔۔۔

مگر شکوہ کرنے یا الزام دینے کے لیے اس کے پاس کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو اب بھی کوئی الزام نہیں دینا چاہتی تھی۔۔۔ اس کی جگہ کوئی بھی ہوتا تو نہیں کرتا۔۔۔

ہاں مگر دل اس سے شدت سے خفا ہو گیا تھا۔۔۔ پر اس کی اس ناراضگی کی یا اس کی اس شخص کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔۔

وہ گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ ٹھنڈ کے مارے اس کا پورا وجود جم چکا تھا۔۔۔ اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔۔۔ جب ایک گاڑی اس کے پاس آن رکی تھی۔۔۔۔

گاڑی رکتے ہی کوئی باہر نکلا تھا۔۔۔ دل آویز نے سر اٹھا کر خوفزدہ نگاہوں سے آنے والے کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اندھیرے کی وجہ سے وہ اپنی جانب بڑھتے شخص کو پہچان نہیں پائی تھی۔۔۔ اور چیختے ہوئے اپنی جگہ سے پیچھے کو سرکی تھی۔۔۔۔

"دیکھو میرے قریب مت آنا۔۔۔۔ خدا کے لیے مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔۔ تمہیں اللہ کا واسطہ ہے۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ میرے قریب مت آں۔۔۔"

وہ چیختے ہوئے اسے اپنے قریب آنے سے روک رہی تھی۔۔۔۔ اس کے دونوں ہاتھ بری طرح سے چھل گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ سامنے کھڑا شخص اس وقت اس کی حالت دیکھتا اپنی جگہ سے آگے بڑھ نہیں پایا تھا۔۔۔وہ کس طرح وہاں بیٹھی کتنی خوفزدہ تھی۔۔۔۔

اس لمحے جیسے اس شخص کو سب کچھ رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے آگے بڑھا تھا اور نیچے جھکتا ان جھاڑیوں میں چھپنے کی کوشش کرتی لڑکی کا بازو پکڑا تھا اسے کھینچ کر اسے اپنے مقابل کھڑا کیا تھا۔۔۔

دل آویز اب بھی خود کو بچانے کے لیے ویسے ہی چیخ رہی تھی۔۔۔

جب وہ بنا کچھ سوچے سمجھے اس نازک وجود کو اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔ میرے ہوتے ہوئے اب کوئی تم پر میلی نظر نہیں ڈال سکتا۔۔۔ ریلکس ہو جاؤ۔۔۔ میں ہوں زارون۔۔۔۔"

اس کو اپنے سینے میں مضبوطی سے بھینچتے زارون نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تھا۔۔۔

جبکہ دل آویز اس کے سینے میں چہرا چھپائے گہرے گہرے سانس لیتی ابھی تک اس بات پر یقین نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔۔۔

لیکن اسی شخص نے ابھی کچھ گھنٹے پہلے اسے بے عزت کر کے اپنے گھر سے نکالا تھا۔۔۔ پھر اس ہمدردی کا کیا مقصد تھا۔۔۔

دل آویز نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے اسے دور کیا تھا۔۔۔ اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔ زارون کی نظریں اس موہنی صورت پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

وہ اس سے فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"اس گھٹیا لڑکی کے پیچھے کیوں آئے ہو۔۔۔"

اس کے انداز میں غصہ نہیں تھا۔۔۔ بھیگی پلکیں اٹھائے وہ اس سے پوچھ رہی تھیں۔۔۔ ہیزل گرین آنکھوں کی دلکشی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔۔

اسے مکمل حواسوں میں لوٹتا دیکھ ان زارون میر حیدر بھی اپنے پہلے والے روپ میں واپس آ چکا تھا۔۔۔ کچھ لمحوں پہلی والی نرمی اب کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"رسی جل گئی مگر بل نہیں گئے۔۔۔"

وہ اس کو گھورتے طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"تمہارے دوست وہ نہیں ہیں جو تمہارے سامنے بنتے ہیں۔۔۔ وہ سب دھوکے باز اور منافق ہیں۔۔۔"

دل آویز کا اس کا عمار کی اتنی گھٹیا حرکت کے بعد بھی سپورٹ کرنے پر ابھی بھی بہت غصہ تھا۔۔۔

"میں یہاں اپنے دوستوں کی برائی سننے نہیں آیا۔۔۔ وہ کیسے ہیں میں اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔ چلو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں۔۔۔"

زارون نے اسے اپنے ساتھ آنے کو کہا تھا۔۔۔ جبکہ گھر کے نام پر اس نے دل آویز کے چہرے پر خوف کے سائے دیکھے تھے۔۔۔

"تم نے اب تک جو اپنے گھر میں پناہ دی وہ احسان کافی ہے۔۔۔ میں نے جہاں بھی جانا ہے خود چلی جاؤں گی۔۔۔"

دل آویز جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ یہ شخص کسی کو بلوا لیتا۔۔۔

مگر وہ وہاں سے جانے لگی تھی جب زارون نے اس کی کلائی تھام لی تھی۔۔۔اس کی گرفت نرم تھی مگر دل آویز کے لبوں سے پھر بھی سسکاری نکل گئی تھی۔۔۔

جب موبائل کی روشنی میں غور کرنے پر زارون کو اس پر نشان نظر آئے تھے۔۔۔اس نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔۔۔

"یہ نشان۔۔۔۔"

اس نے سوالیہ نگاہوں سے دل آویز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"آپ ایسا کوئی حق نہیں رکھتے سر۔۔۔۔اور اگر میں بتاؤں گی بھی تو گھٹیا لڑکی کہلا دی جاؤں گی۔۔اس لیے رہنے دیں۔۔"

یہ نشان عمار کی انگلیوں کے تھے۔۔۔جو اسے کھینچ کر کمرے تک لے کر گیا تھا۔۔۔دروازے سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کے بازو پر نیل بھی پڑ چکا تھا۔۔۔جو دیکھ زارون میر حیدر کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔

دل آویز نے اس کی گرفت سے اپنی کلائی چھڑوانے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر اس کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔۔

"کہاں جاؤ گی۔۔۔؟؟"

اس کا رخ اپنی جانب موڑتے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"اللہ کی زمین بہت بڑی ہے۔۔۔ کہیں تو جگہ مل ہی جائے گی۔۔۔"

اس نے پلکیں جھپکتے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی بھرپور کوشش کی تھی۔۔

مگر پھر بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔۔۔"

زارون اس کا ہاتھ پکڑتا گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔مجھے وہاں نہیں جانا۔۔۔میں محفوظ نہیں ہوں وہاں۔۔۔"

دل آویز اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑواتی کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔زارون نے اس کی جانب دیکھا تھا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر اسے اندر بیٹھا دیا تھا۔۔۔

ہاتھ میں پکڑے ریموٹ سے اس نے دروازہ لاک کر دیا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں جانا تمہارے گھر۔۔۔تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔ گاڑی کا دروازہ کھولو۔۔۔"

دل آویز نے اس کا بازو پکڑتے اسے گاڑی چلانے سے روکا تھا۔۔۔

"چپ کر کے بیٹھو۔۔۔ میں زارون میر حیدر ہوں جعفر غوری نہیں جسے تم یہ نخرے دکھا رہی ہوں۔۔۔"

اس کا بازو جھٹکتے اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔۔ اپنے ڈیڈ کے ذکر پر دل آویز کی آنکھیں جھلملا گئی تھیں۔۔۔

"میں تمہیں نخرے نہیں دکھا رہی۔۔۔ التجا کر رہی ہوں۔۔۔ میں کہیں بھی چلی جاؤں گی وہاں نہیں جاؤں گی۔۔۔ وہاں تمہارا دوست ہے۔۔۔ میں محفوظ نہیں ہوں وہاں۔۔۔ تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے تو مت کرو۔۔

میں تمہارے دوست کے خلاف اب مزید کچھ نہیں کہوں گی۔۔۔

مگر پلیز مجھے یہیں اتار دو۔۔۔"

دل آویز نے اپنے آنسو صاف کرتے اب کی بار بے بسی سے کہا

تھا۔۔

"بس کر دو۔۔۔ اتنے آنسو کہاں سے لا رہی ہو۔۔۔"

زارون اسے مسلسل آنسو بہاتے دیکھ خفگی سے بولا تھا۔۔۔۔

"تم تو خوش ہو گے گانا مجھے روتے دیکھ۔۔۔۔ اور اس حالت میں

دیکھ کر۔۔۔۔'

دل آویز نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو لب بھینچے خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر اس نے سرخ آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔ وہ دونوں اس پل ایک دوسرے سے بہت قریب تھے۔۔۔

دل آویز کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"میں زارون میر حیدر ہوں دل آویز جعفری نہیں جو دوسری کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاؤں یا ان کے حالات کا مذاق اڑاؤں۔۔۔"

وہ پھر سے طنز کر گیا تھا۔۔۔

"ہاں جانتی ہوں زارون میر حیدر ایک فرشتہ ہے۔۔۔۔اور دل آویز جعفر دنیا کی سب سے بری لڑکی۔۔۔"

وہ اب بھی رو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔

"میں نے یہ کبھی نہیں کہا کہ میں فرشتہ ہوں۔۔۔"

اس نے پہلی بات کی نفی کی تھی۔۔

"یہ تو کہا ہے نا کہ میں گھٹیا لڑکی ہوں۔۔۔"

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم نے خود ایسا ثابت کرنے کی کوشش کسر نہیں چھوڑی۔۔۔"

زارون اب بھی اپنے الفاظ پر قائم تھا۔۔۔ جس کا مطلب وہ اب بھی اسے گھٹیا ہی سمجھتا تھا۔۔۔۔

اس کی مدد کرنے کا مقصد صرف اس پر ترس کھانے کی وجہ سے تھا۔۔۔ دل آویز کو اس وقت خود پر بہت غصہ آیا تھا۔۔۔ اور ساتھ بیٹھے شخص پر بھی۔۔۔

"میں نے جو کیا سامنے کیا۔۔ میں کسی کو بدنام کرنے کی وہ نیچ حرکت کبھی نہیں کروں گی۔۔۔ کسی کے ساتھ بھی ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔ نرمین تو پھر میری کزن تھی۔۔۔"

وہ وضاحت دے رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس بات پر زارون کے نقوش تن گئے تھے۔۔۔ اس نے اسٹیرنگ گھماتے تیز رفتاری سے ٹرن لیا تھا۔۔۔

دل آویز کا سر بے اختیار اس کے کندھے سے ٹکرا گیا تھا۔۔۔۔

"آہ۔۔۔"

اس کو لگا تھا جیسے کسی سلاخ سے اس کا سر ٹکرایا ہو۔۔۔اس کو دن میں تارے نظر آ گئے تھے۔۔۔۔

زارون نے اس کے درد پر کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔۔

"اپنا چہرا ڈھکو اچھی طرح سے۔۔۔"

زارون نے خود بھی ماسک پہنا تھا۔۔۔۔ آگے سگنل پر گاڑیوں کی لمبی لائن تھی۔۔

دل آویز نے اپنے چہرے کے گرد شال کو اچھی طرح سے لپیٹ لیا تھا۔۔۔زارون نے ماسک کیوں لگایا تھا۔۔۔پہلے وہ حیران ہوئی

تھی۔۔۔ مگر پھر ارد گرد موجود لوگ اسے دیکھ کر گھورتے گاڑیوں سے نکل کر اس کی طرف آنے لگے تھے۔۔۔

وہ شاید اسے پہچان گئے تھے۔۔۔ دل آویز نے حیرت سے ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ ماسک کے باوجود زارون کو پہچان گئے تھے۔۔۔ ان سب کے انداز میں والہانہ محبت تھی۔۔۔

وہ سب اس کی گاڑی کو چاروں جانب سے گھیرے اس سے تصویر بنوانے اور آٹو گراف کی فرمائش کر رہے تھے۔۔۔۔

دل آویز کا ایمان اس بات پر مزید پختہ ہوا تھا کہ عزت اور ذلت دینے والی ذات اس رب کی تھی۔۔۔ وہ کیسے انسان جو فرش سے عرش تک پہنچا دیتا تھا۔۔۔ اور کسی کو عرش سے فرش پر۔۔۔

پھر انسان ایسا غرور کیوں رکھتا تھا اپنے اندر۔۔۔۔

جیسے وہ بہت بڑی چیز ہے۔۔۔ تکبر تو اس پاک ذات کر ہر گز پسند نہیں تھا۔۔۔

دل آویز مسکراتی نگاہوں سے لوگوں کے انداز میں بے پناہ محبت دیکھ رہی تھی۔۔۔ ایسی محبت اور عقیدت بہت کم آرٹسٹ کو ملتی تھی۔۔۔

"ائم رئیلی سوری میں زیادہ دیر یہاں نہیں رک سکتا۔۔۔میرے سارے فیملی ہے۔۔۔"

زارون نے لوگوں کی تعداد بڑھتے دیکھ معذرت کی تھی۔۔۔جبکہ اس کے فیملی کہنے پر دل آویز کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔۔

اس نے چہرے کو چادر سے لپیٹے جھکا رکھا تھا۔۔۔

"کیا آپ کو وہ لڑکی مل تو نہیں گئی جس کو اپنے ہر گانے میں پکارتے ہیں آپ۔۔۔۔"

ان میں سے کسی فین نے شوخی سے پوچھا تھا۔۔۔ جس پر باقی سے ہنستے ہوئے اپنے موبائل کا رخ دل آویز کی جانب کر گئے تھے۔۔۔ مگر زارون نے اسی وقت گارڈز کی مدد سے گاڑی وہاں سے نکال لی تھی۔۔

وہ کسی کی نگاہوں میں نہیں آئی تھی۔۔۔

دل آویز ابھی بھی اس جملے میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے اور نرمین نے اب تک شادی کیوں نہیں کی۔۔۔۔ کیا نرمین کے گھر والے ابھی تک نہیں مان رہے۔۔۔؟؟"

دل آویز کو یہی لگا تھا کہ وہ لوگ جس لڑکی کا ذکر کر رہے تھے۔۔۔

وہ نرمین ہی تھی۔۔۔۔

وہی ہو سکتی تھی۔۔۔

"یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے۔۔۔"

لب بھینچ کر جواب دیا گیا تھا۔۔۔ دل آویز اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ اب ماسک اتار چکا تھا۔۔

"تم نے گانا گانا کب سیکھا۔۔۔۔مجھے نہیں پتا تھا تم اتنا اچھا گاتے ہو۔۔۔"

دل آویز نے پھر سے بات کرنی چاہی تھی۔۔۔

"میں تمہیں اپنے بارے میں کچھ بھی بتانے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔۔۔"

انتہائی روڈ لہجے میں کہا گیا تھا۔

دل آویز گہرا سانس بھرتی کھڑکی کی جانب اپنا رخ موڑ گئی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں میں پھر سے نمی اترنے لگی تھی۔۔۔ مگر اس نے بے آواز روتے اپنے آنسوؤں کو ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔

یہ شخص صرف مجبوری کے تحت اسے برداشت کر رہا تھا۔۔۔ اس کے انداز میں اپنے لیے ناگواری اور اکتاہٹ محسوس کرتے دل آویز نے دوبارہ بات نہیں کی تھی۔۔۔

گاڑی میں خاموشی چھائی رہی تھی۔۔۔ جب زارون نے ہاتھ بڑھا کر میوزک پلیئر آن کیا تھا۔۔۔۔

اس کی گاڑی تھی اسی کے گانے گونجنے لگے تھے۔۔۔۔۔

رات چپ تھی، دل رو رہا تھا،

چاندنی بھی جیسے مجھ سے خفا تھا،

تُو چلی گئی بنا کچھ کہے،

میں کھڑا رہ گیا، خود سے الجھے ہوئے۔

تُو نے دیکھا بھی نہیں پل بھر،

میں نے سوچا تھا رک جائے گا یہ شہر،

پر وقت بھی تیرے ساتھ چلا گیا،

میں وہیں رہ گیا جہاں تُو چھوڑ گئی تھا۔

لفظ لبوں تک آ کے رک گئے،

تجھ سے شکوے سارے دب گئے،

تُو سنگدل نہیں تھی شاید،

بس تھک گئی ہو گی، نبھاتے نبھاتے۔

تیری باتوں کا وہ نرم سا لہجہ،

اب ہوا میں گھل کے بھی تنہا،

میں نے سوچا تُو لوٹ آئے گی،

پر یہ خواب بھی آہستہ مر گیا۔

تیرے جانے کے بعد سب سنا سنا ہے،

یہ شہر، یہ موسم، سب ادھورا سا ہے،

میں آج بھی تیری راہ تکتا ہوں،

کبھی تو پلٹ کے کہہ دے — "میں وہیں ہوں"۔

خاموشی بول گئی، تیری چپ نے کہہ دیا،

جو نہ کہہ سکا میں، وہ سب تُو نے سن لیا،

تُو سنگدل نہیں، بس بدل گئی،

میں خواب تھا تیرا... تُو حقیقت بن گئی۔

اب جب بھی ہوا چھو کے گزرے،

میں تیرا نام چپکے سے کہوں،

یہ دل آج بھی وہی ہے،

جہاں تُو چھوڑ گئی تھی...

گانا پوری دھن پر چل رہا تھا۔۔۔ دل آویز اس کی آواز میں کھو سی گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

یقیناً نرمین بہت خوش قسمت تھی۔۔۔ وہ دل سے اس کی قسمت پر نازاں ہوئی تھی۔۔۔

گانا ختم ہو کر اگلا گانا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ جب کچھ دیر بعد گاڑی ایک بہت ہی خوبصورت علاقے میں داخل ہوئی تھی۔۔ پہاڑوں کے بیچ میں بنے وہ بہت خوبصورت گھر تھے۔۔۔۔

ٹھنڈ کی شدت بڑھ گئی تھی۔۔۔ دل آویز خود میں سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔۔ جب زارون نے ہاتھ پیچھے کرتے اپنی جیکٹ اٹھا کر اس کی گود میں رکھ دی تھی۔۔۔

دل آویز نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ یہ شخص اس کی جانب سے غافل ہونے کے باوجود کیسے سمجھ گیا تھا۔۔۔

اس نے جیکٹ پہن لی تھی۔۔۔ اسے بہت زیادہ ٹھنڈ لگ رہی تھی۔۔۔ وہ پھر بیمار پڑ کر اس شخص پر مزید زحمت نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔

گاڑی سفید رنگ کے بڑے سے گیٹ کے سامنے رکی تھی۔۔۔۔ واچ مین نے مخصوص ہارن پر جلدی سے باہر جھانکنے کے بعد گیٹ کھول دیا تھا۔۔۔ اور ماتھے پر ہاتھ رکھتے سلام کیا تھا۔۔۔

اندر بہت ہی خوبصورت لان تھا۔۔۔ جس میں لگی روشنیاں رات کی تاریکی کو کم کر رہی تھیں۔۔۔

روشنیوں سے جگمگاتی جدید طرز کی بناوہ بنگلہ بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔

"یہ کس کا گھر ہے۔۔۔؟؟"

دل آویز کو گھبراہٹ ہوئی تھی۔۔۔وہ اسے کہاں لے آیا تھا۔۔۔ کیا اس شخص پر اعتبار کر کے وہ ٹھیک کر رہی تھی۔۔۔یا وہ بھی اسے دھوکا دینے والا تھا۔۔۔

"پلیز بتاؤ تم مجھے کہاں لے کر آئے ہو۔۔۔"

دل آویز نے اسے جواب دیئے بغیر گاڑی سے نکلتے دیکھ اس کا بازو پکڑ لیا تھا۔۔۔۔ زارون نے نگاہیں موڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

جو شدید خوف کا شکار تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اس وقت بے اعتباری واضح تھی۔۔۔۔

ان دونوں کے بیچ اعتبار کا کوئی رشتہ نہیں تھا۔۔۔ صرف ایک رشتہ تھا۔۔۔ دشمنی کا۔۔۔۔

پھر بھی اس لڑکی نے اسی سے تحفظ مانگا تھا۔۔۔۔

زارون کو اس وقت یہ بے اعتباری اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

"اب یہاں سے تم کہیں بھاگ تو سکتی نہیں ہو۔۔۔ یہاں تک آگئی ہو تو اندر جا کر دیکھ بھی لو۔۔"

زارون نے اس کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑوایا تھا اور سرد لہجے میں کہتا باہر نکل گیا تھا۔۔۔

دل آویز کو کچھ غلط محسوس ہوا تھا۔۔۔ وہ وہیں بیٹھی رہی تھی۔۔۔

جب زارون نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔

"میں آپ کو شوفر نہیں ہوں محترمہ۔۔۔ باہر تشریف لائیں۔۔۔"

اس نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔دل آویز نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم نے دو کروڑ کی لالچ میں مجھے ان لوگوں کے ہاتھ بیچ دیا ہے ؟؟"

موٹے موٹے آنسو بہاتے وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔۔زارون نے لب بھینچ لیے تھے۔۔اس کی کنپٹی کی رگ باہر ابھر آئی تھی۔۔۔

"دو کروڑ نہیں پانچ کروڑ میں بیچا ہے۔۔۔اتنی تو قیمت بنتی ہے تمہاری۔۔۔تم باہر آرہی ہو یا میں کھینچ کر نکالوں۔۔۔"

زارون نے تپ کر کہا تھا۔۔۔ دل آویز کے آنسوؤں میں مزید شدت آئی تھی۔۔۔

اس نے وہاں ارد گرد کھڑے بڑی بڑی مونچھوں والے گارڈز کو دیکھا تھا۔۔۔ اس کا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

اب وہ یہاں سے بھاگ نہیں سکتی تھی۔۔۔ اس نے باہر نکلنے کے لیے پیر آگے کیا تھے جب اس کے ننگے پیروں کو دیکھ زارون کا چہرا تن گیا تھا۔۔۔

اس کے پیر پر جگہ جگہ زخموں کے نشان تھے۔۔۔پیدل چلنے کی وجہ سے لگے تھے۔۔۔زارون نے پہلے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا تھا۔۔۔جس بات پر اب اسے افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"رکو۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی زارون نے اپنے جوتے اتار کر اس کے آگے رکھے تھے۔۔۔دل آویز نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اب خود ننگے پیر کھڑا تھا۔۔۔

دل آویز کو اس شخص کا رویہ بالکل سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔اگر وہ اسے بیچ رہا تھا تو پھر یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔اس

کے زبان سے کہنے کی باوجود دل آویز کو اس بات پر یقین نہیں آیا تھا کہ وہ ایسا کر سکتا ہے۔۔۔۔

نیچے اترتے اس نے زارون کے جوتے پہنے تھے۔۔۔ مگر وہ اتنے بڑے تھے سائز میں کہ اس سے چلنا مشکل ہوا تھا۔۔۔۔

"میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔"

اس نے جوتے اتار دیئے تھے۔۔۔۔ لہجہ بھیگا ہوا تھا۔۔۔ زارون نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"اب اس میں رونے کی کیا بات ہے۔۔۔"

زارون نے موبائل نکالتے کسی کو کال کی تھی۔۔۔

"اپنے جوتے لے کر باہر آؤ۔۔"

زارون کی بات پر دل آویز نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔

اسی لمحے اس نے بھی دل آویز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ نگاہیں ملنے پر کچھ ایسا تھا کہ دل آویز کو اپنی دھڑکنیں منتشر ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔وہ فوراً سے نگاہوں کو زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

چند سیکنڈز بعد علینہ ہاتھ میں جوتے اٹھائے باہر آئی تھی۔۔

اسے دیکھ دل آویز شرمندہ سی ہوئی تھی۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔"

علینہ نے اس کے پیروں میں جوتے رکھے تھے۔۔ جس پر وہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔۔

"ارے کوئی بات نہیں۔۔۔ مجھے بہت خوشی ہوئی آپ کے یہاں آنے کی۔۔۔"

علینہ کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہیں تھی۔۔۔ دل آویز نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کی آنکھوں میں واضح جتاتا احساس تھا۔۔۔ کہ ان میں تکبر نہیں تھا۔۔۔

وہ آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ علینہ کو دیکھ دل آویز کو تھوڑی دیر پہلے اس پر کیے جانے والے شک پر شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔۔

"میرا بیٹا میری زندگی۔۔۔۔"

مہرین بیگم اسے دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھتیں اس کے سینے سے آن لگی تھیں۔۔۔

اس نے بھی محبت اور عقیدت سے ان کی پیشانی چومی تھی۔۔۔

دل آویز علینہ کے ساتھ جھجھکتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔

مہرین بیگم نے زارون سے ملتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"بچے یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔۔"

انہوں نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ اس کے لیے بازوں وا کر دیئے تھے۔۔۔ دل آویز نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو سنجیدہ تاثرات کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ شخص اسے اپنی فیملی کے پاس رہنے لے آیا تھا۔۔۔ تاکہ وہ مکمل طور پر محفوظ

رہے تھے۔۔۔ مہرین بیگم اور علینہ کتنی عزت اور محبت کے ساتھ اسے مل رہی تھیں۔۔

وہ آگے بڑھی تھی اور مہرین بیگم کی مہربان آغوش میں سما گئی تھی۔۔۔۔

اسے اس پل شدت سے اپنے ڈیڈ کی یاد آئی تھی۔۔۔۔ اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ وہ ان کے سینے سے لگتی سسک پڑی تھی۔۔۔۔

علینہ کی آنکھوں میں بھی نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔ زارون کا بازو پکڑے وہ اس کے ساتھ آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔"

اس نے ہلکی آواز میں کہا تھا۔۔۔ جبکہ زارون کی سرخ آنکھیں اس وقت اپنی ماں کے حصار میں سسکتی اس لڑکی پر تھیں۔۔

"پتا نہیں۔۔۔"

اس نے علینہ کی بات کی جواب میں کندھے اچکائے تھے۔۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔

"اسے چپ کرواؤ۔۔۔ امریکہ سے آنسوؤں کا سیلاب لے کر آئی ہے۔۔۔"

اس نے خفگی بھرے انداز میں علینہ سے کہا تھا۔۔۔ جس پر علینہ آنکھیں چھوٹی کر کے اس کی خفگی دیکھتے دل آویز کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہاں مہرین بیگم اسے محبت سے سنبھالے کھڑی تھیں۔۔۔

"پریشان نہ ہو میری گڑیا۔۔۔ اب آپ بہت محفوظ جگہ پر ہو۔۔۔ دیکھنا بہت جلد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ آپ یوں سمجھو آپ اس وقت اپنی ماں کے پاس ہو۔۔۔ جسے اپنی بیٹی کی آنکھوں میں یہ آنسو گوارہ نہیں ہیں۔۔۔"

انہوں نے اسے محبت سے پچکارتے کہا تھا۔۔۔ وہ پہلے مل چکی تھیں اس سے۔۔۔

یہ ہنستی مسکراتی لڑکی کیا سے کیا ہو گئی تھی۔۔۔ ان کا دل دکھا تھا اس کی ایسی حالت دیکھ کر۔۔۔

انہوں نے اس کا چہرا ہاتھوں کے پیالے میں بھرے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔ اور اس کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔ اس کا چہرا بالکل سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

دل آویز اس محبت پر شرمندگی سے زمین میں گڑھ گئی تھی۔۔۔ یہ لوگ کتنے اچھے تھے۔۔۔

وہ اتنی اچھی نہیں تھی پھر بھی اس کے رب نے اس کی ہر حال میں مدد کی تھی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ لیے صوفے پر آ بیٹھی تھیں۔۔۔ سامنے ہی وہ بیٹھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے پیر ہلا رہا تھا۔۔۔۔ ماتھے پر شکنوں کا جال بنا ہوا تھا۔۔۔

دل آویز نے ایک نظر اس کی جانب دیکھنے کے بعد نظریں جھکا لی تھیں۔۔۔۔

"مجھے کچھ کہنا ہے آنٹی۔۔۔"

اس نے دوبارہ زارون کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے وہ اپنی ہتھیلیوں کو مروڑتے چہرے پر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے نگاہیں جھکائے بولی تھی۔۔۔

"آنٹی میرے خاندان والے مجھے ہر جگہ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ انہیں آج نہیں تو کل میرے یہاں ہونے کی خبر مل جائے گی۔۔۔ زارون کو لوگ جانتے ہیں۔۔ میری یہاں موجودگی اس کی ریپوٹیشن کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔۔۔ میں یہاں نہیں رہ سکتی۔۔ میں نے بہت بات خود غرضی دکھائی ہے۔۔۔ بلکہ ہمیشہ ہر کسی کو اپنے بعد رکھا ہے۔۔۔ ہمیشہ اپنے بارے میں سوچا ہے۔۔۔ اس کا

نتیجہ ہے کہ مجھے ایسی ٹھوکر لگی ہے کہ میں منہ کے بل زمین پر گری ہوں۔۔۔

میرا سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔۔۔ مگر میں یہ ہر گز نہیں چاہوں گی کہ میری وجہ سے آپ سب کی زندگیاں ڈسٹرب ہوں۔۔"

دل آویز کی بات پر مہرین بیگم اور علینہ نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب بھی ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔ اس کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھیں۔۔

"بیٹا اگر آپ برا نہ مانوں تو ہمیں اصل بات بتا سکتی ہو۔۔۔ آپ اس حال میں کیسے پہنچی اور اپنے خاندان والوں سے کیوں چھپ رہی ہو۔۔۔

آپ کو کسی بھی حال میں اکیلے نہیں چھوڑیں گے ہم۔۔۔ آپ اپنا مسئلہ بتاؤ گی تو شاید حل نکل سکے۔۔۔"

مہرین بیگم کی بات پر دل آویز نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر نفی میں سر ہلا دیا تھا۔۔

وہ جانتی تھی یہ شخص اب بھی یقین نہیں کرے گا۔۔۔ اسے اس نرمین کی بات ہی سچی لگنی تھی۔۔۔

"یہ اگر یہاں نہیں رہنا چاہتی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ آپ کیوں ضد کر رہی ہیں۔۔۔ ڈرائیور سے کہہ کر اسے وہاں بھجوا دیں جہاں یہ جانا چاہتی ہے۔۔۔"

زارون کو اس کے انکار کرنے پر غصہ آیا تھا۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"زارون۔۔۔۔ وہ پہلے ہی پریشان ہے۔۔۔ یہ کیا بی ہیو ئیر ہے۔۔۔؟؟"

زارون کی بات پر دل آویز کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔ جو دیکھ کر مہرین بیگم نے زارون کو ٹوکا تھا۔۔۔

"امی آپ کے کہنے پر میں اسے یہاں تک لے آیا ہوں۔۔۔اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔"

اس کی بات پر دل آویز کی خوش فہمی ختم ہوئی تھی۔۔۔اسے لگا تھا وہ خود اپنی مرضی سے لایا تھا۔۔۔

"زارون پلیز۔۔۔۔"

مہرین بیگم کو اس کا یہ روڈ انداز پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ سب کے ساتھ اتنے اچھے سے رہتا تھا۔۔بس اس لڑکی کے سامنے اس کا یہ انداز نکل کر آتا تھا۔۔۔جو بات مہرین بیگم کو سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔

"میں سچ نہیں بتا رہی کیونکہ تم نے اسی بات پر یقین کرنا ہے جو ان کی نرمین نے بتائی ہے۔۔۔ تم پھر مجھے جھوٹا کہو گے۔۔"

دل آویز نے بھیگے لہجے میں خفگی ظاہر کرتے کہا تھا۔۔۔ جس کے جواب میں زارون اسے گھور کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

"اگر اس کی بات پر یقین کر لیتا تو تم اس وقت یہاں نہ بیٹھی ہوتی۔۔۔"

وہ غصے سے اس کی جانب دیکھتے وہ بات بول گیا تھا۔۔۔ جو وہ نہیں بولنا چاہتا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔ان دونوں کو ایک دوسرے کو ایسے گھورتے دیکھ علینہ نے بہت مشکل سے اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔۔

ایک کی آنکھوں میں بے یقینی تھی تو دوسرا نگاہیں چرا گیا تھا۔۔۔ جیسے یہ نہ کہنا ہو اور زبان پھسل گئی ہو۔۔

"اچھا بھائی پلیز۔۔۔ آپ بیٹھیں۔۔دل آویز آپ پلیز ساری بات بتائیں۔۔۔امی کے سامنے بھائی آپ کی بات جھٹلا کر تو دیکھیں۔۔۔گھر سے نکال دیں گی وہ آپ کے اس تیس مار خان کو۔۔۔"

علینہ نے اس کے قریب ہوتے آخری بات بہت آہستہ سے کہی تھی۔۔۔جو صرف دل آویز ہی سن پائی تھی۔۔

اس کی رنگت ایک دم سے سرخ ہوئی تھی۔۔

زارون واپس بیٹھ گیا تھا۔۔۔جس کے بعد دل آویز نے نظریں جھکائے ساری بات بتادی تھی۔۔۔۔جعفر صاحب کی ایکسیڈنٹ کی خبر سے لیے کر واپس آنے، قیس اور اس کے گھر والوں کی سازش اور پھر اپنے ہی گھر سے فرار ہونے کی۔۔۔۔

"نرمین اور میرے خاندان والے جو باتیں بنا رہے ہیں وہ بالکل جھوٹ ہیں۔۔۔میں نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔نہ میرے ڈیڈ میری

وجہ سے اس حال کو پہنچے ہیں۔۔۔ میرے ڈیڈ نے ہمیشہ ان سب کو اچھے سے رکھا۔۔۔ ان کی مدد کی۔۔

اپنی دولت ان پر پانی کی طرح لٹائی اور انہوں نے میرے ڈیڈ کو مارنے کی کوشش کی۔۔۔ میں نہیں جانتی نرمین اور اس کے پیرنٹس بھی اس سازش میں ملوث ہیں یا نہیں۔۔۔ مگر قیس اور اس کے پیرنٹس کی باتیں میں نے خود سنی ہیں۔۔

اور قیس نے جو کرنے کی کوشش کی۔۔۔"

وہ روتے ہوئے سب بتاتی چلی گئی تھی۔۔۔

علینہ اور مہرین بیگم کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جبکہ زارون بے تاثر چہرے سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔ دل آویزا خذ نہیں کر پائی تھی کہ اس شخص کو اس کی باتوں پر یقین آیا تھا یا نہیں۔۔۔

"اللہ ہدایت دے ایسے ظالموں کو۔۔۔۔ آج کل خون بالکل ہی سفید ہو گئے ہیں۔۔۔۔ بھائی اپنے ہی بھائی کی جان کا دشمن بن بیٹھا ہے۔۔۔ صرف دولت کی ہوس میں۔۔۔"

مہرین بیگم اس کے آنسو پونچھتے اسے اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔

"بچے ہمیں آپ کی بات پر پورا یقین ہے۔۔۔اور ہم سے جہاں تک ہو سکا آپ کی مدد کریں گے۔۔۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی۔۔۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نازارون۔۔۔"

مہرین بیگم نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس کے تاثرات سے وہ بھی کوئی اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔۔

"امی آج کل کہانیاں بنانا مشکل ہر گز نہیں ہے۔۔۔ پھر بھی یہ جب تک اس گھر میں رہنا چاہیں رہ سکتی ہیں۔۔۔"

زارون کا فون مسلسل بج رہا تھا۔۔ جسے وہ اگنور کر رہا تھا۔۔۔

"میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔"

اس کے یقین نہ کرنے پر دل آویز نے مہرین بیگم سے کہا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ مہرین بیگم کچھ بولتیں جب علینہ نے ثمرہ کی کال ریسیو کی تھی۔۔

"اوہ نو۔۔۔"

اس نے اٹھ کر ایل ائی ڈی آن کی تھی۔۔۔زارون بھی اپنے موبائل پر آتے نوٹیفکیشن دیکھ چکا تھا۔۔۔

سکرین پر بہت سارے نیوز چینلز پر زارون کے ساتھ وہ نقاب میں بیٹھی دکھائی جا رہی تھی۔۔۔ جس میں وہ بالکل بھی پہچان میں نہیں آ رہی تھی۔۔۔ مگر اس کے خاندان والوں نے یہ دعوا کیا تھا کہ دل آویز زارون میر حیدر کے پاس تھی۔۔۔

"مگر دل آویز نے اپنا چہرا پوری طرح سے ڈھکا ہوا ہے۔۔۔۔ پھر کیسے ان لوگوں کو پتا چل گیا۔۔۔؟؟"

علینہ نے حیرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"میں جانتی تھی پتا چل جائے گا۔۔۔ عمار نے بتا دیا ہو گا۔۔۔"

دل آویز کو اس وقت بہت زیادہ ندامت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی وجہ اس کی ریپوٹیشن خراب ہو رہی تھی۔۔۔

"تم بار بار میری دوستوں کے نام کیوں لے رہی ہو۔۔۔ کیا تم چاہتی ہو میں خود تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں۔۔۔"

زارون نے غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جبکہ مہرین بیگم نے بیٹے کو حیرت سے تکا تھا۔۔

"زارون یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔؟؟"

مہرین بیگم کو اس کا دل آویز کو ڈانٹنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"وہ لوگ کسی بھی وقت یہاں پہنچ جائیں گے۔۔ میرا یہاں رکنا آپ لوگوں کے لیے بھی مسائل پیدا کر سکتا ہے اور میرے لیے بھی۔۔۔ میں اگر ان کے ہاتھ لگ گئی تو میری عزت بھی محفوظ نہیں ہے۔۔ آپ سے مل کر دل بہت راحت ملی ہے۔۔۔"

مہرین بیگم کے ہاتھ چومتے وہ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

"بھائی۔۔۔"

علینہ نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ جانتی تھی اس کا بھائی خوف کھانے والا ہر گز نہیں تھا۔۔ مگر نجانے کیوں اس لڑکی کی معاملے میں سنگدل بن جاتا تھا۔۔۔

اسے کسی کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اس کا ہمیشہ سے یہی کہنا تھا کہ عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں تھی۔۔۔

اسے انسان کا ڈر کبھی نہیں رہا تھا۔۔۔

"نہیں میں آپ کو ایسے نہیں جانے دوں گی۔۔۔"

مہرین بیگم نے خفا نگاہوں سے بیٹے کی جانب دیکھے دل آویز کو روکا تھا۔۔۔

"سر وہ باہر پولیس آئی ہے اور ان کے ساتھ غوری خاندان کے کچھ لوگ ہیں۔۔ قیس غوری کا کہنا ہے کہ ان کی بیوی کو آپ نے اغوا

کر رکھا ہے۔۔۔ آپ کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی ہیں

انہوں نے۔۔"

گارڈ نے اندر آتے اطلاع دی تھی۔۔۔

دل آویز اپنی جگہ لرز اٹھی تھی۔۔۔مارے خوف کے اس کی

رنگت سفید پڑ گئی تھی۔۔۔ جیسے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

زارون نے ایک نظر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مہرین بیگم نے

اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔۔۔

"زارون۔۔۔"

انہوں نے بھی گھبرا کر زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ میں نے نکاح نہیں کیا اس کے ساتھ۔۔۔ وہ جان بوجھ کر ایسا کر رہا ہے۔۔۔ تاکہ مجھے لے جا سکے۔۔۔"

دل آویز کانپ رہی تھی۔۔۔ اس نے درزیدہ نگاہوں سے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ اب بھی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔

زارون کی نگاہیں اس کے کانپتے وجود پر ٹھہر گئی تھیں۔۔

"ہم دل آویز کو ان کے حوالے نہیں کریں گے۔۔۔"

مہرین بیگم نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"ان کو اندر بھیجو۔۔۔"

زارون نے گارڈ سے کہا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے اذیت سے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ جبکہ مہرین بیگم اور علینہ نے شاکی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

مہرین بیگم نے دل آویز کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔۔۔جب کچھ دیر بعد قیس اور محمود صاحب ایس ایچ او کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔

دل آویز کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔۔ قیس کی نگاہیں دل آویز کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔ان میں خباثت اور کمینگی صاف دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

"دل آویز آپ کو کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا ہم نے بیٹا۔۔۔۔ آپ اپنا گھر چھوڑ کر کیوں اس طرح سے غائب ہو گئی تھیں۔۔۔"

محمود صاحب دل آویز کی جانب بڑھنے لگے تھے جب زارون ان کی راہ میں حائل ہوتا دل آویز کو اپنے چوڑے وجود کی پیچھے چھپا گیا تھا۔۔۔اس کے ڈھال بننے پر دل آویز نے ساکت نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

کیا وہ اسے ان سے بچانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"وہ بھتیجی ہے میری۔۔۔۔اور بہو بھی۔۔۔تم ایسے مجھے اس سے ملنے سے نہیں روک سکتے۔۔۔"

محمود صاحب نے اپنے غصے پر قابو پاتے اسے سخت نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

قیس پیچھے کھڑا تھا۔۔۔

"وہ آپ لوگوں سے نہیں ملنا چاہتی۔۔۔ میرے گھر میں کھڑے ہو کر آپ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔"

زارون کا لہجہ مضبوط اور دوٹوک تھا۔۔۔ مہرین بیگم کو اطمینان ہوا تھا۔۔۔

علینہ بھی پر سکون ہوئی تھی۔۔۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کا بھائی اس لڑکی کے سامنے اسے تنگ کرتا تھا۔۔ مگر وہ اپنے سامنے اس کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔۔

مہرین بیگم نے محبت پاش نگاہوں سے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔۔

"پریشان نہ ہو بیٹا۔۔۔ زارون سب سنبھال لے گا۔۔۔"

مہرین بیگم کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے فخر اور مان تھا۔ مگر دل آویز اپنے خاندان والوں سے ہر طرح کے گھٹیا پن کی توقع رکھتی تھی۔۔۔

"وہ بیوی ہے میری۔۔۔ نکاح ہوا ہے میرا اس سے۔۔ تمہیں اسے زبردستی اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتے۔۔۔ ابھی تک ہم نے تم پر رپورٹ نہیں کی۔۔۔ ہم مذاکرات کرنے آئے ہیں۔۔۔ ورنہ تم جانتے ہو ایک پل میں تمہاری ریپوٹیشن داؤ پر لگ سکتی ہے۔۔۔

اس لیے خاموشی سے اسے ہمارے حوالے کر دو۔۔۔اس کا ساتھ دے کر تمہیں کوئی فایدہ نہیں ہو گا۔۔۔"

قیس نے آگے آتے کہا تھا۔۔۔اس کی نفرت بھری نگاہیں زارون کے پیچھے سے دل آویز کو کھوج رہی تھیں۔۔۔مگر وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔۔۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔۔"

دل آویز نے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"یہ رہا ان کا نکاح نامہ۔۔۔۔ انتیس اکتوبر کو شام چھ بج کر دس منٹ پر نکاح ہوا ہے ان کا۔۔۔۔ اس کے بعد سے یہ لڑکی گھر سے فرار ہوئی ہے۔۔۔ قیس غوری شوہر ہیں ان کے۔۔۔ آپ بہت بری طرح سے پھنس سکتے ہیں۔۔۔ اس لیے بہتر ہو گا اس لڑکی کو ان کے حوالے کر دیں اور یہ معاملہ یہیں ختم کر دیں۔۔۔"

ایس ایچ او نے آگے بڑھتے نکاح نامہ زارون کے سامنے کیا تھا۔۔۔۔ دل آویز نے گھبرا کر مہرین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔

یہ سوچ کر اس کی جان نکل رہی تھی کہ اگر زارون نے اس جھوٹے نکاح نامے پر یقین کر کے اس کو قیس کے حوالے کر دیا تو۔۔۔۔وہ کیا کرے گی۔۔۔

اس سے آگے سوچتے اس کو اپنا دل بے جان ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

"یہ لڑکی کتنی گھٹیا ہے تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔یہ جھوٹی کہانیاں بناتی ہے اور پھر دوسروں کو اس میں ذلیل کر کے خوش ہوتی ہے۔۔۔تم سے بہتر کون جانتا ہو گا اسے۔۔۔اس لیے چپ کر کے اسے میرے حوالے کر دو۔۔۔

ابھی کے ابھی دس کروڑ کی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دی جائے گی۔۔۔"

قیس کی بات پر دل آویز نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔ زارون میر حیدر شاید اس سے زیادہ اس کا ساتھ نہ دے پاتا۔۔۔

جب اسی لمحے اسے زوردار پنچ اور ساتھ قیس کے کراہ کر پیچھے گرنے کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تھا۔۔۔ قیس زمین پر پڑا درد سے بلبلا اٹھا تھا۔۔۔

اس کے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔۔۔ جس میں سے خون نکل رہا تھا۔۔

"زارون صاحب یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

ایس ایچ او صاحب نے زارون کو مزید مارنے سے روکتے پیچھے کیا تھا۔۔

مہرین بیگم اور وہ دونوں بھی گھبرا گئی تھیں۔۔ دل آویز نے بے یقینی سے زارون کو دیکھا تھا۔۔۔

ہمیشہ وہ اس کے ساتھ لڑی تھی۔۔۔ اور وہ آج اس کے مشکل وقت میں اس کی خاطر لڑ رہا تھا۔۔۔

محمود صاحب نے قیس کو پکڑا تھا۔۔۔جو اتنے عرصے بعد زارون کے ہاتھ سے پہلے سے بھی زیادہ زوردار پنچ کھانے کے بعد زمین سے اٹھ نہیں پایا تھا۔۔۔

آج اس شخص نے پہلے سے بھی کہیں زیادہ نفرت اور غصے سے پیٹا تھا۔۔۔جیسے پتا نہیں کونسی بھڑاس نکالی ہو۔

"آپ کے سامنے کوئی اگر آپ کی بیوی کے ساتھ جھوٹے نکاح کا دعوا کرے اور ایسی غلیظ بکواس کرے تو آپ کا ردعمل کیا ہو گا ایس ایچ او صاحب۔۔۔میرے خیال میں تو ایک غیرت مند شوہر کا جواب یہی ہونا چاہیے۔۔۔"

زارون کے الفاظ وہاں کھڑے سبھی افراد کو ہلا گئے تھے۔۔

سب نے ہی حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔ جبکہ دل آویز کے لیے اپنی سماعتوں پر یقین کرنا مشکل ہوا تھا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟ آپ دل آویز جعفر کی بات کر رہے ہیں کیا۔۔۔؟؟ ان کا نکاح قیس غوری سے ہو چکا ہے۔۔۔ آپ کو ابھی نکاح نامہ دکھایا ہے میں نے۔۔۔"

ایس ایچ او ان کا وکیل بنا کھڑا تھا۔۔۔۔ زارون نے سرد نگاہوں سے ایس ایچ او کو دیکھا تھا۔۔۔

قیس اور محمود صاحب بھی چکرا گئے تھے۔۔۔انہیں بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص ایسے اس لڑکی کی خاطر ڈٹ کر کھڑا ہو جائے گا۔۔۔۔ قیس محمود صاحب کو یہی کہہ کر لایا تھا کہ زارون دل آویز کو ناپسند کرتا ہے۔۔۔

آرام سے ان کے حوالے کر دے گا۔۔۔

"ایس ایچ او صاحب آپ یہ جو جھوٹے بنوائے گئے نکاح نامے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔اس سے تین گھنٹے پہلے ہمارا نکاح ہو چکا تھا۔۔۔یہ جھوٹے پیپرز بنوائے گئے ہیں۔۔۔اور جہاں تک میں

نے نیوز میں سنا ہے۔۔۔ ان کا تو کہنا ہے کہ ائیر پورٹ سے دل آویز کہاں گئی انہیں تو پتا بھی نہیں ہے۔۔

پھر یہ نکاح کیسے ہوا۔۔۔ آپ لوگ تو ٹھیک سے پلاننگ کر کے بھی نہیں آسکے۔۔۔"

زارون کی بات پر ان تینوں کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔ جلد بازی میں انہوں نے اس بات پر دھیان ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

اسی وقت زارون کا وکیل اور ایس پی سیف اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ سیف اس کے چاچو کا بیٹا تھا۔۔۔

جو ایک سال پہلے سی ایس ایس کا امتحان پاس کر کے اس پوسٹ پر تعینات ہوا تھا۔۔۔ اور اس وقت اس کے ایک میسج پر وہاں پہنچ گیا تھا۔۔۔

وکیل سے اس کی پہلے بات ہو چکی تھی۔۔ وہ بہت ذہین تھا۔۔ جانتا تھا یہ سب کیا جائے گا۔۔۔۔ اس کا دماغ ان لوگوں سے بہت تیز چلتا تھا۔۔۔ یہ لوگ بنے بنائے تخت پر بیٹھے تھے۔۔۔

مگر اس نے اپنی زندگی میں بہت سٹرگل دیکھی تھی۔۔۔ اس نے اپنا تخت اپنے لیے خود تعمیر کیا تھا۔۔۔

وہ ایسی سازشوں سے نبٹنا جانتا تھا۔۔۔

اپنے سینئر آفیسر کو وہاں دیکھ ایس ایچ او کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔

"یہ زارون میر حیدر اور دل آویز جعفر کا نکاح نامہ۔۔۔۔اور گواہ بھی حاضر ہے۔۔۔۔میں اس نکاح میں گواہ کے طور شامل تھا۔۔۔ اور وکیل صاحب بھی۔۔۔ آپ کو اب بھی کوئی وضاحت درکار ہو گی ایس ایچ او صاحب یا اتنی کافی ہے۔۔۔"

اے ایس پی سیف فل یونیفارم میں ملبوس ایس ایچ او کو طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔اس نے علینہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ مسکرا رہی تھی سیف کو دیکھ کر۔۔

"یہ دونوں جب مل کر کچھ کرتے ہیں تو ایسے ہی اگلے کی بولتی بند ہو جاتی ہیں۔۔۔ بچپن سے ایسے ہی کرتے آئے ہیں۔۔ اب آپ دیکھنا کیا حشر ہوتا ہے ان کا۔۔۔"

علینہ کی بات پر دل آویز نے زارون میر حیدر کے مضبوط سراپے کی جانب تکا تھا۔۔

تحفظ کا بھرپور احساس اس کے دل میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔ اسے لگا تھا اس کے ڈیڈ کے سوا کوئی اس کا اپنا نہیں ہے۔۔۔ کوئی اس کی خاطر نہیں لڑے گا۔۔۔

مگر یہ شخص کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی اس کا سب کچھ بن گیا تھا۔۔۔

"معاف کیجیے گا سر میں تو ان کی بات پر یقین کر کے۔۔۔"

ایس ایچ او کی بات وہیں رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ پر رشوت خوری کا الزام ہے۔۔۔ آپ کو مجھ ابھی معطل کرتا ہوں۔۔۔ اور آپ پر کل سے انکوائری بیٹھے گی۔۔۔ ابھی جائیں یہاں سے۔۔۔"

سیف نے پہلے ایس ایچ او کو وہاں سے فارغ کیا تھا۔۔۔

قیس اور محمود صاحب کے رنگ بالکل اڑ چکے تھے۔۔

"لگتا ہے تمہارے ہوش ٹھکانے آ گئے ہونگے۔۔۔ اگر نہیں آئے تو میں دوبارہ کر دیتا ہوں۔۔۔ اب اگر دوبارہ میری بیوی پر جھوٹے نکاح کا دعوا کیا تو یہ جو دانت بچ گئے ہیں یہ بھی توڑ دوں گا۔۔۔"

زارون نے قیس کے سامنے آتے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

جبکہ زارون کے لبوں سے اپنے لیے بار بار یہ لفظ سنتے دل آویز کی دھڑکنیں اودھم مچانے لگی تھیں۔۔ اس کے پورے وجود پر لرزش سی طاری ہوئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی وہ اس کو بچانے کی خاطر ایسا بول رہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کم بخت دل کا کیا کرتی۔۔۔ جو اس کی سنتا ہی نہیں تھا۔۔۔

"تم یہ ٹھیک نہیں کر رہے ہو۔۔۔ یہ لڑکی تمہیں بھی دھوکا دے گی۔۔۔۔ یہ کسی کی نہیں ہے۔۔۔"

قیس نے اسے وارن کیا تھا۔۔۔

"گیٹ لاسٹ۔۔۔۔ دوبارہ کوئی بھی گھٹیا حرکت کرنے سے پہلے سوچنا ضرور۔۔۔ میں چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔"

زارون نے اسے باہر کا راستہ دکھایا تھا۔۔۔ محمود صاحب بھی اسے برے نتائج کی دھمکیاں دیتے وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔۔

"السلام وعلیکم۔۔۔۔"

سیف مہرین بیگم سے ملنے کے بعد اسے بھی ادب سے سلام کر گیا

تھا۔۔۔۔

"کیسی ہیں آپ بھابھی۔۔؟؟"

لبوں میں مسکراہٹ دبائے اس نے دل آویز سے دریافت کیا

تھا۔۔۔

"بکواس مت کرو۔۔۔"

جہاں اس کی طرز تخاطب پر دل آویز شرم سے سرخ ہوتی نظریں جھکا گئی تھیں۔۔۔ وہیں زارون نے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"جہاں تک مجھے ان محترمہ کے بارے میں پتا ہے یہ تو وہی نہیں ہیں جو ایسی بات پر میرے دانت توڑ دیتیں۔۔۔ مگر یہ تو شرما گئی ہیں۔۔۔ بیٹا مانو نہ مانو معاملہ گڑبڑ ہے۔۔۔"

سیف نے اس کے ساتھ بیٹھتے سرگوشی کی تھی۔۔۔ اسے علینہ نے دل آویز کے بارے میں سب بتا دیا تھا۔۔۔

علینہ اور سیف کی کچھ مہینے پہلے منگنی ہوئی تھی۔۔۔اور عنقریب شادی تھی۔۔۔

یہ رشتہ ان دونوں کی پسند اور رضامندی سے ہوا تھا۔۔۔۔زارون مہرین بیگم کو اپنے ساتھ لے آیا تھا۔۔

جبکہ نعمان صاحب اور ان کی دوسری بیوی کو اس نے ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔وہ ہر مہینے ایک بھاری رقم اپنے باپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتا تھا۔۔۔وہ اپنا فرض پورا کر رہا تھا۔۔۔

مگر جو سلوک ان لوگوں نے اس کے ساتھ اور اس کی ماں بہنوں کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد وہ ان کو پھر سے اپنے ساتھ رکھ کر اپنی ماں کو دوبارہ سے اذیت کا شکار نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

ان لوگوں سے علیحدگی ہی بہتر تھی۔۔۔وہ بھی ہر مہینے ملنے والی اپنی سوچ سے بھی زیادہ بڑی رقم پر خوش تھے۔۔۔

سیف کی بات پر زارون نے دل آویز کی جانب تکا تھا۔۔جو علینہ کے جانب سے دیئے پانی کے گلاس کو لبوں سے لگائے سرخ ٹماٹر ہو چکی تھی۔۔

"وہ ابھی پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔۔۔ورنہ تمہاری وردی کا لحاظ کیے بغیر تمہارے دانت توڑ دیتی۔۔۔"

اس لڑکی کے کارنامے یاد کرتے چند لمحوں کے لیے زارون کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔وہ اب بہت زیادہ بدل چکی تھی۔۔

یا شاید اب وہ انسان رہا نہیں تھا جو کے بل بوتے پر وہ اتنی بے خوفی اور نڈر انداز میں سب سے الجھتی تھی۔۔۔۔جانتی تھی اس کا باپ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔

"جوڑی اچھی بنے گی پھر تو۔۔۔ دونوں کو ہی دوسروں کے دانت توڑنے کا شوق ہے۔۔۔ اور ایک دوسرے کے بھی۔۔۔"

سیف ہنسا تھا۔۔۔ جس پر زارون نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا تھا۔۔

جبکہ سیف کے ہنسنے پر سامنے بیٹھی تینوں خواتین نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"یہ نکاح نامہ کہاں سے آیا۔۔۔؟"

مہرین بیگم نے زارون سے پوچھا تھا۔۔۔

"جیسے انہوں نے جھوٹا بنوایا تھا۔۔۔ ویسا ہم نے بھی بنوالیا۔۔"

زارون کے جواب پر مہرین بیگم نے دل آویز کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو ابھی بھی خوف کا شکار تھی۔۔۔ وہ لوگ جو دھمکیاں دے کر گئے تھے۔۔۔ وہ جانتی تھی اس کا پیچھا اتنی آسانی سے نہیں توڑیں گے۔۔۔

"تو پھر ابھی میں بھی ایک نکاح نامہ تیار کروانا چاہتی ہوں۔۔۔ جو بالکل اصلی ہو۔۔۔ اور تم دونوں کی رضامندی سے یہ نکاح ہو۔۔۔"

مہرین بیگم نے بہت سکون سے ان دونوں پر دھماکہ کیا تھا۔۔

زارون نے بے یقینی سے ماں کی طرف دیکھا تھا۔۔ دل آویز بھی شاک میں بیٹھی ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس کا دل اتنے زور سے دھڑکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔۔۔ یہ وہ بات تھی جس کی خاطر اس کا دل خواہش کرنے کی ہمت بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔ مگر اس اس دل کی حالت تھی۔۔۔

اس سے کوئی واقف نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

زارون نفی میں سر ہلاتا دل آویز کے کوئی بھی ری ایکشن دینے سے پہلے ہی انکار کر گیا تھا۔۔۔ دل آویز جانتی تھی ایسا ہی ہو گا۔۔۔

اس لیے وہ چپ بیٹھی رہی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ سیف مولوی صاحب کو کال کرو اور گواہوں کا بھی انتظام کرو۔۔۔۔ قابلِ اعتبار لوگ ہونے چاہیں۔۔۔۔ فہیم بھائی، بھابھی اور حمزہ کو بھی بلا لو۔۔۔"

مہرین بیگم نے اس کے انکار کو اہمیت نہیں دی تھی۔۔

"چپ کر کے بیٹھو یہاں۔۔۔ تم کسی کو نہیں بلاؤ گے۔۔۔ بلکہ تم نکلو اب یہاں سے۔۔۔ اپنے گھر جاؤ۔۔۔ تمہارا کام ہو گیا ہے۔۔۔"

زارون کی بات پر سیف نے بچارگی سے مہرین بیگم کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

علینہ اس کی حالت دیکھ اپنی ہنسی نہیں روک پائی تھی۔۔۔ وہ خواہ مخواہ بیچ میں فٹبال بن گیا تھا۔۔۔۔

"زارون یہ میرا حکم ہے۔۔۔ آپ کو ماننا پڑے گا۔۔۔ سیف میری بات نہیں مان رہے آپ۔۔۔"

مہرین بیگم نے بیٹے کو گھورنے کے ساتھ ساتھ سیف کو بھی اشارہ کیا تھا۔۔۔ جس پر وہ زارون کی حالت دیکھ اپنی ہنسی چھپاتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"بیٹا تمہیں تائی جان کے اپنی شادی کے حوالے سے ارمانوں کی خبر ہے۔۔۔ اوپر سے تم نے جھوٹا نکاح نامہ تیار کروا دیا اور اتنی پیاری لڑکی بھی لے آئے۔۔۔ اب تمہیں کیوں لگتا ہے تم بچ جاؤ گے۔۔۔"

جاتے جاتے وہ زارون کو چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کی سرگوشی صرف زارون تک ہی رہی تھی۔۔۔

"امی آپ آرام سے میری بات سنیں اور سمجھیں۔۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں اس کو ہر حال میں پروٹیکٹ کروں گا۔۔جب تک اس کے ڈیڈ ٹھیک نہیں ہو جاتے اس کی زمہ داری میری ہو گی۔۔۔ آپ کو میری بات پر یقین ہونا چاہیے۔۔"

زارون نے ان کو سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

دل آویز وہاں ایسے بیٹھی تھی جیسے اس کی نہیں کسی اور کی بات ہو رہی ہو۔۔۔۔

اسے فکر نہیں تھی وہ جانتی تھی زارون ہی نہیں مانے گا۔۔۔تو اس کے انکار کرنے کی نوبت نہیں آئے گی۔۔۔

"میں پھر بھی یہ نکاح چاہتی ہوں۔۔ لیکن اگر آپ نہیں مانو گے تو میں ساری زندگی اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی آپ کو۔۔۔۔ میرے شوہر کا گھر ابھی بھی خالی ہے میرے لیے۔۔۔"

مہرین بیگم کی بات پر زارون نے شاکی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ دل آویز نے بھی جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

وہ اتنی بڑی بات بول گئی تھیں اس کی خاطر۔۔۔۔

علینہ ایک جانب بیٹھی خاموشی سے سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بھائی آپ جلدی بتائیں رات کافی ہو رہی ہے۔۔۔ ثمرہ آپی اور زویا آپی نے بھی آنا ہو گا۔۔۔"

علینہ نے اتنی بڑی بات کے بعد جو بات کہی تھی زارون کی قہر آلود نگاہوں پر وہ فوراً سے جھکا گئی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ آپ کو جو چاہ رہی ہیں ویسا ہی ہو گا۔۔۔ مگر آپ اچھا نہیں کر رہیں۔۔۔"

زارون ماں کی بات پر ان سے سخت خفا ہو چکا تھا۔۔۔

بنا ان کی جانب دیکھے وہ وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔ دل آویز نے اس کو غصے سے وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔۔

"آنٹی میں یہ نکاح نہیں کر سکتی۔۔"

ڈرائینگ روم سے نکلتے زارون کی سماعتوں سے یہ کانپتا لہجہ ٹکرایا تھا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ ایسا ہو گا۔۔۔

بنا رکے وہ وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

"وجہ جان سکتی ہوں؟؟"

مہرین بیگم نے محبت سے اس کی ٹھوڑی چھوتے پوچھا تھا۔۔۔

"میں نے آپ کو اپنی بیٹی مانا ہے۔۔مجھے یقین ہے آپ بھی مجھے اپنی ماں سمجھ کر سچ سچ بتاؤ گی۔۔۔۔"

مہرین بیگم نے رو رو کر ہلکان ہوتی ان حسین آنکھوں میں دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

جو اس سوال پر پھر سے بہنے لگی تھیں۔۔

"وہ مجھے پسند نہیں کرتا۔۔۔ہمارے تعلقات کبھی ٹھیک نہیں رہے۔۔۔میں نے اسے بہت تنگ کیا ہے۔۔۔"

دل آویز انگلیاں مروڑتی شرمندہ لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

"یہ سب جانتی ہوں میں۔۔۔ آپ دوں وں کی ساری لڑائیوں کی خبر ہے مجھے۔۔۔ ایسی جگہوں پر ہو جاتے ہیں اختلاف۔۔۔ جو وہیں ختم کر دینے چاہیں۔۔۔ نکاح کا رشتہ بہت مقدس ہے۔۔۔ یہ دلوں میں پسندیدگی اور محبت کیسے ڈال دیتا ہے پتا بھی نہیں چلتا۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی وجہ ہے تو وہ بتا سکتی ہیں مجھے۔۔۔"

مہرین بیگم نے اسے پیار سے سمجھایا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ وہ نرمین کو پسند کرتا ہے۔۔۔ وہ شادی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔۔۔ آپ پلیز اس سے زبردستی نہ کریں۔۔۔ میں ایسے

کسی کے بیچ نہیں آنا چاہتی۔۔۔ اب تک بہت بہت بد دعائیں لی ہیں۔۔۔ اب مزید سہنے کی ہمت نہیں ہے۔۔۔"

دل آویز کی آنکھوں سے آنسو ایک تواتر سے بہہ رہے تھے۔۔

"مجھ سے بہتر میری زارون کو کوئی نہیں جانتا۔۔۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ میرے سامنے ضرور بات کرتا۔۔۔ اپنے دل کی ہر بات وہ مجھ سے کرتا ہے۔۔۔ اس نے اس لڑکی کا نام آج تک میرے سامنے اس طرح سے نہیں لیا۔۔۔

ہاں وہ اس کی دوست ہے۔۔۔ اور دوست کے طور پر ہی ہمیشہ اس کا ذکر کیا ہے اور ملوایا ہے۔۔۔ اس سے زیادہ کبھی کچھ نہیں

ہوا۔۔۔ کیا آپ کو میرے بیٹے میں کوئی برائی نظر آتی ہے۔۔۔ یا وہ آپ کو برا لگتا ہے آپ کے ساتھ کسی طرح کی زبردستی ہو رہی ہے تو سوچا جا سکتا ہے۔۔۔"

مہرین بیگم کو وہ لڑکی بہت معصوم اور پیاری لگی تھی۔۔۔ جو بہت صاف گوئی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

"نن نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ مگر وہ آپ سے ناراض ہو گیا ہے۔۔۔ اور ناخوش ہے اس تعلق سے۔۔۔"

دل آویز بنا بولے بھی اقرار کر گئی تھی۔۔۔ مہرین بیگم ہولے سے مسکرائی تھیں۔۔۔ اور اس کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔

"میری بات ہو گئی ہیں ثمرہ آپی سے۔۔۔وہ ابھی بوتیک پر پہنچ چکی ہیں۔۔۔انہوں نے کہا ہے جو بھی ڈریس تیار ملے گا وہ لے آئیں گی اور زویا آپی بھی بس پہنچنے والی ہیں۔۔۔"

علینہ نے وہاں آتے اطلاع دی تھی۔۔۔

جبکہ ڈریس کا سن کر دل آویز کے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔

"ڈریس کس لیے۔۔۔؟؟"

اس نے زرد ہوتی رنگت کے ساتھ علینہ سے پوچھا تھا۔۔۔

"تو کیا اس حلیے میں رخصت ہو کر جائیں گی میرے اکلوتے پیارے بھائی کے کمرے میں۔۔۔۔ جن کی شادی کے خواب ہم چار خواتین نجانے کب سے دیکھ رہی ہیں۔۔۔ وہ ہیں کہ مان کے ہی نہیں دیتے تھے۔۔۔ ابھی قابو میں آئے ہیں تو انہیں ایسے نہیں چھوڑیں گے ہم۔۔۔ جیسے سوچا تھا ویسے شاندار طریقے سے تو شادی نہیں ہو رہی ان کی۔۔۔۔

مگر ہم اتنے میں ہی خوش ہیں۔۔۔ جب آپ کے فادر ٹھیک ہو جائیں گے تو بہت دھوم دھام سے دوبارہ آپ دونوں کی شادی کریں گے۔۔۔"

علینہ اپنے پلانز بتا رہی تھی اور وہ اندر ہی اندر ہول رہی تھی۔۔۔۔

وہ جس طرح سے مانا تھا یہ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔ اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے مان کر غلطی کی تھی۔۔۔ اس شخص نے اسے بچا کر جو نیکی کی تھی اسے اسی کے گلے کا طوق بنایا جا رہا تھا۔۔۔

"میں نکاح سے پہلے ایک بار زارون سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔"

دل آویز نے علینہ سے کہا تھا۔۔۔

"اپنے ہونے والے شوہر کا نام ایسے منہ پھاڑ کر نہیں لیتے لڑکی۔۔۔ عزت سے پکارو ہمارے بھائی کو۔۔۔"

زویا نے اپنے شوہر کے ساتھ اندر آتے بڑی نند ہونے کا رعب ڈالتے لبوں پر مسکراہٹ سجائے اور آواز میں تیکھا پن رکتے اسے ٹوکا تھا۔۔۔ دل آویز گھبرا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تھی۔۔

زویا اسے دیکھ کر ایسے ملی تھی جیسی برسوں سے جانتی ہو۔۔۔ اس کے دونوں گالوں پر پیار کرتے وہ اسے اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔

"ماشاءاللہ بہت پیاری ہو آپ۔۔۔ میرے بھائی کے جوڑ کی۔۔۔"

زویا کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔اس کی بات پر دل آویز جھینپ گئی تھی۔۔۔ کتنی محبت کرتی تھیں وہ اپنے بھائی سے۔۔۔اور وہ شخص جس نے اسے ہمیشہ ذلت دی تھی۔۔۔۔

اس کے رشتوں کی طرف سے اسے کرنی محبت اور عزت مل رہی تھی۔۔۔

زویا کے شوہر عدیل نے آگے بڑھ شفقت بھرا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تھا۔۔۔ ثمرہ اور ولید بھی آچکے تھے۔۔۔

ان کا انداز بھی بہت والہانہ تھا۔۔۔ دل آویز کو لگا ہی نہیں تھا کہ وہ ان لوگوں کے لیے اجنبی تھی۔۔۔ اسے ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سالوں سے یہیں پر رہ رہی تھی۔۔

فہیم صاحب مولوی صاحب کو لے کر اپنے گھر والوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئے تھے۔۔۔ یہ سب گھر کی قابل اعتماد لوگ تھے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ دل آویز جعفر سے دل آویز زارون بنا دی گئی تھی۔۔۔ اس نے زارون سے بات کرنے کی کوشش کی تھی نکاح سے پہلے۔۔۔ مگر اس کی بہنوں نے ملنا ممنوں قرار دے دیا تھا۔۔۔۔

وہ علینہ کے کمرے میں تھی اور زارون باہر تھا۔۔۔ نکاح پر سائن اس نے یہیں پر کیے تھے۔۔۔

اسے ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ یہ سب اس طرح سے ہو گیا تھا۔۔۔

وہ آج پھر قسمت کے کھیل پر دھنگ رہ گئی تھی۔۔۔

کیسے اس کے اتنے دور چلے جانے کے باوجود کو اس کی نصیب میں تھا اسے واپس اسے ہی سونپ دیا گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز کو اپنی رب سے کیا شکوہ یاد آیا تھا کہ جو انسان اس کی قسمت میں نہیں تھا۔۔۔اسے اس کے دل میں کیوں جگہ دی تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت وہ اپنے رب کی فیصلوں پر کچھ بولنے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔ نکاح تو ہو گیا تھا مگر اس کا دل اندر سے بے چین تھا۔۔۔

زارون کس طرح سے مانا تھا وہ جانتی تھی۔۔۔وہ شخص تو اسے مل گیا تھا مگر اس کا دل نرمین کے پاس تھا۔۔۔

نجانے اب آگے اس کے لیے کونسی آزمائش لکھی تھی۔۔۔

اس کے لیے نکاح کی مناسبت سے کریم کلر کے بہت ہی خوبصورت شرارے کا انتخاب کیا گیا تھا۔۔۔ جس کے اوپر گولڈن کلر کا بہت ہی نفیس کام کیا گیا تھا۔۔۔

خوبصورت زیورات کے ساتھ مکمل تیار ہوئی وہ نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔

وہ آج تک اپنے ہی الٹے سیدھے فیشن کرتی آئی تھی۔۔۔ ایسے کپڑے اس نے کبھی نہیں پہنے تھے۔۔۔

اس وقت اپنے آپ کو دیکھتے اسے یقین نہیں آیا تھا کہ یہ وہی تھی۔۔۔ اتنی حسین وہ خود کو پہلے کبھی نہیں لگی تھی۔۔

"دھیان سے یہ کلر فیورٹ ہے بھائی کا۔۔۔ اور آپ قیامت بھی ڈھا رہی ہیں۔۔۔"

ثمرہ نے اسے زارون کے کمرے میں لاتے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویز کی دھڑکنیں اس کے کانوں میں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

بہت تھوڑے وقت میں اس کے کمرے کو بہت ہی خوبصورتی سے سجا دیا گیا تھا۔۔۔ سفید پھولوں اور سبز پتیوں کے ساتھ بہت ہی پیاری ڈیکوریشن کی گئی تھی۔۔۔

پھولوں کی معطر خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔کمرے کی مدھم روشنیاں ماحول کو مزید رومانوی بنا رہی تھیں۔۔۔دل آویز کی سانسیں تھمنے لگی تھیں۔۔۔

"وہ بہت غصے میں ہے۔۔۔"

دل آویز نے گھبرا کر کہا تھا۔۔۔

"اوہ ہو۔۔۔۔اتنی پیاری بیوی دیکھ کر سارا غصہ بھاگ جائے گا۔۔۔۔اور دوسری بات مجازی خدا ہیں وہ اب آپ کے۔۔۔ میرے بھائی کو تھوڑی عزت دے دو لڑکی۔۔۔ان حسین لبوں

سے جب زارون بھائی کے لیے آپ نکلے گا تو وہ اسی وقت اپنا دل ہار بیٹھیں گے۔۔۔"

زویا کی بات پر ثمرہ اور علینہ مسکرائی تھیں۔۔۔ دل آویز ان تینوں کی شوخیوں پر خود میں سمٹی جا رہی تھی۔۔۔

"بھابھی کی مرضی ہے، وہ اپنے شوہر کو جیسے بھی بھلائیں۔۔۔۔ یہ تو بھائی ڈیسائیڈ کریں گے کہ انہیں کیا بلوانا ہے۔۔۔۔ میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔"

علینہ کو اس کا خیال آیا تھا۔۔ جس کے لیے آج کی رات بہت زیادہ لمبی ہو چکی تھی۔۔

اس وقت رات کے دو بج رہے تھے۔۔۔۔

ان تینوں کو گئے آدھا گھنٹہ گزرا تھا جب دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی تھی۔۔۔

دل آویز بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔۔اس کا دل چاہا تھا وہ کہیں غائب ہو جائے۔۔۔۔

اس شخص کی موجودگی کا احساس اس کے اعصاب پر بھاری پڑنے لگا تھا۔۔۔دل سینے کی دیواریں توڑ کر باہر آنے کو تیار ہوا تھا۔۔۔

اس نے اس منظر کے خواب بہت دیکھے تھے۔۔۔ مگر کبھی سوچا نہیں تھا کہ یہ لمحے اس کا رب اس کی جھولی میں ڈال دے گا۔۔۔ اس شخص کو اس نے کبھی دعاؤں میں نہیں مانگا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ جانتی تھی زارون میر حیدر کی خوشی اس کے ساتھ نہیں ہے۔۔۔ وہ اس شخص کو خوش دیکھنا چاہتی تھی اپنی محبت کے ساتھ۔۔۔ مگر آج جو ہوا تھا۔۔ وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ خود غرض کیوں ہو گئی تھی اتنا۔۔

باقی چیزوں کے بارے میں اس نے کیوں نہیں سوچا تھا۔۔۔اس شخص کی خوشی اور رضا اس رشتے میں نہیں تھی۔۔۔۔وہ پھر بھی کیونکر اس کی زندگی میں شامل ہو گئی تھی۔۔۔

دل آویز کو لگا تھا وہ اب اس پر اپنے اندر کی بھڑاس نکالے گا۔۔۔ وہ اب پوری طرح سے اس کے رحم و کرم پر تھی۔۔۔وہ اس سے ایک ایک بدلہ لے سکتا تھا۔۔

بھاری قدموں کی چاپ بہت قریب سنائی دے رہی تھی۔۔۔

اس نے چہرا جھکا لیا تھا اور آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

مارے گھبراہٹ کے اسے لگا تھا وہ ابھی اس جہاں سے کوچ کر جائے گی۔۔ اس کے دل پر بوجھ سا بنا تھا۔۔

"نکاح مبارک ہو مسز دل آویز زارون۔۔۔۔"

اس کے مقابل بیٹھتے بھاری گھمبیر لہجے میں کہا گیا تھا۔۔۔ دل آویز کی سانسیں بھاری ہوئی تھیں۔۔۔

ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔

وہ اندازہ نہیں لگا پائی تھی کہ یہ جملہ طنز میں ادا کیا گیا تھا۔۔۔ یا عام انداز میں۔۔۔۔

مگر اس کی آواز کی گھمبیر تا دل آویز کو اپنے دل تک محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"تمہاری منہ دکھائی کا تحفہ۔۔۔ میں نے نہیں خریدہ تمہاری ساس صاحبہ نے بھجوایا ہے۔۔۔۔"

اس نے ایک جیولری باکس اس کی جانب بڑھایا تھا۔

دل آویز نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کے سامنے بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔ وہ بنا پلکیں جھپکائے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

دل آویز کا دل بہت شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس کی پلکیں لرز گئی تھیں۔۔۔۔

اس نے فوراً نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔

دل آویز کا اس وقت جو روپ تھا اس پر سے نگاہیں ہٹانا بہت مشکل تھا۔۔۔

وہ کسی کا بھی ایمان ڈانوں ڈول کر سکتی تھی۔۔۔سامنے بیٹھا شخص نجانے کیسے بچا ہوا تھا۔۔۔۔

اوپر سے کمرے کا جو ماحول بنایا گیا تھا۔۔ اسے پھنسانے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔۔۔

وہ انسان تھا فرشتہ نہیں کے خود پر اتنا ضبط رکھ پاتا۔۔۔۔ سامنے بیٹھی لڑکی اپنے قیامت خیز سراپے کے ساتھ آج حسین دکھنے کی ساری حدیں پار کیے ہوئی تھی۔۔

اس کی گریہ زاری سے سرخ سوجی آنکھیں اس کے دلفریب میں سوگواریت گھول رہی تھیں۔۔۔ جو اسے مزید پرکشش اور دلنشین بنا رہا تھا۔۔۔

"تم تھک گئی ہو گی اس سب سے۔۔۔ امی نے الماری میں تمہارے لیے کچھ ڈریسز رکھوائیں ہیں۔۔۔ ان میں سے جو مناسب لگے پہن لینا۔۔۔ باقی تمہاری مرضی اور پسند کے مطابق ڈریسز کل آجائیں گے۔۔۔"

زارون میر حیدر کسی کی مجبوری کا فایدہ نہیں اٹھاتا تھا۔۔۔ اور یہاں تو وہ کسی قیمت پر ایسا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اس کی گود میں وہ باکس رکھتا اس کی خاموشی پر بوجھل سانس خارج کرتا پاس سے اٹھنے لگا تھا۔۔۔ جب دل آویز نے اسے پکار لیا تھا۔۔۔

"سنو۔۔۔"

کپکپاتی آواز زارون کو اٹھنے سے روک گئی تھی۔۔۔

"سناؤ۔۔۔"

آواز ایسی تھی جیسے خود پر بہت ضبط کیا جا رہا ہو۔۔۔۔

نگاہیں اس کے مخملی ہاتھوں پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔ جو بار بار اس کی نگاہوں کی تپش سے گھبرا کر پنوں سے سیٹ دوپٹہ درست کرنے کی کوشش کرتے مقابل ہو مزید ڈسٹرب کر رہے تھے۔۔۔۔

اتنے حسین ہاتھ اس نے آج تک نہیں دیکھے تھے۔۔۔اس کے پورے سنگھار میں صرف مہندی کی کمی تھی۔۔۔۔اس کے ہاتھ پیر مہندی سے خالی تھی۔۔

جلد بازی میں یہ تیاری بھی بہت زیادہ تھی۔۔۔

سرخ لپسٹک سے سجے قاتل ہونٹ اس کے بولنے پر ہلے تھے اور مزید فسوں طاری کر گئے تھے۔۔۔۔

"آئم سوری۔۔۔میری وجہ سے تمہیں یہ سب جھیلنا پڑا۔۔میں نرمین سے خود بات کروں گی۔۔۔۔وہ سمجھ جائے گی۔۔۔اور جیسے ہی ڈیڈ ٹھیک ہونگے۔۔۔یہ نکاح ختم۔۔۔۔۔"

بات کرتے ہوئے اس نے مقابل کے چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات نہیں دیکھے تھے۔۔۔

آنکھوں کی تیزابیت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔اس لمحے شدت سے دل چاہا تھا ان گلابی ہونٹوں کو آج اس کی گستاخیوں کا حساب چکا دے۔۔۔۔

وہ ابھی اپنی بات مکمل بھی نہیں کر پائی تھی۔۔۔جب زارون میر حیدر اس کی نازک کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنی جانب کھینچ گیا تھا۔۔۔دل آویز اس حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔۔

وہ سیدھی اس کے اوپر جا گری تھی۔۔۔ زارون اس کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اس کی گردن میں اپنی دوسری ہتھیلی رکھتا، اس کے لبوں پر قابض ہوتا اس کے باقی کے الفاظ اپنے اندر اتار گیا تھا۔۔۔

دل آویز کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابلِ یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔۔ اس کی دھڑکنوں کا طوفان سینے میں برپا ہوا تھا۔۔۔

اس شخص کا لمس شدت بھرا تھا۔۔۔ وہی شدت جو ہمیشہ اسے پکڑتے اس کے انداز میں ہوتی تھی۔۔ دل آویز کی روح تک کانپ گئی تھی۔۔

وہ اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیل رہا تھا۔۔۔ عجیب سا غصہ اور جنونیت بھرا انداز تھا اس شخص کا۔۔۔

دل آویز نے اس کے گریبان کو اپنی مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔۔ اس کا نازک وجود پوری طرح سے اس شخص کی مضبوط پناہوں میں قید تھا۔۔۔ وہ زرا سی مزاحمت بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے ان گداز ہونٹوں کی نرماہٹیں محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ شخص جو آج ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔۔اس لڑکی کے کی الفاظ کا جواب اپنے انداز میں دیتا اس کے نازک لبوں پر اپنی پہلی مہر ثبت کر گیا تھا۔۔۔۔

اس شخص کا پہلا استحقاق بھرا لمس ہی اتنا جان لیوا تھا کہ وہ لرز گئی تھی۔۔۔اس کو اپنے ہونٹ جلتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ کیا ہو گیا تھا اس شخص کو۔۔۔۔کیا وہ اس میں نرمین کو تو تصور نہیں کر رہا تھا۔۔۔یہ خیال ہی دل آویز کی آنکھوں میں نمی بھر گیا تھا۔۔۔۔

"تمہارے لیے یہ سب اب بھی مذاق ہے۔۔۔ کہ ایسے ہی یہ نکاح ختم ہو جائے گا۔۔۔۔"

اسے جب وہ نازک وجود بری طرح سے کانپتا محسوس ہوا تو اس کی سانسوں پر رحم کھاتا وہ ان گداز ہونٹوں کو آزادی بخش گیا تھا۔۔۔ جن پر سجی سرخ لپسٹک اب بالکل غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر پھر بھی وہ گلابی پنکھڑیاں بے پناہ حسین نظر آ رہی تھیں۔۔۔ جن کی کپکپاہٹ ان کی قیامت خیزی کو مزید بڑھا رہی تھیں۔۔۔

زارون نے اسے دور نہیں ہونے دیا تھا۔۔وہ اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے اس کی جانب دیکھنے کی بھی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

زارون کتنے ہی لمحے اس کے چہرے سے نگاہیں نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔

اس کی نگاہوں کی تپش سے گھبرا کر دل آویز نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے اس سے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ اس کی دونوں ہتھیلیاں تھام کر اس کی کمر پر باندھ گیا تھا۔۔۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتی خود کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"پلیز۔۔۔۔لیو می۔۔۔۔ تم اس زبردستی نکاح کا غصہ ایسے نہیں نکال سکتے مجھ پر۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ آنٹی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ تم نرمین سے محبت کرتے ہو۔۔۔ مگر ان کا یہی کہنا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اچھے سے جانتی ہیں۔۔۔ اسے نرمین پسند نہیں ہے۔۔۔ تم نے نرمین کے بارے میں اپنے گھر والوں کو کیوں نہیں بتا رکھا تھا۔۔

اسی وجہ سے یہ ہوا ہے۔۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔"

دل آویز اس شخص کو باز رکھنے کی خاطر اتنی لمبی تمہید باندھ گئی تھی۔۔۔۔ آنکھوں میں نمی بھرے وہ اسے بول رہی تھی۔۔۔ اسے اس بد مزاج سڑیل شخص سے اس سب کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔

وہ آج پہلی بار اس شخص کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔۔۔ اور اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

اس کی سانسیں ابھی تک نارمل نہیں ہوئی تھیں۔۔۔۔ بہت دیر بعد وہ بولنے کے قابل ہوئی تھی۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ لیکن اس کی گرم سانسیں دل آویز کے چہرے کو جھلسا رہی تھیں۔۔۔

وہ اس کی خفگی دکھانے پر اسے تکے گیا تھا۔۔۔

اور پھر اسے اپنے حصار میں قید کیے تکیے سے ٹیک لگائے اسے اپنے اوپر جھکا گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔ اس نے دور ہونے کی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کی کمر اس شخص کے شکنجے میں جکڑی جا چکی تھی۔۔۔۔ دل آویز اس بے باکی پر جی جان سے لرزی تھی۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اس شخص کو کیا ہو گیا تھا۔۔۔

"مجھے کیا پتا تھا تم اس طرح سے میرے سر ڈال دی جاؤ گی۔۔۔۔

ورنہ پہلے ہی خود کو بچانے کا انتظام کر لیتا۔۔۔"

اس نے ہاتھ بڑھا کے دل آویز کے دوپٹے کو اتار دیا تھا۔۔۔۔۔

دل آویز نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جواب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی پر

گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔۔

سیاہ مقناطیسی نگاہوں میں کچھ ایسا تھا جو دل آویز کو ہپنوٹائز کر گیا تھا۔۔۔

اسے خبر ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ کب اسے اس شخص نے دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کیا تھا۔۔۔۔ اور اس وقت اس کا ہوش ربا دلفریب سراپا زارون میر حیدر کی آنکھوں کے سامنے تھا۔۔۔

اس کی کمر پر مضبوط ہاتھ کی انگلیاں ہولے سے سرایت کرتی دل آویز کی جان مزید مشکل میں ڈال گئی تھیں۔۔۔ اس شخص کے لیے یہ سب غصہ یا انتقام ہو سکتا تھا۔۔۔

مگر اس کے دل کی حالت اس وقت بہت غیر ہو چکی تھی۔۔۔ جس شخص کو دیکھنے کی خاطر اس کی آنکھیں دیوانہ وار تلاش کرتی تھیں اسے۔۔۔۔ اس کی یہ قربت اور جان لیوا لمس دل آویز کو مزید گھائل کر رہا تھا۔۔۔۔

"تم اپنے دوستوں کے سامنے کس منہ سے جاؤ گی اب۔۔۔۔ اس انسان کی بیوی بن چکی ہو جس کی صورت پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔"

دل آویز مسلسل مزاحمت کر رہی تھی۔۔۔۔زارون نے کروٹ بدلی تھی اور اسے بیڈ پر گراتے وہ اس کے اوپر جھکتا دونوں اطراف اپنے بازو ٹکا گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز پوری طرح سے اس کے چوڑے وجود کے نیچے دب گئی تھی۔۔۔۔اس شخص کی آنکھیں اس کے سرد لہجے میں ادا کیے الفاظ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔۔۔

ان کی خماری بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔دل آویز ان کے طلسم میں خود کو جکڑے ہوئے محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔وہ شخص اس پر

قابض ہو رہا تھا۔۔۔ اور وہ اسے روکنے کی کوشش بھی نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"میری فکر مت کرو۔۔۔۔ تم اپنی خیر مناؤ۔۔۔ تمہاری نرمین تمہیں چھوڑے گی نہیں۔۔۔۔"

دل آویز کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔۔۔ اس شخص کی سانسیں اس کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ وہ اتنے قریب تھا اس کے۔۔۔۔۔

"وہ اچھی لڑکی ہے آرام سے مان جاتی ہے۔۔۔۔ مسئلہ سارا اس کی اس پاگل، سر پھری اور جنگلی کزن کا ہے۔۔۔"

زارون کی انگلیوں کی پورے اس کے کانوں کی لوح کو چھوتے ان سے بھاری جھمکے اتار گئی تھیں۔۔۔

دل آویز کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے زارون کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔۔ جب وہ اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں لیتا بیڈ کراؤن سے لگا گیا تھا۔۔۔

دل آویز کو بے اختیار وہ لائبریری والا منظر یاد آیا تھا۔۔۔ تب بھی یہ شخص ایسے ہی اس پر قابض ہوا تھا۔۔۔۔ مگر تب وہ لڑائی میں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہوئے تھے۔۔۔

اور اس کی وجہ نرمین تھی۔۔۔۔ لیکن اس وقت جو ہو رہا تھا۔۔۔۔ دونوں ہی بے اختیار تھے۔۔۔ یا شاید بہت کچھ جان کر بھی انجانہ کر رہے تھے۔۔۔

"تم تو جیسے بہت اچھے ہو نا۔۔۔۔ تم نے بھی کبھی مجھ سے اچھے سے بات نہیں کی۔۔۔۔"

دل آویز اس شخص کو دھیان خود سے ہٹانا چاہتی تھی۔۔۔ مگر وہ شخص اس کی باتوں کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔۔ اس کی گرم سانسوں سے دل آویز کا چہرا دہکنے لگا تھا۔۔۔۔

"تم اس نکاح سے ناخوش تھے۔۔۔؟"

دل آویز کو سمجھ نہیں آرہا تھا یہ شخص یہ سب کر کے اب کونسا بدلہ پورا کر رہا تھا۔۔۔۔

اس شخص کے لیے یہ غصہ اور انتقام ہو سکتا تھا۔۔۔۔ مگر اس لڑکی کی دنیا داؤ پر لگ گئی تھی۔۔ وہ اس شخص کا اتنے قریب آکر دور جانا برداشت نہ کر پاتی۔۔۔

"تو میں نے اب ایسا کب کہا کہ میں خوش ہوں۔۔۔۔"

اس نے دل آویز کے دوسرے کان کو بھی بوجھ سے آزاد کیا تھا۔۔

دل آویز نے لرزتی پلکیں اٹھاتے اس کے مغرور نقوش کو دیکھا تھا۔۔۔ جس کا لہجہ بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ مگر الفاظ ویسے ہی ظالمانہ تھے۔۔۔

وہ اس کے منہ پر بول رہا تھا کہ وہ اس شادی سے خوش نہیں تھا۔۔۔ اس شخص کو دل رکھنا بھی نہیں آتا تھا۔۔۔۔

مگر آج اس کے عمل اور لفظوں میں واضح تضاد تھا۔۔۔

"مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

دل آویز کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔وہ اس شخص کی گرفت سے نکلنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر زرا سا ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

وہ اسے پوری طرح سے قابو کیے ہوئے تھا۔۔۔

"یہ بات نکاح کرنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی۔۔۔تمہیں کیا لگا یہ مذاق چل رہا ہے۔۔۔۔اور صبح سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

زارون نے اس کے آنسو کو لب بھینچتے دیکھا تھا۔۔۔اور پھر ان پر جھک گیا تھا۔۔۔

اس کی جلتی آنکھوں پر اپنے اعنابی لب رکھتے وہ اس پل دل آویز جعفر کو کیسے راحت دے گیا تھا۔۔۔ وہ ساکت سی اس کے حصار میں پڑی تھی۔۔۔

مگر اس شخص کو یہ سکون بھی برداشت نہیں ہوا تھا شاید۔۔۔ اس کی شدتیں بڑھ گئی تھیں۔۔۔

اس کے شدت بھرے انداز اور اس کی بیئرڈ کی چبھن محسوس کرتے دل آویز بری طرح سے کسمسائی تھی۔۔

"تم مجھے پسند نہیں کرتے تھے۔۔ میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے ہمیشہ۔۔۔"

دل آویز نے اسے یاد دہانی کروائی تھی۔۔۔اس کو اپنے دونوں گال اس کے لمس سے جلتے محسوس ہوئے تھے۔۔

دل آویز کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔۔وہ شخص جیسے بنا اس کی اجازت کے اس کے دل کا حاکم بنا تھا۔۔۔ویسے ہی اب اس کے وجود پر اپنی حاکمیت جما رہا تھا۔۔۔

وہ اس خود سر اور مغرور شخص کو نہ پہلے روک پائی تھی اور نہ اب روک پا رہی تھی۔۔۔

"سب یاد ہے۔۔۔کچھ بھی نہیں بھولا۔۔۔۔اور میں نے ایسا کچھ نہیں کہا کہ تم مجھے پسند ہو

۔۔۔۔شادی ہو گئی ہے اب نبھانی تو پڑے گی ہی۔۔۔۔"

زارون میر حیدر کے پاس اس کے ہر سوال کا جواب تھا۔۔۔

وہ اس کی دودھیا خم کھاتی گردن پر جھکا تھا۔۔۔۔دل آویز نے آنکھیں زور سے میچ لی تھیں۔۔۔کیونکہ وہ یہ شدت برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس کے ہونٹ کیا کم غضب ڈھا رہے تھے کہ بیئرڈ میں رہی سہی کسر پوری کر دی تھی۔۔۔۔

وہ اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا جیسے بہک گیا تھا۔۔۔۔

"نرمین کو اعتراض ہو گا۔۔۔وہ نہیں مانے گی۔۔۔"

دل آویز کی سانسیں اس کا ساتھ چھوڑ رہی تھیں۔۔۔۔اس سے

اب بولنا دوبھر ہوا تھا۔۔۔

"اسے میں کیوں مناؤں گا۔۔۔"

اس مہکتے گداز وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا وہ شخص اپنے

اعصاب پر اب قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی بیوی تھی۔۔۔۔وہ اس پر ملکیت رکھتا تھا۔۔۔۔

کیوں کر اسے پر اپنا حق نہ جماتا۔

اس کا دل اسے مسلسل اکسا رہا تھا۔۔۔ دماغ بھی آج دل کا ساتھی بن چکا تھا۔۔

اس کی شدتوں پر سمٹتی وہ سر سے پیر تک لرز رہی تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔۔۔

گلابی ہونٹ زور و شور سے لرز رہے تھے۔۔۔ زارون نے ایک نظر اس کی حالت دیکھی تھی اور اپنے اعصاب پر قابو پاتے خود کو نارمل کیا تھا۔۔۔

"دل آویز جعفر۔۔۔۔۔ تمہاری طرف میرے بہت سارے حساب نکلتے ہیں۔۔۔۔ اب ان سب کا حساب لوں گا باری

باری۔۔۔۔ تیار رہنا۔۔۔ آج کا دن تمہارے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔ اسی خاطر چھوڑ رہا ہوں۔۔۔ مگر ہر بار ایسی مہلت نہیں ملے گی۔۔۔

تم میری ماں کا انتخاب ہو میرے لیے۔۔۔۔ اب ساری زندگی کے لیے میری ہی رہو گی۔۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر سرگوشی دل آویز کے وجود میں سنسنی بن کر دوڑی تھی۔۔۔

وہ جھکا تھا اور اس کی گردن کے وسط میں اپنے لب رکھتے اسکی دھڑکنوں کو محسوس کرتا اس کی جان نکال گیا تھا۔۔۔

دل آویز کا چہرا مارے شرم کے تپ اٹھا تھا۔۔۔۔

وہ اس کو آزاد کرتا ایک بھرپور نظر اس کے سراپے پر ڈالتا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔۔

واش روم کا دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ اس کا دل بہت شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

دل پر ہاتھ رکھتے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"اللہ جی یہ شخص۔۔۔۔ یہ میری جان لے کر چھوڑے گا۔۔۔۔"

وہ اس کے نکلنے سے پہلے ہی اپنے کپڑے لیتے ڈریسنگ روم میں گھس گئی تھی۔۔۔ دروازے سے سر ٹکاتے وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

"تم سے لڑائی بھی جان لیوا تھی اور اب یہ قربت بھرے لمحات۔۔۔ زارون میر حیدر تمہارے دل میں تو کوئی اور ہے۔۔۔ پھر یہ سب۔۔۔۔ میرا دل کیوں الجھ رہا ہے۔۔۔"

وہ چینج کر کے کافی دیر بعد کمرے میں آئی تھی۔۔ جہاں بیڈ خالی پڑا تھا۔۔ وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

دل آویز کی دھڑکنیں معمول پر آنے لگی تھیں۔۔وہ شاید روم سے جا چکا تھا۔اس کے بستر سے اٹھتی اس کی مہک کو محسوس کرتے دل آویز کی پلکیں لرزنے لگی تھیں۔۔وہ کروٹ کے بل لیٹی تھی۔۔

جب اسے دروازے کی آواز آئی تھی۔۔وہ اندر داخل ہوا تھا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر جا کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

دل آویز کا پہلو سلگ اٹھا تھا۔۔۔ان کے بیچ کافی فاصلہ تھا۔۔۔۔

مگر اس کے باوجود وہ اپنی دھڑکنوں کے بڑھتے شور پر قابو نہیں رکھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔

اس نے پلٹ کر اس شخص کی جانب دیکھنے کی جرأت نہیں کی تھی۔۔ مگر اسے اپنے پشت پر گرم نگاہوں کی تپش محسوس ہوتی رہی تھی۔۔۔

وہ رات زارون میر حیدر کی آنکھوں میں کٹی تھی۔۔۔ مگر بہت ہی خاموشی کے ساتھ۔۔۔۔

وہ لڑکی گہری نیند سو چکی تھی۔۔۔ آج اتنے دنوں بعد دل آویز کو تحفظ کا احساس ہوا تھا۔۔

آج اتنے وقت بعد وہ ایسے گہری نیند سوئی تھی۔۔۔ جیسے اب اسے کوئی خوف نہ ہو۔۔۔۔ اس کا محافظ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا اس بات کا یقین ہو۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کی آنکھ مسکرانے کی آواز پر کھلی تھی۔۔۔

"بھائی اندر تو آنے دیں۔۔۔ ہمیں اپنی بھابھی سے ملنا ہے۔۔۔"

علینہ کی چہکتی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔ اس نے مندی مندی آنکھوں سے سامنے لگی گھڑی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے ساتھ ہی اس کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

اگلے دن کے پانچ بج رہے تھے۔۔۔وہ اتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔۔۔مارے شرم وخفت کے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے مڑ کر دروازہ کی جانب دیکھا تھا۔۔جہاں وہ دروازے کے سامنے چھایا کھڑا تھا۔۔۔

"وہ سو رہی ہے۔۔۔اس کی نیند خراب ہو جائے گی۔۔۔تم لوگ ابھی نکلو یہاں سے۔۔۔"

زارون کی آواز پر دل آویز نے اس کی چوڑی پشت کو تکا تھا۔۔۔۔

کیا اس شخص کو اس کی اتنی پرواہ تھی یا وہ صرف اپنی فیملی کے

سامنے ایسا کر رہا تھا۔۔۔

دل آویز شرمندہ سی بیڈ سے اٹھی تھی۔۔ جب اس کی سماعتوں

سے سیف کی بھابھی کی آواز ٹکرائی تھی۔۔۔۔

"لگتا ہے دیور جی آپ کی بیگم ساری رات سو نہیں پائیں۔۔۔ اس

لیے ابھی تک نیں مدپوری ہو رہی ہے۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ نئی

جگہ ہے ایسا ہو جاتا ہے۔۔"

اس کی بات ختم ہوتے باہر ایک جاندار قہقہہ گونجا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ گئی تھی وہ۔۔۔ شوخی بھرے قہقہے اور ان لفظوں کا مفہوم سمجھتے مارے شرم کے اس کی رنگت تپ اٹھی تھی۔۔۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز کے ساتھ وہ اسے اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

دل آویز اس کے دیکھنے سے پہلے ہی رخ موڑ گئی تھی۔۔

وہ اتنی دیر تک سوتی رہی تھی۔۔۔ اسے یہ سوچ سوچ کر خفت محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ باہر ان سب نے اس کی جان مشکل میں ڈال تھی۔۔۔

"فریش ہو جاؤ۔۔۔ نیچے سب ویٹ کر رہے ہیں ہمارا۔۔۔۔"

وہ نارمل لہجے میں بولا تھا۔۔

"آئم سوری۔۔۔۔مجھے پتا نہیں چلا۔۔۔میں اتنی دیر کیسے سوتی رہی۔۔۔باہر آنٹی اور باقی سب کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔"

دل آویز اس کی جانب پلٹی تھی۔۔۔۔وہ اس وقت بلیک کلر کی شارٹ شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس اس لباس کا ہم رنگ دوپٹہ کندھوں پر ڈالے کھڑی اپنے بالوں کو سمیٹ کر ایک جانب کندھے پر ڈالے کھڑی۔۔۔

ہونٹوں کو کچلتی شرمندگی کی انتہا پر تھی۔۔۔

وہ اس سادہ حلیے میں بے انتہا حسین لگ رہی تھی۔۔اس لڑکی کا ہر روپ سہانا تھا۔۔

"دل آویز جعفر کو لوگوں کے سوچنے کی پرواہ ہو رہی ہے۔۔ آئم سرپرسائزڈ۔۔۔۔"

وہ واقعی حیران تھا۔۔۔

دل آویز نے نم آلود آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"مجھے پہلے بھی ان لوگوں کی سوچ کی پرواہ ہوتی تھی جو میرے لیے اہم تھے۔۔۔"

اسے یہ طنز اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔اس لیے وہ بھاری ہوتی آواز میں جواب دے گئی تھی۔۔

"تم بات بات پر رونے کیوں لگ جاتی ہو۔۔۔؟ پہلے تو ایسی نہیں تھی۔۔۔"

زارون اس کے آنسو دیکھ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

"ہاں تو وہ سب کتنا تنگ کریں گی مجھے۔۔۔ابھی بھی اتنی عجیب باتیں بول رہی تھیں۔۔"

دل آویز روہانسے لہجے میں بولتی اپنے گال پر لڑھک آئے آنسو کو سختی سے رگڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا بولا انہوں نے۔۔۔ مجھے تو کوئی بات عجیب نہیں لگی۔۔۔"

وہ شخص ایسے انجان بنا تھا جیسے اس سے زیادہ معصوم اور شریف پوری دنیا میں کوئی نہ ہو۔۔۔

"تم نے سنا جو ہے وہ ساری رات جاگنے۔۔۔ مم میرا مطلب۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔ میں چینج کر لوں۔۔۔"

دل آویز کو ایک دم سے اندازہ ہوا تھا کہ وہ یہ کیا بولنے لگی تھی۔۔۔ اس نے خفت سے سرخ پڑتے بات ادھوری چھوڑ دی تھی۔۔۔

اس شخص کی جانب دیکھتے اسے ان اعنابی لبوں پر مسکراہٹ کا گمان گزرا تھا۔۔۔ مگر وہ جیسے چند سیکنڈز کے لیے تھی۔۔۔۔ وہ ٹھیک سے اندازہ نہیں لگا پائی تھی۔۔

وہ اس کے سامنے سے ہٹنے لگی تھی جب زارون نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔۔

وہ سیدھی اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

"میں یہ رشتہ جوڑنے کے حق میں کیوں نہیں تھا اس کے پیچھے ایک وجہ تھی۔۔۔۔جو وقت آنے پر تمہیں پتا چل جائے گی۔۔۔ مگر اب جب یہ رشتہ بن چکا ہے تو میں اس پر لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔۔۔

ہمارے درمیان کیا ہے یہ بات اس کمرے تک محدود رہے گی۔۔۔تم جب تک رضامند نہیں ہو گی یہ رشتہ ایسے ہی رہے گا۔۔۔

مگر اس کمرے کے باہر ہم دونوں ایک پرفیکٹ کپل ہونگے۔۔۔ مجھے ہمارے پرسنل ریلیشن پر کسی کی کوئی بات برداشت نہیں

ہو گی۔۔۔ اگر تمہاری وجہ سے کسی کو زرا سی بھنک بھی پڑی تو اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

میری امی اور بہنیں اس شادی سے بہت خوش ہیں۔۔۔ میں یہ خوشی ایسے ہی قائم رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس کے کان میں سرگوشی کرتا وہ اسے بہت کچھ باور کروا گیا تھا۔۔۔

دل آویز اپنے کان کی لوح پر اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس کرتے سمٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے الفاظ پر دل آویز نے پلکیں جھپکتے اپنے آنسوؤں کو باہر آنے سے روکا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کے معاملے میں نجانے کیوں اتنی ایموشنل تھی۔۔۔اس کے آنسو پر وقت چھلکنے کو تیار ہو جاتے تھے۔۔۔۔

"اور جب ڈیڈ ٹھیک ہونگے اور یہ رشتہ ٹوٹ۔۔۔۔"

اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے زارون نے اس کے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا رکھ کر انہیں وہیں روک دیا تھا۔۔

"ان ہونٹوں پر سرخ رنگ کے علاوہ کچھ بھی لگا لینا۔۔۔"

اس نے دل آویز کی بات کو نظر انداز کرتے اس کے ہونٹوں کی نرماہٹ کو انگوٹھے سے محسوس کیا تھا۔۔۔

دل آویز نے اس کا ہاتھ دور کرنا چاہا تھا۔۔۔جب وہ اس کا پھولا گال زور سے کھینچتا ہاتھ پیچھے کر گیا تھا۔۔۔

اس کی اس حرکت پر دل آویز نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔۔اس کا گال سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ تیزی سے واش روم کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ماشاءاللہ اللہ اس جوڑی کو صد اسلامت رکھے۔۔۔بری نظر اور برے لوگوں سے محفوظ رہو اور ڈھیروں خوشیاں نصیب ہوں تم دنوں کو ایک ساتھ۔۔۔۔"

مہرین بیگم ان دونوں کو نیچے آتے دیکھ ان کو دعاؤں سے نوازتیں اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

زارون نے دل آویز کا ہاتھ اپنی گرفت میں مقید کر رکھا تھا۔۔۔ سب کی شوخ نگاہوں پر وہ پزل ہوئی تھی۔۔ مگر اس شخص کی گرفت ڈھیلی نہیں پڑی تھی۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ بہت زیادہ اچھے لگ رہے تھے۔۔۔ ان کا ہائیٹ ڈفرنس آئیڈیل تھا۔۔

دل آویز نے ہیلز پہن رکھی تھیں۔ وہ اس کے کندھوں تک آرہی تھی۔۔۔ مہرون رنگ کے سلک کے لباس میں ملبوس جس پر اسی

کے ہم رنگ کٹ دانوں سے بہت نفیس اور خوبصورت

ایمبرائیڈری کی گئی تھی۔۔

وہ اس وقت کھلے بالوں کے ساتھ لبوں پر ہلکی مسکراہٹ سجائے

نکھری نکھری سے کل سے بھی کہیں زیادہ حسین لگ رہی

تھی۔۔۔

شام کے چھ بج رہے تھے اس وقت۔۔

"ابھی کیا ضرورت تھی آنے کی۔۔۔ کل ہی ایک بار آجاتے۔۔"

ثمرہ نے ان دونوں کی جانب شوخ نگاہوں سے دیکھتے سب سے پہلے جملہ کسا تھا۔۔۔

اپنے بھائی اور بھابھی کو دیکھ وہ دل ہی دل میں نظر اتار گئی تھی ان کی۔۔۔ زارون سے زیادہ وہ چاروں خواتین خوش نظر آ رہی تھیں۔۔۔ ان کی مسکراہٹ چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔۔۔

ثمرہ کی بات پر دل آویز کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ وہ زارون کے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔۔

وہ مہرین بیگم کے پاس بیٹھنا چاہتی تھی مگر انہوں نے اسے زارون کے ساتھ بیٹھا دیا تھا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں ایک ساتھ دیکھ دل میں سکون اترتا محسوس کر رہی تھیں۔۔۔

ان کا بیٹا ان سے تھوڑا خفا تھا کل جو بات انہوں نے کہی تھی۔۔ مگر وہ جانتی تھیں وہ مان جائے گا۔۔۔ ان سے زیادہ دیر خفا رہ ہی نہیں سکتا تھا وہ۔۔۔

"میرا تو یہی ارادہ تھا۔۔۔ مگر دل آویز کا کہنا تھا اسے تم سب سے ملنا ہے۔۔۔۔"

ثمرہ کی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیتا وہ اس کی بولتی وہیں بند کروا گیا تھا۔۔۔ جبکہ نوجوان پارٹی کا گونجتا قہقہ دل آویز کی پلکوں پر لرزاطاری کر گیا تھا۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ ایسے شرما سکتی تھی۔۔۔۔ ورنہ وہ تو منہ توڑ جواب دیتی تھی۔۔۔

لیکن اس شخص نے اس کے اندر بہت کچھ تبدیل کر دیا تھا۔۔۔ اس کی اٹھتیں نگاہیں دل آویز کی دھڑکنوں کو منتشر کر دیتی تھیں۔۔۔۔

آج پہلی بار اس نے اس شخص کے لبوں سے اس طرح سے اپنا نام سنا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں رونق سی آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ سب شوخ جملے کستے رہے تھے اور وہ ان سب کو اسی طرح سے جواب دیتا رہا تھا۔۔۔ کچھ باتوں پر تو دل آویز کی کان کی لوئیں تک سلگ اٹھی تھیں۔۔

ڈنر بھی اسی خوشگوار ماحول میں کیا گیا تھا۔۔۔۔

اسے ڈنر کے بعد پتا چلا تھا کہ زارون کو کسی کنسرٹ کے لیے ابھی نکلنا تھا۔۔۔۔ دل ایک دم سے بجھ سا گیا تھا۔۔۔

اس کی موجودگی دل کو بھا رہی تھی۔۔۔۔ وہ سامان پہلے سے ہی گاڑی میں رکھوا چکا تھا۔۔۔۔

مہرین بیگم چاہتی تھیں کہ وہ اس طرح دل آویز کو چھوڑ کر نہ جائے۔۔۔ مگر اس کا کانٹریکٹ ایک مہینے پہلے سب تھا۔۔ سارے انتظامات ہو چکے تھے۔۔

وہ اب اس طرح سے کینسل کر کے غیر زمہ داری کا ثبوت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔

اسے اپنی مداحوں سے بھی بہت محبت تھی۔۔۔ جن کی محبت نے اسے یہاں تک پہنچایا تھا اور اتنی عزت دی تھی۔۔۔

"دل آویز آپ جاؤ زارون کو گیٹ تک چھوڑ دو۔۔۔"

وہ سب سے مل کر مہرین بیگم کے گرد حصار باندھے کھڑا تھا۔۔۔ جب انہوں نے ایک جانب گم صُم سی کھڑی دل آویز کو مخاطب کیا تھا۔۔

"بھابھی ابھی سے اداس ہو گئی ہیں۔۔۔ ویسے یہ ظلم ہے بھائی۔۔۔ اپنی نئی نویلی دلہن کو ایسے چھوڑ کر جانا۔۔۔"

علینہ کی بات پر باقی سب کے ساتھ ساتھ زارون کی نگاہیں بھی اس حسین دوشیزہ پر جم گئی تھیں۔۔۔جو اس وقت اسے واقعی روٹھی روٹھی سی لگی تھی۔۔۔

کیا اس لڑکی کو اس کے جانے سے فرق پڑ رہا تھا؟؟

"میری دلہن کا خیال رکھنا۔۔۔"

اس کی نگاہوں کی تپش اور الفاظ پر دل آویز کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

مہرین بیگم سے ملتا وہ اس کے مقابل آیا تھا۔۔۔ دل آویز کی سانسیں بھاری ہوئی تھیں۔۔

"سی آف کر دو اپنے شوہر کو۔۔۔"

اس کا ہاتھ پکڑتے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ اس کے نازک ہاتھ پر زارون کے ہاتھ کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔

باہر آتے وہ رک کر اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔

"کیا تمہیں میرا جانا برا لگ رہا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے سوال کیا تھا۔۔۔ وہ حیران تھا۔۔۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔"

دل آویز جعفر اپنے دل کے آگے ہار گئی تھی مگر وہ اس شخص کو اپنی فیلنگز کے بارے میں نہیں پتا لگنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

اسے یہی لگتا کہ اب اس کی شان و شوکت اور یہ اسٹیٹس دیکھ اس کا دل بدلا ہے۔۔۔۔وہ پھر سے اسے مادیت پرست لڑکی سمجھ لیتا۔۔

اس کی یہ کامیابی اس کے ساتھ انجوائے کرنے کا حق نہ رکھتی تھی۔۔۔جو اس کے برے وقت میں بھی اس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

"او کے تھینک گاڈ۔۔۔مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی۔۔۔شکر ہے تم نے دور کر دی۔۔۔ورنہ مسئلہ ہو جاتا۔۔۔"

وہ ہنسا تھا۔۔۔دل آویز نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی آنکھوں کی رنگت بے انتہا سرخ تھی۔۔۔اس کی مسکراہٹ اب بھی اس کی آنکھوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔

دل آویز کا دل عجیب سے انداز میں دھڑکا تھا۔۔۔

دل آویز اس کے سامنے سے ہٹنے لگی تھی جب وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اپنے سامنے کر گیا تھا۔۔

"ہمارے بیچ سب ٹھیک ہے یا نہیں۔۔ یہ دیکھنے کی خاطر اس وقت ہم پر نظریں ہیں۔۔۔ کوئی ایسا ویسا ری ایکشن مت دینا۔۔"

وہ اسے پہلے سے وارن کرتا اس کی جانب جھکا تھا اور اس کے گال پر ہونٹ رکھتے اس کو اپنے بازو کے حصار میں لیتا سینے سے لگا گیا تھا۔۔۔ دل آویز اپنی جگہ سن ہوئی تھی۔۔۔

وہ ہلنے کے بھی قابل نہیں رہی تھی۔۔۔۔ اس شخص کے وجود سے اٹھتی دلفریب مہک دل آویز کے حواسوں کو جکڑ گئی تھی۔۔۔

"خدا حافظ۔۔۔۔"

وہ اس کو اپنے حصار سے آزاد کرتا ایک بھرپور نظر اس کے ڈالتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویز کتنے ہی لمحے وہاں سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کو اپنے گرد ابھی بھی اس شخص کو مضبوط حصار محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

"چلے گئے بھائی۔۔۔ آپ نے روکا نہیں۔۔۔"

علینہ اس کے برابر میں آن کھڑے ہوتے بولی تھی۔۔۔ جس کی آواز پر وہ چونکتے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔۔ اس شخص کے نگاہوں سے اوجھل ہوتے ہی دل کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔

"آنٹی کے کہنے پر نہیں رکے۔۔۔میرے کہنے پر کیسے رک جاتے۔۔۔"

دل آویز کے لبوں سے شکوہ نکل گیا تھا۔۔

"کیا پتا امی کے کہنے پر نہ رکنے کی وجہ بھی آپ ہوں۔۔۔آپ کو ٹائم دینا چاہتے ہوں۔۔"

علینہ کی بات پر وہ سر ہلا گئی تھی۔۔اس شخص کی وارننگ یاد تھی اسے۔۔۔

کچھ دیر سب کے ساتھ بیٹھنے کے بعد وہ کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

جہاں بیڈ سائیڈ ٹیبل پر موبائل کا باکس پڑا تھا۔۔۔وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"تمہارے لیے ہے۔۔۔اگر دل چاہے یا کوئی کام ہو تو کال کر سکتی ہو۔۔۔میرا نمبر اس میں سیو ہے۔۔۔"

باکس پر چھوٹی سی چٹ لگی تھی۔۔۔

یہ کب رکھ کر گیا تھا وہ۔۔۔دل آویز نے موبائل نکال کر آن کیا تھا۔۔۔جس کے وال پیپر پر زارون میر حیدر کی تصویر جگمگا رہی تھی۔۔۔دل آویز کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔

وہ کتنی ہی دیر اس تصویر کو تکے گئی تھی۔۔۔۔مائیک ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا وہ۔۔۔۔۔

لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔۔۔ مگر آنکھوں میں ویسی ہی سرخی تھی جیسی کل رات دیکھی تھی اس نے۔۔

رات کے خیال سے اسکا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔اس نے جلدی سے لاک اوپن کیا تھا ہوم سکرین پر ایک اور تصویر اس کے سامنے آئی تھی۔۔۔

دل آویز کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

یہ ان کی کل نکاح کے بعد کی تصویر تھی۔۔۔ جس میں وہ دونوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

یہ کب بنی تھی دل آویز کو خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

مگر یہ تصویر اسے اپنی اب تک کی لی گئی سبھی تصویروں سے زیادہ خوبصورت لگی تھی۔۔

وہ نجانے کتنی دیر اسے تکے گئی تھی۔۔ اس شخص کا یہ انداز دل آویز کو خوش فہمیوں میں مبتلا کر رہا تھا۔۔۔ مگر پھر اسے یہی لگتا تھا کہ یہ سب وہ اپنے گھر والوں کی وجہ سے کر رہا تھا۔۔۔

پہلے بھی تو اس نے گھر والوں کے پریشر میں آکر تحریمہ سے منگنی کرلی تھی۔۔۔اس سے بھی تو یہ شادی اسی طرح پریشر میں آکر کی تھی۔۔اور اب اپنی ماں اور بہنوں کو خوش دیکھ وہ اسے نبھانے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔

ورنہ اس جیسی لڑکی جو اس شخص کو سخت ناپسند تھی۔۔۔وہ اس کے لیے کوئی اور فیلنگ کیسے رکھ سکتا تھا۔۔۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔تم خوش گمانیوں کے سمندر سے باہر نکل آؤ۔۔۔۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ تمہیں اس طرح سے چھوڑ کر نہ جاتا۔۔۔جب شادی کو چوبیس گھنٹے بھی نہ گزرے ہوں۔۔۔"

وہ خود کو کسی بھی ایسی خوش فہمی میں نہیں باندھنا چاہتی تھی کہ جس کی اذیت پھر ساری عمر میں ختم ہو پاتی۔۔۔

ایسے ہی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

جب اچانک سے موبائل کی زوردار آواز نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ گڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔۔

موبائل پر زارون کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔ دل آویز کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔

وہ بہت بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔ موبائل کی رنگ ٹون بہت زیادہ لاؤڈ تھی۔۔

"اتنی بھیانک رنگ ٹون کون سیٹ کرتا ہے۔۔۔"

اس نے کال اٹینڈ کرتے ہوئے بنا کسی سلام دعا کے خفگی بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔ مارے خوف کے اس کا چہرا پسینے سے بھر گیا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ جو ہو چکا تھا۔۔۔

وہ اب ایسے ہی ڈر جاتی تھی۔۔۔

"کیوں کیا ہوا۔۔۔؟"

زارون اس کی گھبراہٹ زدہ آواز سن کر تشویش زدہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"میں ڈر گئی تھی۔۔۔"

دل آویز نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ اسے اس شخص پر غصہ آرہا تھا۔۔

"دوسروں کو ڈرانے والی ایک موبائل فون کی رنگ ٹون سے ڈر گئی تھی۔۔۔یقین نہیں آرہا۔۔۔"

دل آویز کو اس کا انداز مذاق اڑاتا لگا تھا۔۔

"میں سو گئی تھی۔۔۔اچانک کال آئی تو ڈر گئی۔۔۔"

دل آویز نے اسے یقین دلانے کی کوشش کی تھی وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔۔

"پھر سے سو رہی تھی۔۔۔؟؟ابھی تھوڑی دیر پہلے تو پندرہ گھنٹے سو کر اٹھی تھی۔۔۔اتنا کون سوتا ہے۔۔؟؟"

وہ حیرت کا اظہار کرتے بولا تھا۔۔۔

"تم میرے سونے کا ٹائم نوٹ کرتے رہے ہو۔۔۔"

دل آویز اس کے ایگزیکٹ ٹائم بتانے پر حیران ہوئی تھی۔۔۔ کیا وہ سویا نہیں تھا۔۔۔

"اس کے علاوہ اگر کچھ کرتا تو تمہیں اعتراض ہو سکتا تھا۔۔۔ اس لیے چپ کر کے سوتے دیکھتا رہا۔۔۔"

اس کا انداز معنی خیزی بھرا تھا۔۔۔ جو دل آویز سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔۔۔ تمہارا گھر ہے، تمہارا کمرہ ہے تم کچھ بھی کر سکتے ہو۔۔۔"

وہ اچنبھے سے بولی تھی۔۔۔

"ہمم کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔۔ میرا گھر ہے، میرا کمرہ اور بیوی بھی میری۔۔۔ میں کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔ ایسے ہی پندرہ گھنٹے ضائع کر دیئے۔۔ اگر اجازت ہو تو واپس آ جاؤں۔۔۔۔ اور جو چاہے کر لوں۔۔۔"

اس کی بھاری گھمبیر آواز اور بے باک بھری معنی خیز گفتگو پر دل

آویز کا دل اتنے زور سے دھڑکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر

آجائے گا۔۔۔

اس کی ہتھیلیاں پسینے سے بھیگ گئی تھیں۔۔۔وہ اس کی بات ابھی

سمجھی تھی۔۔

"تم پہنچ گئے ہو۔۔۔؟؟"

دل آویز نے بات بدل دی تھی۔۔

"نہیں ابھی تو لگتا ہے بہت ساری مسافت باقی ہے۔۔۔"

اس کا لہجہ بوجھل سا تھا۔۔ دل آویز اس کے لفظوں میں الجھ گئی تھی۔۔۔

"تم جہاں جا رہے تھے وہاں کا پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

یہ شخص کل سے اس کے ہوش ایسے ہی اڑا رہا تھا۔۔۔

"میں بھی وہیں کا بتا رہا ہوں۔۔۔"

اس شخص سے سیدھی بات کی امید کیسے کر سکتی تھی وہ۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر اللہ کرے تم جلد اپنی منزل تک پہنچ جاؤ۔۔۔"

دل آویز کو اس کی باتیں سمجھ میں نہیں آ رہی تھیں۔۔۔

"آمین۔۔۔۔ مگر سوچ سمجھ کر دعا دینی چاہیے۔۔۔ ایسے نہ ہو وہ آپ کی رضا کے بر عکس ہو۔۔۔"

زارون گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔ وہ کنسرٹ کی لوکیشن پر پہنچ رہا تھا۔۔۔

اس کی گاڑی کو دیکھ کر وینیو کے باہر کھڑے لوگ گاڑی کو گھیرنے لگے تھے۔۔۔

اس کی گارڈز اور پروٹوکول والی گاڑیاں رستہ بنا کر اندر جانے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔

ان سب سے ہٹ کر وہ اس سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔ میں سونے لگی ہوں۔۔۔"

دل آویز کو نجانے کیوں اس شخص کی باتوں سے دل کی بے قراری بڑھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ اس کی نزدیک زارون میر حیدر کی منزل نزمین تھی۔۔۔

"میرا کنسرٹ نہیں سنو گی۔۔۔"

اس کے گھر میں سبھی لوگ بہت شوق سے سنتے تھے۔۔۔ بلکہ اسے جتنی محبت ملی تھی۔۔۔ تقریباً ہر گھر میں لائیو بھی دیکھا جاتا تھا۔۔۔ اور لوکیشن پر بھی ہمیشہ اوور کراؤڈ ہو جاتا تھا۔۔

"نہیں۔۔۔"

دوٹوک انکار کیا گیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

وہ اس سے بات کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔ اسے وہ خفا خفا سی لگ رہی تھی۔۔

"میری مرضی۔۔۔"

اسے اس شخص سے ملتی یہ توجہ اچھی لگ رہی تھی۔۔

"ٹھیک ہے تم سو جاؤ۔۔۔"

وہ بیک سٹیج پہنچ گیا تھا۔۔۔۔شور کی آوازیں دل آویز کو بھی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

"بات سنو۔۔۔"

وہ کال بند کرنے لگا تھا جب دل آویز پکار گئی تھی۔۔

"نرمین تمہارے ہر کنسرٹ میں آتی ہے کیا۔۔۔؟ سپیشل گیسٹ ہوتی ہو گی ناوہ۔۔۔؟ کیونکہ تمہارے سارے گانے اسی کے لیے ہوتے ہیں نا۔۔۔ وہ ہی اب تک نہیں ملی تمہیں۔۔۔"

اس نے اپنا لہجہ سرسری سا رکھا تھا مگر دوسری جانب اس بات پر زارون کے اعنابی ہونٹوں پر مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"میرے کنسرٹ میں آج تک کبھی کوئی سپیشل گیسٹ پر نہیں رہا۔۔۔"

اس نے ادھوری بات بتائی تھی۔۔۔

"مگر زمین تو تمہارے بہت سارے کنسرٹ میں دیکھی ہے میں نے۔۔۔"

دل آویز کے لبوں سے بے اختیار نکل گیا تھا۔۔

"تو اس کا مطلب تم نے میرے کنسرٹ دیکھے ہیں۔۔"

زارون اس کی بات پکڑ گیا تھا۔۔

"بتول نے دکھائے تھے ایک دو۔۔۔"

وہ اپنی چوڑی پکڑے جانے پر جھوٹ کا سہارا لے گئی تھی۔۔

"باہر لوگ میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ مجھے جانا ہو گا۔۔۔"

زارون دس منٹ لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ آج تک لیٹ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

"میں نے کب منع کیا ہے جاؤ تم۔۔۔؟؟"

دل آویز کا دل چاہ رہا تھا اس سے بات کرنے کو۔۔۔

"تم اپنی نیند پوری کر لو۔۔۔ شاید میرے آنے کے بعد نہ ہو سکے۔۔۔"

وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ باہر لوگوں کا شور بڑھ رہا تھا۔۔۔ انہیں لگا تھا شاید وہ نہیں آیا۔۔۔

بے تابی سے اس کا انتظار کرتے لوگ انتظامیہ کے قابو میں نہیں آرہے تھے۔۔

"کیوں۔۔۔؟"

دل آویز نا سمجھی سے بولی تھی۔۔

"کیونکہ میں تمہیں سونے نہیں دوں گا۔۔۔"

وہ بے باکی سے بولتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویز کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

دل اتنی شدت سے دھڑکا تھا جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آجائے گا۔۔۔

"یہ شخص ایسا تو نہیں تھا۔۔۔ مگر میں پہلے اس لحاظ سے جانتی بھی تو نہیں تھی اسے۔۔۔"

دل آویز کا چہرا ابھی بھی تپ رہا تھا۔۔۔

وہ پوری یونیورسٹی کے سامنے اسے بورنگ، سٹریل، بدمزاج اور نجانے کیا کیا بولتی تھی۔۔۔

وہ شاید انہیں سب باتوں کا بدلہ لے رہا تھا۔۔ اپنا یہ روپ دکھا کر۔۔

کل رات اس نے کہا تو تھا کہ وہ سارے حساب لے گا۔۔

دل آویز اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اسے گئے دو ہفتے ہو چکے تھے۔۔۔ وہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔۔۔

اس کے بعد فون پر بھی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ مہرین بیگم کے پوچھنے پر وہ یہی کہتی تھی کہ ان کی بات ہوتی ہے۔۔۔

مہرین بیگم اس پر کافی غصے میں تھیں۔۔۔علینہ اپنی ہاؤس جاب میں مصروف تھی۔۔۔دل آویز گھر میں بہت زیادہ بور ہو جاتی تھی۔۔۔۔زیادہ تر اس کا وقت مہرین بیگم کے ساتھ ہی گزرتا تھا۔۔۔

وہ علینہ سے زیادہ اس کا خیال رکھتی تھیں۔۔۔

دل آویز کو بھی ان سے بہت محبت تھی۔۔۔وہ ان کو اپنی سگی ماں ہی سمجھتی تھی۔۔

وہ لنچ کر کے اوپر آئی تھی۔۔۔۔اس کی جہانزیب صاحب سے روز بات ہوتی تھی۔۔۔جن کا یہی کہنا تھا کہ ابھی تک جعفر صاحب کی

طبیعت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں آئی تھی۔۔۔ مگر ڈاکٹرز پر امید تھے۔۔۔

دل آویز کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔۔۔ اسے پورا یقین تھا اس کے بابا اس کے پاس واپس ضرور لوٹیں گے۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی۔۔۔ جب اسے علینہ کا میسیج ملا تھا۔۔۔

"اچھا سا تیار ہو جائیں آج شاپنگ پر چلیں گے دونوں۔۔"

دل آویز نے ابھی تک اپنی کوئی خاص شاپنگ نہیں کی تھی۔۔۔

زارون نے اگلے دن ہی انہیں تمام ڈیزائنرز کے ڈریسز اس کے لیے منگوائے تھے جو وہ پہنتی تھی۔۔

اس کی الماری ان سارے کپڑوں سے بھری پڑی تھی۔۔۔۔ مگر اس نے ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔۔ وہ جانتی تھی زارون کو اس کی وہ ڈریسنگ سخت ناپسند تھی۔۔

اس نے علینہ، ثمرہ اور زویا کو دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ بھی سٹائلش ڈریسنگ کرتی تھیں۔۔ مگر وہ بلے باوقار ہوتی تھی۔۔۔

جو دیکھنے کے بعد دل آویز کو اپنے وہ لباس مزید برے لگنے لگے تھے۔۔۔ وہ اتنے دنوں سے مہرین بیگم کے دیئے ڈریسز میں سے ہی بدل کر پہن رہی تھی۔۔۔

وہ اسے کئی بار کہہ چکی تھیں کہ علینہ کے ساتھ جا کر وہ اپنی پسند کی شاپنگ کر لے مگر دل آویز ہر بار سہولت سے ٹال دیتی تھی۔۔۔۔ اس کے لیے ان لوگوں کے کیے احسانوں کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔۔ جو شاید وہ چکا نہ پاتی۔۔۔

"میرا موڈ نہیں بالکل بھی۔۔ تم ثمرہ آپی یا زویا آپی کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔"

وہ اس بار بھی منع کر گئی تھی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے شاپنگ نہیں کریں گے۔۔۔ تھوڑی سی آؤٹنگ ہی ہو جائے گی۔۔۔ آئس کریم کھا کر واپس آ جائیں گے۔۔۔ تیار تو ہوں نا آپ۔۔۔ آپ سو رہی تھیں۔۔۔ صبح میں نے آپ کے کمرے میں ایک کریم کلر کا فراک ہینگ کیا تھا۔۔ وہ پہن لیجیئے گا پلیز۔۔۔

اب اگر انکار ہوا تو میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔"

اس نے دل آویز کے پاس انکار کی گنجائش نہیں چھوڑی تھی۔۔۔

الماری سے وہ خوبصورت سا فراک نکالا تھا اس نے۔۔۔۔

بالکل اس کے ناپ پر تھا۔۔۔۔ پیروں کو چھوتا۔۔۔

اس کا نازک سراپا بہت حسین لگ رہا تھا۔۔۔۔ وہ بالوں کو کیچر میں مقید کرتی صوفے پر بیٹھ کر ہیلز پہننے کو جھکی ہوئی تھی۔۔۔

اس نے گردن میں مہرین بیگم کی جانب سے دیا نیکلس پہن رکھا تھا۔۔۔۔ جو جھکنے کی وجہ سے آگے گر آیا تھا۔۔۔۔

اس کے بالوں کی کٹی لٹیں بار بار چہرے کو چھو جاتی تھیں۔۔۔

ہیلز پہننے کے بعد وہ مرر کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

بالوں کو سمیٹ کر ایک کندھے پر ڈالتے اس نے ہاتھ پیچھے لے جاتے وہ فراک کی زپ بند کرنے لگی تھی۔۔

جس میں اس کے بال اٹک پھنس جانے کی وجہ سے وہ اوپر نہیں ہو رہی تھی۔۔

وہ اپنے دھیان میں کھڑی تھی جب اچانک دروازہ کھلا تھا۔۔

"میں بس تیار ہوں۔۔۔پتا نہیں اس زپ کو کیا ہو گیا ہے ٹوٹ ہی نہ جائے۔۔۔۔۔"

دل آویز کو لگا تھا علینہ آئی ہے۔۔۔ اسے ایسے لباس پہننے کی عادت نہیں تھی۔۔ نہ ہی انہیں کیری کرنا آتا تھا۔۔

وہ اپنے ہی دھیان میں بولتی زپ سے زور آزمائی کر رہی تھی۔۔۔

جب معنی خیز خاموشی اور بھاری قدموں کی چاپ پر دل آویز کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔۔۔

وہ جہاں تھیں وہیں تھم گئی تھی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔۔ کیسی ہو۔۔۔۔؟"

بھاری گھمبیر لہجے دل آویز کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔

دل آویز کا دل اتنے زور سے دھڑ کا تھا کہ پورے کمرے میں اسے اپنی دھڑکنوں کا شور گونجتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔ اسے ایکدم سے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تھا۔

وہ اپنے بالوں کو سمیٹ کر کمر پر ڈالتی اس کی جانب پلٹی تھی۔ جو کمرے کی وسط میں کھڑا اسے گہری پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ وہ اس کے پسندیدہ لباس میں بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ تم کب آئے۔۔؟؟"

وہ اس کی نگاہوں سے پزل ہوتے بالوں کو چہرے سے ہٹا گئی تھی۔۔۔اس کی مخروطی حسین انگلیوں پر زارون کی نگاہیں ٹھہر سی گئی تھیں۔۔

"ایک گھنٹہ پہلے۔۔۔"

اس کی جانب بڑھتے وہ اپنا کوٹ اتار گیا تھا۔۔۔

دل آویز کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیوں اس کی نظروں سے اتنی پزل ہو رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت بالکل سرخ ہو چکی تھی۔۔

"امی نے کہا ہے تمہیں شاپنگ پر لے کر جانا ہے۔۔۔"

اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے کہا تھا۔۔۔ نظریں اس کے دلنشیں سراپے سے الجھ رہی تھیں۔۔ دل آویز جو ہمیشہ بنا دوپٹے کے بولڈ ڈریسز پہنتی آئی تھی۔

آج اچانک اس شخص کے سامنے اس کی نظریں متلاشی نگاہوں سے اپنے دوپٹے کو تلاش کرنے لگی تھیں۔۔ جو نجانے کہاں پر تھا۔۔۔

زارون میر حیدر کی نگاہیں اس کے ہونٹوں پر سجی ریڈ لپسٹک سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔۔

اس کے منع کرنے کے باوجود وہ آج پھر یہ کر چکی تھی۔۔۔

"مجھے نہیں جانا شاپنگ پر۔۔۔"

دل آویز انکار کرتے اس کے سائیڈ سے ہو کر گزرنے لگی تھی۔۔۔

جب زارون نے اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے ایک جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

دل آویز اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنتی اس کی بانہوں میں مقید ہوئی تھی۔۔

اس اچانک سے کی گئی کاروائی پر دل آویز کی سانسیں بکھر گئی تھیں۔۔۔۔وہ اس کے بے پناہ قریب تھا۔۔۔۔

اتنا کہ زرا سا جھکنے پر اس کے چہرے کو چھو سکتا تھا۔۔۔دل آویز کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔

"مگر میں لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔تم زمہ داری ہو میری۔۔۔ تمہاری ہر ضرورت کا خیال رکھنا فرض ہے میرا۔۔۔"

زارون کے ہونٹ اس کے گال سے مس ہوئے تھے۔۔۔دل آویز خود میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ نظریں اٹھا کر اسے ٹوک سکے۔۔ اسے باز رہنے کو کہہ سکے۔۔۔

وہ اس کی گرفت میں بالکل چھوئی موئی بن چکی تھی۔۔۔ اس جیسی بولڈ اور کانفیڈنٹ لڑکی کسی کے آگے ایسے بھی ہو سکتی تھی۔۔۔ اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ مگر اس نے تو کبھی یہ بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ خود سے زیادہ کسی انسان سے محبت کرے گی۔۔۔ کسی کو اپنی زندگی کا اتنا اہم جزمان لے گی۔۔۔ اس کی تصور سے اپنے دن کا آغاز اور رات کا اختتام کرے گی۔۔۔ اس کے نہ ہونے

پر اسے ہر جگہ تلاش کرے گی۔۔۔اس کی ایک جھلک دیکھنے کو بے تاب ہو جائے گی۔۔۔

اور جب وہ سامنے آئے گا تو دھڑکنوں کا شور سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔۔۔اس کا لمس، اس کی قربت دنیا کے غم بھلانے کا باعث بننے لگے گی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص کے دل و دماغ میں اب اس کی کیا حیثیت تھی۔۔۔وہ اب بھی اسے ایک گھٹیا، خود غرض اور بد تمیز لڑکی سمجھتا تھا۔۔۔

اس پر ترس کھا کر ہمدردی کے باعث یہ سب کر رہا تھا۔۔۔ اپنی ماں اور بہنوں کی خوشی کی خاطر اس رشتے کو نبھانے پر مجبور تھا۔۔۔ یا پھر واقعی کچھ ایسا تھا جو وہ اس شخص کی آنکھوں میں محسوس کرتی تھی۔۔۔

وہ جو خاموشی کے ساتھ بنا کچھ کہے بھی اسے بہت کچھ کہہ دیتی تھیں۔۔۔

وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔ وہ اس وقت خود کو وقت کے دھارے پر چھوڑ دینا چاہتی تھی۔۔۔ اس رشتے کا اختتام جو بھی

ہوتا۔۔۔اس کا دل شاید اس وقت ان لمحوں میں گم ہونے، انہیں محسوس کرنے کی فریاد کر رہا تھا۔۔

"میرے پاس سب چیزیں ہیں۔۔۔"

وہ کانپتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔اس کے دہکتے ہونٹ اسے اب اپنے دوسرے گال پر محسوس ہوئے تھے۔۔۔

اس کے گلابی پھولے گالوں کی رنگت اس وقت سرخ انارڑی ہو چکی تھی۔۔۔وہ ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔۔

مگر اس نے مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔وہ مکمل طور پر اس کے حصار میں قید اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔۔۔

"جانتا ہوں دل آویز جعفر کے پاس ہمیشہ سے سب کچھ ہے۔۔۔"

وہ نرمی سے بولا تھا۔۔۔ مگر دل آویز کو پھر بھی اس میں طنز کی آمیزش محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے نگاہیں اٹھا کر زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی گوشوں میں نمی سی چھلک گئی تھی۔۔

"سب کچھ نہیں ہے میرے پاس۔۔۔زارون میر حیدر کا دل نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"

وہ چاہنے کے باوجود یہ الفاظ اسے نہیں کہہ پائی تھی۔۔۔

مگر ان بولتی آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"تم نرمین سے ملے تھے۔؟؟ بات ہوئی اس سے۔۔؟؟"

دل آویز نے اس کا حصار توڑتے بات کو بدلتے پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔ جب زارون نے اس کو مزید قریب تر کر لیا تھا۔۔

"ہاں ملا تھا۔۔۔"

وہ اس کے دلفریب نقوش کو تکے جا رہا تھا۔۔۔ دل آویز اس کے دیکھنے پر پزل ہوئی تھی۔

وہ بالکل اس کے سینے کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔۔۔مارے شرم کے اس کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔ جبکہ مقابل تو جیسے اس کے وجود کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا اس وقت اپنی ساری تھکن ختم ہوتی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی بات کو سمجھ ہی نہیں پایا تھا۔۔۔اس کی نظریں بار بار دل آویز کے سرخ لبوں سے الجھ رہی تھی۔۔۔

"کیا کہتی تھی۔۔۔؟ناراض ہو گی تم سے۔۔۔"

دل آویز اس کا دھیان بھٹکانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔۔ مگر وہ شخص ایک پل کے لیے بھی اسے دور نہیں جانے دے رہا تھا۔۔

دل آویز کو اس کی گرم سانسیں اپنی سانسوں میں الجھتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔

"پتا نہیں میں نے پوچھا نہیں۔۔"

اس نے دل آویز کی گردن کی پشت کو اپنی چوڑی ہتھیلی سے تھاما تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کے ارادے سمجھ پاتی زارون اس کی سرخ لپسٹک سے سجے لبوں پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔ دل آویز نے اس کا گریبان اپنی مٹھی میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

اس انسان کے انداز میں عجیب سی شدت تھی۔۔۔۔وہ اس کی سانسوں پر پوری طرح سے اپنی ملکیت قائم کر گیا تھا۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا کہ مت لگانا۔۔۔اتنی سی بات بھی نہیں مان سکتی میری۔۔۔"

اس کے لرزتے وجود پر ایک نگاہ ڈالتا وہ اس کی سانسوں کو آزادی دے گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویزبری طرح سے کانپ رہی تھی۔۔

"تم۔۔۔۔"

اس نے غصے سے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔ جب وہ مسکراتا ہوا پھر سے ان پر چھا گیا تھا۔۔۔ اس بار شدت پہلے سے بھی بڑھ کر تھی۔۔۔ دل آویز کی آنکھوں کی پتلیاں بالکل سکڑ گئی تھیں۔۔۔

"ہاں میں۔۔۔ صرف میں حق رکھتا ہوں۔۔۔ انہیں چھونے اور محسوس کرنے کا۔۔۔ اس بات کا انتخاب کرنے کا کہ یہ کونسے رنگ سے سجیں گے۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتا وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔ اس شخص کے انداز دل آویز کو خوفزدہ کر رہے تھے۔۔

وہ کیا چاہتا تھا۔۔؟؟ ایسی شدت پسندی اور جنونیت۔۔۔

کیا وہ بھول چکا تھا کہ وہ دل آویز جعفر تھی۔۔۔ جس نے اسے کیسے کیسے تنگ نہیں کیا تھا۔۔۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔ یا پھر۔۔۔ پھر یہ سب۔۔۔ یہ سب کر کے بدلہ لے رہے ہو مجھ سے۔۔"

دل آویز نے اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑ لیا تھا۔۔۔ اس کے لبوں سے لپسٹک بالکل غائب ہو چکی تھی۔۔

"یہ تو پہلی رات بتا چکا ہوں میں تمہیں۔۔۔ ایک ایک بات کا بدلہ لوں گا۔۔۔ طریقہ میرا اپنا ہو گا۔۔۔ تمہیں سہنا پڑے گا۔۔"

وہ اپنی شدتوں پر اس کی آنکھوں سے بہہ آئی نمی کو صاف کرتے

بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کی بات پر دل آویزا سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔ وہ ہمیشہ ایسے ہی

ہر بات کہہ دیتا تھا۔۔

"یہ کوئی طریقہ نہیں ہے بدلہ لینے کا۔۔۔ تم یہ ٹھیک نہیں کر

رہے۔۔۔ تم اس لڑکی کے ساتھ دھوکا کر رہے ہو۔۔۔ جسے اتنے

وقت سے تم نے اپنی امید سے بیٹھا رکھا ہے۔۔۔"

دل آویز نے اتنے غصے سے اس کا گریبان کھینچا تھا کہ اس کی بٹن ٹوٹ گئے تھے۔۔۔ زارون نے دلچسپی بھرے انداز میں اس لڑکی کا یہ جنگلی پن دیکھا تھا۔۔

"کونسی لڑکی۔۔۔؟؟ میں اس وقت ایک ہی لڑکی سے منسلک ہوں۔۔۔ جو اس وقت میری بانہوں میں قید ہے۔۔۔ یہ جنگلی بلی۔۔۔۔ جسے قابو کرنا صرف زارون میر حیدر کو آتا ہے۔۔۔"

وہ اسے بانہوں میں اٹھا گیا تھا۔۔

اس کی بات پر دل آویز کی رنگت مزید سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"مجھے نیچے اتارو۔۔۔"

وہ اس کی گرفت میں بھرپور مزاحمت کرتے بولی تھی۔۔۔

جب زارون نے بیڈ کے قریب آتے اسے بیڈ پر گرا دیا تھا۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔۔؟"

دل آویز کو اس کے بوجھل تاثرات سے خوف محسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ بیڈ کی دوسری جانب سے اترنے لگی تھی جب زارون نے اسے واپس کھینچ لیا تھا۔۔

"تم نے کر دیا ہے۔۔۔ اب جھیلوں۔۔۔ ورنہ میں تو بڑا صابر شاکر قسم کا بندہ تھا۔۔۔"

وہ اس کے دونوں اطراف اپنی ہتھیلیاں جماتا اس پر جھکا تھا۔۔۔

دل آویز نے اس کے کندھوں کو تھامتے اسے روکنا چاہا تھا۔۔ جب وہ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنساتا انہیں دائیں بائیں ٹکا گیا تھا۔۔

وہ بالکل اس کے قابو میں تھی۔۔۔

"تم نے بولا تھا صرف باہر ہمیں میاں بیوی بن کر رہنا ہو گا۔۔۔"

دل آویز نے اسے اس کے الفاظ یاد کروائے تھے۔۔۔اس کا دل اس وقت اس کے اختیار سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ اس ستمگر کی پناہوں میں پگھل جائے گی۔۔۔ کہیں اس کے دل میں چھپے جذبات زارون میر حیدر پر آشکار نہ ہو جائیں۔۔۔

وہ کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھی مگر اس شخص کی قربت اسکے لیے جان لیوا ثابت ہو رہی تھی۔۔۔

"اندر کیمسٹری اچھی رہے گی تو باہر نظر بھی آئے گی۔۔۔مجھے سب کچھ پرفیکٹ چاہیے۔۔۔۔"

بھاری گھمبیر سرگوشی کے ساتھ دل آویز کو اپنی گردن پر اس کے دہکتے ہونٹ محسوس ہوئے تھے۔۔

وہ لرز گئی تھی۔۔۔اس کی انگلیوں پر اس شخص کی گرفت مزید مضبوط ہوئی تھی۔۔۔۔

"زارون نرمین۔۔۔۔"

وہ ابھی آگے کچھ بول ہی نہیں پائی تھی۔۔جب زارون نے اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں کی شدتوں سے دہکا کر رکھ دیا تھا۔۔۔وہ اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرتا اسکے وجود کی دلفریب مہک کو اپنی سانسوں میں جذب کر رہا تھا۔۔۔

دل آویز کے پورے وجود میں برقی رو سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"نرمین کہیں نہیں ہے دل آویز۔۔۔وہ کہیں نہیں تھی۔۔"

زارون کی بات پر دل آویز کچھ دیر کے لیے شاک ہوئی تھی۔۔۔

یہ کیا بول رہا تھا وہ۔۔

نرمین تو پہلے دن سے تھی اور ہر جگہ پر تھی۔۔

مگر اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ جب بھی نرمین کی بات کرتی تھی اس شخص کی شدتیں بڑھ جاتی تھیں۔۔۔اس کو اپنی پوری گردن اس

کے ہونٹوں اور اس کی بیئرڈ کی بے رحمی سے جھلستی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ شخص بہک رہا تھا۔۔۔ اور دل آویز کا خوف بڑھ رہا تھا۔۔۔ اس کی دھڑکنوں میں زارون میر حیدر کے نام کا شور گونج رہا تھا۔۔۔۔ جو وہ اس شخص سے پوشیدہ رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

"ہمیں شاپنگ پر جانا تھا۔۔۔"

دل آویز کو نجات کا یہی حل نظر آیا تھا۔۔

"تم انکار کر چکی ہو۔۔۔"

اس کے بالوں میں چہرا چھپاتا وہ خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔ دل آویز کو اس کی آواز میں مسکراہٹ کا گمان گزرا تھا۔۔۔ جیسے وہ شخص جانتا ہو کہ یہ راہ فرار تھی۔۔۔

"مم میں اب کہہ رہی ہوں۔۔۔"

دل آویز کو اس کے لبوں کی گستاخیاں گردن سے سرکتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔ وہ لرز گئی تھی۔۔ چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔

"میرا موڈ نہیں ہے اب۔۔۔"

وہ اس کو تنگ کر کے لطف اٹھا رہا تھا۔۔۔ زارون نے چہرا اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

سرخ چہرا، تپتے گال، حیا سے بوجھل گھنیری پلکیں اور اس سے رحم کی التجا کرتے کپکپاتے ہونٹ۔۔۔۔ زارون کے لیے اس قیامت خیزی سے نگاہیں چرانا مشکل ہوا تھا۔۔۔

کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

وہ سوچ کر رہ گیا تھا۔۔۔ کہا کچھ نہیں تھا۔۔۔ ورنہ اس لڑکی نے مزید پاگل ہو جانا تھا۔۔۔

اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی گردن کے گرد حمائل کرتا وہ اس کے چہرے پر جھکتا اس کے ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا اس حسن کو خراج پیش کر گیا تھا۔۔

اس کی اس جارحانہ کاروائی پر وہ نازک وجود سلگ اٹھا تھا۔۔

"زارون پلیز۔۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔

"تم ہر بار ایسے نہیں بچ سکتی۔۔۔"

اس کے کان کی لوح پر لگ رکھتے کہا گیا تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔"

دل آویز نے اس کے سینے پر دونوں ہتھیلیاں رکھتے اسے دور دھکیلا تھا۔۔

زارون اس کے اوپر سے ہٹتا بیڈ پر نیم دراز ہوتا سر کے نیچے بازو ٹکا گیا تھا۔۔

دل آویز تیزی سے اس کے پاس سے اٹھی تھی۔۔۔

"تم نے کر دیا ہے۔۔"

زارون اس کی کلائی پھر سے اپنی گرفت میں مقید کر گیا تھا۔۔

"زارون۔۔"

وہ اس کی جانب چہرا موڑتے غصے سے چیخی تھی۔۔وہ لڑکی آہستہ آہستہ اپنے کانفیڈنس میں واپس لوٹ رہی تھی۔۔اس کا خوف بہت حد تک کم ہو چکا تھا۔۔زارون کو یہ دیکھ سکون ملا تھا۔۔۔

دل آویز کو اس شخص کی بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی۔۔نکاح سے پہلے وہ اس سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کر رہا تھا۔۔۔اور نکاح کے بعد وہ بالکل بدل گیا تھا۔۔

زارون نے اس کا بازو پکڑ کر اسے دوبارہ اپنے اوپر کھینچ لیا تھا۔۔۔ وہ سیدھی اس کے سینے پر آن گری تھی۔۔۔

"میں اتنی آسانی سے کسی سے تعلق قائم نہیں کرتا۔۔۔ لیکن اگر تعلق قائم کرلوں تو چھوڑتا نہیں ہوں۔۔۔ تمہیں اس رات بھی کہا تھا اور ابھی پھر کہہ رہا ہوں۔۔۔ تم جو بھی ہو، جتنی بھی پاگل اور جنگلی سہی مگر اب صرف میری ہو۔۔۔۔ میں جب چاہے تمہیں چھو سکتا ہوں۔۔۔ محسوس کر سکتا ہوں۔۔۔۔

تم یا کوئی بھی مجھے روکنے کا حق نہیں رکھتا۔۔۔"

دل آویز کی آنکھوں میں جھانکتا وہ اس پل اسے بالکل ہپناٹائز سا کر گیا تھا۔۔ وہ کچھ نہیں بولی تھی۔

وہ ہیزل گرین آنکھیں ان سیاہ آنکھوں کی اسیر ہوئی تھیں۔۔۔۔

اسے اپنی کمر پر اس کے ہاتھوں کی حرکت محسوس ہوئی تھی۔۔اس کی جان حلق میں اٹکی تھی۔۔۔

وہ آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔

کیونکہ وہ اس کی کسی بھی مزاحمت سے باز نہیں آنے والا تھا۔۔۔

اسے جو کرنا تھا وہ کر کے رہنا تھا۔۔۔

اس کی زپ بند کرتا وہ اس کی پیشانی پر لب رکھ گیا تھا۔۔۔دل آویز کی گہری سانسوں پر وہ ہولے سے مسکرایا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"اس ماسک سے اپنا چہرا ڈھک لو۔۔۔"

شاپنگ مال کے باہر گاڑی روکتے زارون نے خود بھی ماسک لگایا تھا اور اس کی جانب بھی بڑھا دیا تھا۔۔۔

دل آویز نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ وہ اس وقت سیاہ رنگ کی قمیض شلوار میں ملبوس بہت زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔ اس کی وجیہہ شخصیت کی سحر انگیزی اس لباس میں مزید بڑھ جاتی تھی۔۔۔

دل آویز کو باہر آنے سے خوف کھا رہی تھی۔۔۔ اس کی جانب دیکھتے سارا خوف جاتا رہا تھا۔۔۔ اس نے سر پر بھی بلیک کلر کی کیپ پہن لی تھی۔۔۔

وہ لوگوں کی پہچان میں آئے بغیر آرام سے اس کے ساتھ شاپنگ کرنا چاہتا تھا۔۔۔ بہت عرصہ ہو گیا تھا اسے اس طرح سے پبلک پلیس پر آئے۔۔۔ اسے دیکھ کر لوگوں کی جو بھیڑ لگتی تھی۔۔۔ اسے سنبھال پانا مشکل ہو جاتا تھا۔۔

مگر آج وہ خود اسے باہر لے کر آیا تھا۔۔۔ وہ اس کا کانفیڈنس بحال کرنا چاہتا تھا۔۔۔

دل آویز نے بنا کچھ بولے ماسک لے کر پہن لیا تھا۔۔۔

گاڑی سے نکل کر وہ اس کی جانب آیا تھا۔۔۔

اس کی جانب اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے اسے باہر آنے کو کہا تھا۔۔۔وہ دل آویز کا خوف سمجھ رہا تھا۔۔۔جس پر قابو پاتے وہ اپنا کانپتا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ گئی تھی۔۔۔

"ریلیکس۔۔۔میرے ہوتے کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔"

زارون نے اپنی گرفت میں مقید اس کا ہاتھ دبایا تھا۔۔

"لوگ ہمیں ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں۔۔۔"

دل آویز نے نوٹ کیا تھا وہ جہاں سے گزر رہے تھے لوگ رک رک کر انہیں دیکھنے لگے تھے۔۔۔

"کیونکہ یہ مجھے پہچان رہے ہیں۔۔۔"

زارون کی خود کو چھپانے کی اتنی کوشش بھی ناکام رہی تھی۔۔۔

"تم سے بہت محبت کرتے ہیں لوگ۔۔۔ تم بہت بڑے آدمی بن گئے ہو۔۔۔"

دل آویز نے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔ وہ اسے بہت پیارا لگتا تھا۔۔

اس کا دل چاہتا تھا وہ اسے دیکھتی رہے۔۔۔

"اللہ کا کرم ہے۔۔"

وہ عاجزی سے بولا تھا۔۔۔

وہ اس کی نگاہیں خود پر محسوس کر پا رہا تھا۔۔۔

"تم اچھے بھی ہو۔۔۔ میری اتنی بد تمیزی اور برے رویے کے باوجود میرے مشکل وقت میں مدد کی۔۔"

دل آویز اس کے ساتھ چلتے اقرار کر رہی تھی۔۔۔ زارون کی آنکھیں مسکرائی تھیں۔۔۔

"تھینکس مادام آپ نے اس کمینے اور بد تمیز شخص کے حوالے سے اپنے خیالات بدلے۔۔۔"

وہ اس کے دیئے القابات دوہراتا ہنسا تھا۔۔۔

دل آویز کو ان دونوں کی لڑائیاں یاد آئی تھیں۔۔۔ کیسے جانی دشمنوں کی طرح لڑتے تھے وہ۔۔۔۔ اور اب سب بدل گیا تھا۔۔۔

اس کا جانی دشمن جسے تنگ کرنے کا کوئی موقع نہیں جانے دیتی تھی وہ۔۔۔

وہ شخص اس کا مجازی خدا اور اس کے دل کا مالک بن بیٹھا تھا۔۔۔

اس کا محافظ اس کے مشکل ترین وقت کا ساتھی بن چکا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی زارون ایک بوتیک میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں کی ٹیم پہلے سے ان کی منتظر تھی۔۔۔

وہاں مشرقی اور مغربی دونوں طرح کے لباس موجود تھے۔۔۔

"مجھے یہ نہیں لینے۔۔۔"

اس کے سامنے ان تمام ملبوسات کا ڈھیر لگا دیا گیا تھا جو وہ پہلے پہنتی تھی۔۔۔ اس شخص کو وہ لباس پسند نہیں تھے۔۔۔ مگر وہ اس کی پسند کو مد نظر رکھ رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر زارون نے حیران ہو کر دیکھا تھا۔۔۔جواب ان مشرقی لباس کی جانب مڑ گئی تھی۔۔۔زارون کے ہونٹوں کی تراش میں مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

وہ اس کی پسند کے مطابق پہننا چاہتی تھی۔۔۔وہ وہاں بیٹھا اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔جو جب بھی کوئی لباس پکڑتی تھی۔۔۔مڑ کر اس کی جانب دیکھتی تھی۔۔۔

زارون نے ہر لباس پر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"مجھے اتنے سارے نہیں لینے۔۔۔۔"

دل آویز نے اس کے پاس آتے کہا تھا۔۔۔ وہ سارے ڈریسز پیک کروا چکا تھا۔۔۔ دل آویز اسے منع کرتی رہ گئی تھی۔۔۔

"زارون میر حیدر۔۔۔۔ آپ وہی ہیں نا۔۔۔ سر پلیز ایک تصویر چاہیے تھی۔۔۔ پلیز سر۔۔"

وہ جیسے ہی باہر نکلے تھے۔۔۔ تین لڑکیاں جو کافی دیر سے شاپ کے باہر کھڑی تھیں بھاگ کر اس کے قریب آئی تھیں۔۔

ان کا انداز ایسا تھا کہ زارون انکار نہیں کر سکا تھا۔۔۔ دل آویز نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا تاکہ وہ ان کے ساتھ اکیلے تصویر بنوا سکے۔۔۔ مگر زارون نے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔

اس نے دل آویز کو اپنے ساتھ ساتھ رکھا تھا۔۔۔اس کی گرفت ہاتھ پر مزید مضبوط ہو چکی تھی۔۔۔اس کے بعد کچھ ہی سیکنڈز میں جیسے جیسے لوگوں کو اس کی پہچان ہو رہی تھی۔۔

لوگوں کی بھیڑ لگتی جا رہی تھی۔۔دل آویز کو اس شخص کی یہ کامیابی دیکھ دل سے خوشی ہو رہی تھی۔۔۔

"میں گاڑی میں ویٹ کرتی ہوں۔۔"

دل آویز نے اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تھا۔۔۔

"کیوں میرے ساتھ رہنا اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔؟؟"

زارون لوگوں کو اگنور کرتا سے کی جانب مڑا تھا۔۔۔لوگوں کی نظریں پہلے سے ہی اس لڑکی پر تھیں۔۔۔زارون کو اس کے قریب ہوتے دیکھ ایک دم سے کیمروں کا فوکس دل آویز کی جانب گیا تھا۔۔۔

"سر کیا یہ وہی ہیں۔۔۔؟؟ آپ کو وہ لڑکی مل گئی ہے۔۔۔؟؟"

فینز اس سے سوال کر رہے تھے۔۔۔جبکہ دل آویز نے سوالیہ نگاہوں سے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسی لڑکی۔۔۔؟؟"

بھیڑ بہت زیادہ بڑھ گئی تھی۔۔۔زارون کے گارڈز تیزی سے لوگوں کو ہٹاتے ان کے لیے رستہ بنانے لگے تھے۔۔۔۔

دل آویز کو زارون نے مکمل طور پر اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر لیا تھا۔۔۔

"یہ میری اور میرے چاہنے والوں کی آپس کی بات ہے۔۔۔تم نہیں جانتی۔۔۔"

زارون نے ٹال دیا تھا۔۔

"مگر مجھے جاننا ہے۔۔۔"

وہاں بہت زیادہ رش ہو گیا تھا۔۔۔ زارون اسی وجہ سے باہر نہیں جاتا تھا ایسے۔۔۔

اوپر سے ان سب فینز کے سوالات اور شوخی بھرے انداز میں کی جانے والی ہوٹنگز۔۔۔۔ دل آویز اس سے جواب پانے پر بضد تھی۔۔۔

"ان سب کو لگتا ہے کہ میرے گانے خاص طور پر کسی لڑکی کے لیے ہوتے ہیں۔۔ اور اب مجھے تمہارے ساتھ دیکھ کر انہیں یہی لگ رہا ہے کہ وہ لڑکی تم ہو۔۔۔"

زارون وہاں سے لوگوں کی پڑنے والے دھکے خود برداشت کرتا اسے مکمل طور پر اپنے مضبوط بانہوں میں بھرے سینے سے لگائے ہوئے تھا۔۔۔ تاکہ کوئی اس سے ٹچ نہ ہو۔۔۔

دل آویز کو یہ مضبوط حصار بہت اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ اس کی شرٹ کو سینے سے مٹھیوں میں بھینچے ہوئے تھی۔۔۔ گاڑی کے پاس آتے زارون نے اسے پہلے بیٹھایا تھا۔۔۔ اور پھر دوسری طرف آتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے رش میں سے بہت مشکل سے گاڑی نکالی تھی۔۔

گارڈز کے ساتھ آئے اس کے ڈرائیور نے آگے آنا چاہا تھا مگر

زارون ہاتھ اٹھا کر انکار کر گیا تھا۔۔۔

"تو تم ان کی غلط فہمی دور کیوں نہیں کر دیتے۔۔۔"

دل آویز کی بات پر زارون نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسی غلط فہمی۔۔۔؟؟"

وہ سمجھا نہیں تھا۔۔۔ یا جان بوجھ کر اس لڑکی کو تنگ کر کے اسے

مزا آتا تھا۔۔۔

"یہی کہ وہ لڑکی میں نہیں ہوں۔۔ جس کے لیے تمہارا ہر گانا ہوتا ہے۔۔۔"

دل آویز کی آواز میں نمی کا احساس نمایاں تھا۔۔۔ زارون نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا گیا تھا۔۔۔

"بہت جلد یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائے گی۔۔۔"

اس کے جواب پر دل آویز نے کھڑکی سے باہر دیکھا تھا۔۔۔ یا شاید اپنی آنکھوں سے لڑھک آئے آنسوؤں کو اس کی نگاہوں سے چھپایا تھا۔۔۔

"دل۔۔۔۔"

اس کے بھاری گھمبیر آواز میں پکارے گئے اپنے نام پر دل آویز کی سانسیں وہیں اٹک گئی تھیں۔۔

"تم مجھے اس نام سے نہیں پکار سکتے۔۔"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟"

زارون نے اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"میں تمہاری دل نہیں ہوں۔۔۔"

وہ خفا تھی۔۔۔اس سے نہیں خود سے۔۔۔کیوں دل چاہتا تھا وہ اس شخص کے لیے اہم ہو۔۔۔وہ اسے زمہ داری نہیں محبت سمجھ کر اپنے ساتھ باندھے۔۔۔

"پھر کس کی ہو۔۔۔؟؟"

وہ اس کے خفگی سے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھتے پوچھ گیا تھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔"

اس نے زارون کی جانب دیکھا تھا اور پھر اس کے کندھے پر سر رکھتے وہ رو دی تھی۔۔ اس کا دل بہت زیادہ بھر آگیا تھا۔۔۔

"دل پلیز۔۔۔ رو کیوں رہی ہو ایسے۔۔۔"

زارون نے گاڑی سائیڈ پر روک دی تھی۔۔ اس کی کمر کی گرد اپنا حصار قائم کرتے اس اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔

"مجھے بابا سے ملنا ہے۔۔۔ کیا تم مجھے وہاں لے جاؤ گے۔۔"

دل آویز نے نم آلود آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

وہ بات بدل گئی تھی۔۔۔ اسے اس شخص سے کسی بھی طرح کا شکوہ کرنے کا کوئی حق نہیں تھا۔۔۔

یہ شخص اس پر جتنے احسانات کر چکا تھا۔۔ وہ اس کا حساب نہیں چکا سکتی تھی۔۔۔ اگر وہ نہ کھڑا ہوتا اس کی ڈھال بن کر۔۔ تو اب تک اس کا نجانے کیا حشر کر دیا جاتا۔۔

یہ سوچ کر ہی اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔۔۔

"ہاں بالکل۔۔۔ ابھی چلے جاتے ہیں۔ مگر پلیز اب رونا نہیں ہے۔۔"

زارون نے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔

مگر دل آویز نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔اس کے دل کی بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔

کچھ دیر بعد زارون نے گاڑی ہاسپٹل کی پارکنگ میں روکی تھی۔۔۔جہانزیب صاحب سے کال پر بات ہو چکی تھی۔۔۔وہ دونوں سیدھے وہیں پہنچے تھے۔۔۔جعفر صاحب کو دیکھتے دل آویز اپنا آپا کھو چکی تھی۔۔

وہ انہیں بیڈ پر ایسے بے حس و حرکت پڑا نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

زارون نے اسے کندھوں سے تھام کر پیچھے کیا تھا۔۔ اور اس روتے سسکتے وجود کو اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔

"مجھے میرے بابا چاہئیے۔۔۔ وہ کب ٹھیک ہونگے۔۔۔؟؟"

دل آویز رو رہی تھی۔۔۔ جبکہ زارون اسے اپنے سینے میں بھینچے ہوئے تھا۔۔۔ جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔۔

قیس اور نرمین اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ وہ دونوں جل کر خاکستر ہوئے تھے۔۔

"زارون۔۔۔"

نرمین نے اپنے اندر اٹھتے ابال پر قابو پاتے اسے پکارا تھا۔۔ دل آویز نے زارون سے دور ہوتے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ زارون کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ پر زارون نے نرمین کی بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا۔۔۔

"زارون ہم ایک بار بات کر سکتے ہیں۔۔"

نرمین زارون کے قریب آتے اس کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔

دل آویز جعفر صاحب کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھتی زارون سے فاصلہ بڑھا گئی تھی۔۔۔ قیس کی نظریں اسی پر تھیں۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟ نکلو یہاں سے۔۔۔"

زارون کو قیس کی نگاہوں سے غصہ آیا تھا۔۔

دل آویز نے دیکھا تھا وہ نرمین کو بالکل اگنور کر رہا تھا۔۔

"یہ میرے تایا ہیں۔۔ میں یہاں آسکتا ہوں۔۔"

قیس کی نگاہیں دل آویز سے نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔۔ وہ لڑکی پہلے سے بھی کہیں زیادہ حسین ہو گئی تھی۔۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی اس لڑکی کو گھسیٹ کر یہاں سے لے جاتا۔۔۔

مگر زارون میر حیدر کو اچانک سے نجانے کیوں بیچ میں آ گیا تھا۔۔۔

اور یہ لڑکی اس کے ہاتھ سے بالکل نکل گئی تھی۔۔

"دل آویز مجھے بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔ بلکہ مجھے

معافی۔۔۔۔"

قیس اسے مخاطب کرتے آگے بڑھا ہی تھا۔۔۔ جب زارون نے

الٹے ہاتھ کا تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔۔

"خبر دار جو اس کا نام بھی لائے زبان پر۔۔۔ جو دانت بچے ہیں وہ

بھی توڑ دوں گا۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ دوبارہ اگر نظر آئے

تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

زارون کے تھپڑ پر قیس دیوار سے جا ٹکرایا تھا۔۔۔ دل آویز گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

نرمین دل آویز کے لیے زارون کا یہ پوزیسو انداز دیکھ اندر سے جل گئی تھی۔۔۔ جو قیس کی نگاہیں بھی دل آویز پر برداشت نہیں کر رہا تھا۔۔

زارون قیس کو گریبان سے کھینچتا ہوا باہر لے گیا تھا۔۔۔ دروازہ بند ہونے کی آواز پر نرمین دل آویز کے پاس آئی تھی۔۔

"ہمیشہ مجھ سے آگے رہی ہو نا تم۔۔۔ جو چیز مجھے پسند آتی ہے وہ تمہیں ملتی ہیں۔۔ مگر زارون سے بہت محبت کی تھی میں نے۔۔۔

تم نے ہم دونوں کے بیچ آکر اچھا نہیں کیا۔۔۔ پورے دو سال انتظار کیا میں نے اسکا۔۔۔

اور تم نے۔۔۔ تم نے اپنی چالاکی سے اسے مجھ سے چھین لیا۔۔۔"

نرمین کا بس نہیں چل رہا تھا دل آویز کا منہ نوچ لے۔۔۔

"تم جیسا سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔"

دل آویز نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔۔ جبکہ اس کی آنکھوں میں نمی بڑھ گئی تھی۔۔

"اچھا تو پھر کیا ہے۔۔ تم سمجھا دو۔۔ تم وہی ہو نا جو اس کے کم حیثیت ہونے پر اس کا مذاق اڑاتی تھی۔۔ اس کو پوری دنیا کے سامنے ذلیل کیا۔۔ اور اب جب وہ اتنا مشہور انسان بن گیا ہے۔۔ اس کے پاس بھی دولت آگئی ہے تو تمہاری نیت اس پر خراب ہو گئی۔۔ تم نے یہ ٹھیک نہیں کیا۔۔

زارون صرف میرا ہے اور میں اسے واپس لے کر رہوں گی۔۔۔ تم یہ جو معصومیت کا ناٹک کر رہی ہو نا۔۔۔ میں تمہیں اس کے سامنے ایسا بدنام کروں گی کہ اپنی بے گناہی کا یقین دلاتی رہ جاؤ گی وہ یقین نہیں کرے گا۔"

نرمین اس کے سامنے کھڑی اس پر چیخ رہی تھی۔۔

دل آویز کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا۔۔

وہ لڑکی جو ایسے باتیں سنانے والے کا منہ توڑ کر رکھ دیتی تھی۔۔

اس وقت وہ خاموش تھی۔۔۔اور خود کو مجرم سمجھ رہی تھی۔۔

"تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے تو دو سال پہلے شادی کیوں نہیں کی؟؟"

دل آویز نے وہ سوال پوچھا تھا جس کا جواب اسے کب سے جاننا تھا۔۔

اس سے پہلے کہ نرمین جواب دیتی دروازہ کھلا تھا اور زارون اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ نرمین کے تاثرات ایک دم سے بدلے تھے۔۔۔

"تم نے اس لڑکی کو اپنی زندگی میں جگہ دی۔۔۔ جو آج بھی تمہارے بارے میں نجانے کتنا برا سوچتی ہے۔۔۔"

نرمین نے زارون کے قریب جاتے کہا تھا۔۔۔۔

دل آویز نے حیرت سے نرمین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر بولی کچھ نہیں تھی۔۔۔

"تم نے اس کی خاطر عمار کو جیل میں ڈلوا دیا۔۔۔اس کے لگائے گھٹیا الزام پر یقین کر کے۔۔ تم جانتے ہو یہ کتنی جھوٹی ہے۔۔ آج تک اپنے باپ کی نہیں ہوئی۔۔ تمہاری تو کبھی نہیں بن سکتی۔۔"

نرمین بول رہی تھی اور دل آویز نے بے یقینی سے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔

اس نے اس کی بات پر یقین کر کے عمار کو اریسٹ کروا دیا تھا۔۔

"کیا جھوٹ بولا ہے اس نے۔۔۔؟؟"

زارون نے سوالیہ نگاہوں سے نرمین کی جانب دیکھا تھا۔۔ دل آویز خاموش کھڑی تھی۔۔۔

"ہر بات جھوٹی ہے اس کی۔۔ اس نے ہم دونوں کو کیسے بدنام کیا تھا تم بھول گئے سب۔۔ تمہیں اپنے اغوا کے جھوٹے الزام میں اریسٹ کروایا تھا۔۔"

نرمین اسے وہ سب باتیں یاد کروا رہی تھی جس کے باعث زارون کو دل آویز سے نفرت محسوس ہو۔۔۔

دل آویز کی آنکھوں میں نمی بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ لوگ اس وقت جعفر صاحب کے روم کے ساتھ بنے گیسٹ روم میں کھڑے تھے۔۔۔

"نرمین پلیز۔۔۔یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے۔۔۔مم۔۔۔میں جانتی ہوں میں تم دونوں کے بیچ آئی ہوں۔۔۔زارون اور تم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔۔۔مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا تھا اس طرح سے درمیان میں آنے کا۔۔۔

میں وعدہ کرتی ہوں تم سے۔۔۔ جیسے ہی بابا ٹھیک ہونگے۔۔ میں اس رشتے کو ختم کر دوں گی۔۔۔ میں کبھی کسی کی محبت کے بیچ آنے کا گناہ نہیں کر سکتی۔۔۔

مجھے احساس ہے اس بات کا۔۔۔ اب میں پہلے جیسی دل آویز نہیں رہی۔۔۔۔ یہ رشتہ صرف مجبوری کے تحت جڑا ہے۔۔۔ اس میں ہم دونوں کی رضامندی یا دلی خواہش نہیں تھی۔۔۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں یہ بات جانتی ہو تم۔۔۔

جیسے ہی بابا ٹھیک ہونگے ہم دونوں الگ ہو جائیں گے۔۔"

وہ روتے ہوئے نرمین کے سامنے آکر بولتی زارون میر حیدر کے تاثرات دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔۔

نرمین نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

دل آویز پھر سے زارون کی نفرت نہیں سہنا چاہتی تھی۔۔۔اسے لگا تھا نرمین پچھلی ساری باتیں یاد کروا کر اسے پھر سے بد ظن کر دے گی۔۔۔اسی خاطر وہ بیچ میں آتے جلدی سے بول گئی تھی۔۔۔

اس بات سے بے خبر کہ وہ ایسا کر کے کتنی بڑی غلطی سرزد کر گئی تھی۔۔۔۔

زارون میر حیدر نے یہ رشتہ کیوں جوڑا تھا۔۔اس کے دل میں کیا تھا۔۔ان سب باتوں سے بے خبر۔۔۔۔

وہ اس مرد کی انا کو ایک بار پھر بہت بری طرح سے ٹھیس پہنچا گئی تھی۔۔۔وہ نرمین کو وضاحت دینے کی کوشش میں اپنے رشتے کو ناپسندیدہ بنا گئی تھی۔۔۔

وہ جس انسان سے اس کا دل جڑا ہوا تھا۔۔۔اسے اپنی محبت کا یقین دلانے کے بجائے وہ اس کی عزت نفس کو پھر سے سر عام مجروح کر گئی تھی۔۔۔۔

زارون کے اتنے بار بتانے کے باوجود وہ سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ نرمین سے محبت نہیں کرتا تھا۔۔۔

وہ اسی لڑکی کو چاہتا تھا جسے اس نے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا۔۔۔ مگر وہ اپنی محبت اس پر مسلط نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اس وقت تک نہیں جب تک وہ لڑکی خود مکمل طور پر اپنی رضامندی کے ساتھ اسے قبول نہ کر لیتی۔۔۔۔

وہ جس نے آج تک اس سے صرف اپنی نفرت کا اظہار کیا تھا۔۔۔ اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کرنا اس جیسے خوددار اور انا پرست مرد کے لیے اتنا آسان نہیں تھا۔۔

اسے اگر ساری زندگی اس محبت کو اپنے دل میں چھپائے رکھنا پڑتا تو وہ رکھ لیتا۔۔ لیکن اپنی عزت نفس کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔ اپنی محبت کی توہین نہیں ہونے دے سکتا تھا۔۔

کب اس لڑکی سے لڑتے جھگڑتے وہ اپنا دل ہار بیٹھا تھا اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔ جب وہ اس کے گھر آئی تھی۔۔۔ جب وہ اسے تنہا روڈ پر بیٹھی سہمی ہوئی نظر آئی تھی۔۔۔

وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔۔۔ اس کا دل اس کے اختیار میں نہیں رہا تھا۔۔۔۔

اس بات کو اس نے خود سے بھی چھپانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر اپنی جان نچھاور کرنے والی ماں اور بہنوں سے اپنی آنکھوں کا یہ احساس نہیں چھپا پایا تھا۔۔۔

جتنا دل آویز نے اسے ذلیل کیا تھا۔۔ اگر اس کی جگہ کوئی بھی اور مرد ہوتا تو اسی وقت اسے اپنے گھر سے دھکے مار کر نکلا دیتا جب اس نے اپنی ملازمہ کے روپ میں اسے دیکھا تھا۔۔

وہ زارون میر حیدر تھا۔۔۔ جس نے اس لڑکی کی ہر خطا بنا اس کے معافی مانگے فراموش کر دی تھی۔۔

اسے تحفظ، عزت اور رشتے کا مان بخشا تھا۔۔۔

وہ اسے بارہا بتا چکا تھا کہ نرمین اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی۔۔۔اس کی غلط فہمی دور کرنے کی ہر کوشش کی تھی۔۔۔

مگر یہ لڑکی پھر سے اسے ہرٹ کر گئی تھی۔۔۔

نرمین نے زارون کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی رنگت مارے ضبط کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اس نے تو ابھی صرف زرا سی چال چلی تھی اور ان دونوں کے بیچ بدگمانیاں شروع بھی ہو گئی تھیں۔۔۔

"تمہیں اندازہ بھی ہے تم کیا بول رہی ہو۔۔۔؟؟"

زارون نے اس کی کلائی پکڑی تھی اور اسے اپنے مقابل کھینچتے ہلکی آواز میں دھاڑا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں بے انتہا سرخ تھیں۔۔۔وہ خود پر بہت مشکل سے ضبط کیے کھڑا تھا۔۔۔۔

اس لڑکی کو ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا چاہتا تھا۔۔۔اس کی اتنی محبت اور کیئر کا یہ مطلب نکالا تھا اس نے۔۔۔

نرمین کے سامنے ایسی بات کر کے اس کے منہ پر ایسا تمانچہ مارا تھا۔۔۔اس کے نکاح کا سن کر نرمین نے اسے کال کی تھی۔۔۔

جس پر اس نے نرمین کے سامنے واضح کر دیا تھا کہ اب اس کے لیے اس کی بیوی سب کچھ تھی۔۔۔

نرمین پر تو اس نے ہمیشہ سے کی بات واضح کی تھی کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔وہ اپنے بارے میں سوچ لے۔۔۔۔

جس کے بعد نرمین نے بھی ہمیشہ صرف اس کا دوست بن کر رہنے کو ترجیح دی تھی۔۔

شاید اسے امید تھی کہ کبھی نہ کبھی زارون اس کو مل جائے گا۔۔۔

جو اب زارون اور دل آویز کے نکاح کے بعد بالکل ختم ہو چکی تھی۔۔

یہی بات اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

"اسے احساس ہو گیا ہے۔۔ کہ وہ ہمارے بیچ۔۔۔۔۔"

نرمین نے موقع دیکھ کر آگ لگانا چاہی تھی۔۔۔ مگر زارون کی دھاڑ پر وہ اپنی جگہ سہم گئی تھی۔۔۔

اسے اب بھی ان دونوں کے بیچ کوئی برداشت نہیں تھا۔۔۔۔

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ نرمین۔۔۔ ہمارے بیچ کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔ کبھی بھی کچھ نہیں تھا۔۔۔ یہ بات تم بھی بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔ میں بہت پہلے بیت واضح الفاظ میں تمہیں بتا چکا

ہوں۔۔۔ ہم صرف اچھے دوست تھے۔۔۔ مگر تم اور عمار دوست کہلانے لائق بھی نہیں ہو۔۔۔"

اس نے انگلی اٹھاتے سرخ آنکھوں سے نرمین کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی دہشت ناکی پر نرمین بری طرح سے لرز گئی تھی۔۔۔ اس نے آج سے پہلے زارون کو اتنے شدید غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

زارون کو بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔ دل آویز کی چھوڑ دینے والی بات نے اسے بہت بری طرح سے افیکٹ کیا تھا۔۔۔

نرمین اس کی بات اور اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ اپنے آنسوؤں کو نہیں روک پائی تھی۔۔۔

اس نے حسرت بھری نگاہوں سے زارون کی بانہوں میں قید دل آویز کو دیکھا تھا۔۔

"اور تم۔۔۔۔ تمہیں ابھی تک کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔ اتنا مہان لگتا ہوں میں تمہیں۔۔۔ ایسے ہی ترس کھا کر تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر لوں گا۔۔۔ تمہیں پتا ہے تم ہمیشہ سے ایسی ہی سنگدل ہو۔۔۔ تمہیں کبھی کسی کی فیلنگز کا خیال رہا ہی نہیں ہے۔۔۔ اور نہ کبھی رہے گا۔۔۔

تم کیا کہہ رہی تھی چھوڑنا چاہتی ہو مجھے۔۔۔ تو ٹھیک ہے میں اب کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔ تمہیں جو مرضی کرنا ہے کرو۔۔۔"

اس نے دل آویز کو ایک جھٹکے سے خود سے دور کیا تھا۔۔۔

جو شاک میں گھری اس کا غصہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

نرمین کی آنکھوں میں چمک ان ٹھہری تھی۔۔۔ وہ ہمیشہ سے زارون کے سامنے دل آویز کی الٹی سیدھی باتیں کر کے سے بد ظن کرتی آئی تھی۔۔۔ مگر زارون نے کبھی اس کی کسی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

مگر آج۔۔۔ آج تو وہ بنا کچھ کیے ہی اسے دل آویز سے دور کر گئی تھی۔۔

"زارون۔۔۔ میں۔۔۔"

دل آویز نے کچھ بولنا چاہا تھا۔۔۔

"میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔ آنا چاہو تو آجانا۔۔۔۔۔"

وہ بنا اس کی جانب دیکھے وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ دل آویز نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کا یہ انداز دیکھا تھا۔۔۔

"تم دنیا کی سب سے ناشکری لڑکی ہو۔۔۔ تم ایسا مرد ڈیزرو ہی نہیں کرتی۔۔۔ اب وہ تمہیں اپنے ساتھ نہیں رکھے گا۔۔۔

دوست ہے میرا۔۔۔ اتنے سالوں سے جانتی ہوں اسے میں۔۔ انا کا بڑا ہی سخت ہے۔۔۔۔ خود کو اندر سے ختم کر لے گا مگر اپنی انا کو نہیں مارے گا۔۔۔۔"

اس کی جانب طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے نرمین مسکراتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔ دل آویز کو ایک دم سے احساس ہوا تھا کہ وہ بہت غلط کر چکی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورا راستہ ان میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ زارون نے اپنے ہونٹ سختی سے میچ رکھے تھے۔۔۔ اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔۔۔ دل آویز کو آج پہلی بار اس سے اتنا خوف محسوس ہوا تھا۔۔

"اندر جاؤ۔۔۔"

گیٹ کے سامنے گاڑی روکتے اس نے دل آویز کو اندر جانے کا کہا تھا۔۔۔

"تم نہیں آؤ گے۔۔۔"

اس نے نم آلود لہجے میں پوچھا تھا۔۔۔

"دل آویز اندر جاؤ۔۔۔"

وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"نہیں جاؤں گی۔۔۔ تم جہاں جا رہے ہو وہیں جاؤں گی تمہارے ساتھ۔۔"

دل آویز نے انکار کیا تھا۔۔

"میں اس وقت بہت زیادہ غصے میں ہوں۔۔۔ میرے ساتھ آنے پر پچھتاؤ گی۔۔۔"

وہ اس کی جانب سرخ آنکھوں سے دیکھتے بولا تھا۔۔۔

"اپنے شوہر کے ساتھ کہیں بھی جانے میں مجھے کوئی پچھتاوا نہیں ہو گا۔۔۔"

وہ اس کا بازو پکڑ گئی تھی۔۔۔ جسے زارون نے جھٹکا تھا۔۔۔

دل آویز نے نم آلود نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے زارون میر حیدر۔۔۔ میں نے کچھ غلط نہیں بولا۔۔۔ مجھے جو ٹھیک لگا تھا وہی بولا میں نے۔۔۔"

دل آویز اس کے غصہ کرنے پر غصہ ہوئی تھی۔۔

زارون نے سرخ آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ دل آویز کا دل بہت شدت سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

زارون نے گاڑی تیز رفتاری سے آگے بڑھادی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا۔۔۔۔دل آویز بری طرح سے ڈر گئی تھی۔۔۔ گاڑی اسی گیٹ کے سامنے رکی تھی۔۔ جہاں وہ ملازمہ بن کر آئی تھی۔۔۔واچ مین نے اس کی گاڑی دیکھ کر گیٹ کھول دیا تھا۔۔

گاڑی سے نکلتے وہ بنا اس کی جانب دیکھے اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

دل آویز کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔ اسے نرمین کے سامنے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

جس انسان نے اس کی اتنی مدد کی تھی۔۔۔ وہ اسے ہی ایسے چھوڑ دینے کی بات کر گئی تھی۔۔۔ وہ نرمین کو نہیں چاہتا تھا یہ بات وہ اسے کئی بار دبے لفظوں میں بتا چکا تھا۔۔

مگر وہ پھر کون سی لڑکی تھی جس سے وہ محبت کرتا تھا۔۔۔

دل آویز سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اس کے اتنے برے رویے کے بعد یہ شخص اس سے محبت کر سکتا تھا۔

جس انسان کو ذلیل کرنے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔وہ اس جانب سوچ ہی نہیں پا رہی تھی۔۔۔

دل آویز کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔۔اس کا دل کچھ اور کہہ رہا تھا اور دماغ کچھ اور۔۔

وہ خود ہی اپنی سوچوں سے الجھ رہی تھی۔۔۔وہ اس کے پیچھے اندر آئی تھی۔۔۔

"زارون۔۔۔۔"

وہ صوفے پر بیٹھا آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔جب دل آویز نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"میں اس وقت تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا دل آویز۔۔۔"

وہ اس کے قریب بیٹھنے پر اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔جب دل آویز نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔

"لیو می الون دل آویز جعفر۔۔۔"

وہ اس کا ہاتھ جھٹکتے دھاڑا تھا۔۔۔ دل آویز نے حیرت زدہ سا ہو کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

"زارون آئم سوری۔۔۔ مجھے لگا تم نرمین سے۔۔۔"

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔۔ جب زارون اس کی جانب پلٹا تھا اور اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے سے قریب تر کر گیا تھا۔۔

"تمہیں ہر بار کچھ نہ کچھ لگتا ہے اور اس کی بنیاد پر تمہارا جو دل چاہتا ہے تم وہ کرتی ہو۔۔۔ تمہیں نہ تو کبھی کسی کے دل کی پرواہ رہی ہے اور نہ جذبات کی۔۔ میں ہی پاگل تھا جس نے یہ سمجھ لیا کہ تم

بدل گئی ہو۔۔ مگر میں غلط تھا۔۔۔ تم جیسا انسان کبھی نہیں بدل سکتا۔۔۔

تمہیں صرف اپنی پرواہ ہے۔۔ صرف اپنا آپ مظلوم لگتا ہے۔۔۔

"

اس کی گرم سانسیں دل آویز کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔ اس کی باتیں سن کے دل آویز کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

وہ شخص اس کی ایک بات پر اتنا شدید ری ایکشن دے گا اسے اندازہ نہیں تھا۔۔۔

"میں کیسی انسان ہوں۔۔۔ تم جانتے تھے۔۔۔ پھر کیوں شادی کی مجھ سے۔۔۔ کیوں مدد کی میری۔۔۔"

اس کا حصار توڑتے اس دل آویز نے اس سے دور ہونا چاہا تھا۔۔۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا اس لیے شادی کر لی۔۔۔۔۔"

اسے اپنے حصار سے آزاد کرتے وہ رخ موڑ گیا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر دل آویز کے آنسوؤں کی شدت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔

"تم مجھ سے شادی کرنے پر پچھتا رہے ہو۔۔۔؟؟"

وہ اس کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"نہیں اپنے دل کی ہار پر غصہ آرہا ہے۔۔۔۔"

زارون اس کے آنسو دیکھ تکلیف کا شکار ہوا تھا۔۔۔ مگر اس کا غصہ کم ابھی بھی نہیں ہو رہا تھا۔۔

"کیسی ہار۔۔۔؟؟"

اس کے بھاری لہجے پر دل آویز کا دل بہت شدت سے دھڑکا تھا۔۔۔

"کبھی نہیں بتاؤں گا۔۔"

اس کی کلائی اپنی گرفت میں لیتے وہ اسے اپنے قریب تر کر گیا تھا۔۔اس کا لہجہ اور گرفت دونوں میں عجیب ضد سی تھی۔۔۔دل آویز نے اس سے دور ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

اس وقت یہ شخص اسے کوئی ناراض سا ضدی بچہ لگا تھا۔۔۔جسے اس سے بات بھی نہیں کرنی تھی۔۔۔مگر اسے چاہیئے بھی وہی تھی۔۔۔

اس کے ہونٹوں کا لمس دل آویز کو اپنی گردن کے محسوس ہوا تھا۔۔۔وہ کانپ گئی تھی۔۔۔اس شخص کی آنکھوں میں عجیب سا جنون تھا۔۔۔جیسے آج وہ اسے خود میں اتار لینا چاہتا تھا۔۔۔

"تم کس سے محبت کرتے ہو۔۔۔؟؟ اگر وہ لڑکی نرمین نہیں ہے تو کون ہے پھر۔۔۔"

اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑتے وہ بھی درمیانی فاصلے ختم کر گئی تھی۔۔۔

ان دونوں کی سانسیں الجھ رہی تھیں۔۔۔ مگر اس وقت دونوں ہی ایک دوسرے سے دور نہیں ہونا چاہتے تھے۔۔۔

"پہلے تم بتاؤ۔۔۔ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر امریکہ کیوں بھاگ گئی تھی۔۔۔۔"

زارون کے ہونٹ اس کے ہونٹوں کو چھونے لگے تھے۔۔۔

اس کے سوال پر دل آویز جعفر کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔اس کے دہکتے لمس پر سانسیں بھاری ہونے لگی تھیں۔۔۔

زارون کے ہاتھ کا لمس اسے اپنی کمر پر محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کے فراک کا پچھلا گلا ڈیپ تھا۔۔۔

جہاں محسوس ہوتی اس کی انگلیوں کی گرفت دل آویز کو خود میں سمٹنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔۔

"جواب چاہیے مجھے۔۔۔"

وہ اس کے ہونٹوں ہر جھک چکا تھا۔۔۔۔ دل آویز نے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

وہ سانسوں کے راستے اپنا غصہ اور اضطراب اس کے اندر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔ وہ جی جان سے لرزتی اس کے ساتھ لگی کھڑی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹی تھی۔۔۔

اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی تھی۔۔۔

"مم میں۔۔۔"

دل آویز کے ہونٹ اس کی شدتوں پر کانپ رہے تھے۔۔۔ جلن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

آج اس کی شدت کئی گنا بڑھی ہوئی تھی۔۔۔

"بولو۔۔۔ کس بات کا فرار تھا وہ۔۔۔۔؟؟"

اس کی خاموشی پر پھر سے اس کے ہونٹوں پر شدتیں برسانے لگا تھا۔۔۔۔ دل آویز کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔۔

اس کا پورا وجود لرز رہا تھا۔۔

"میں نہیں بتا سکتی۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟"

اس شخص کا غصہ بڑھ گیا تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو دل آویز جعفر۔۔۔۔ اگر تم میرے سامنے اس حالت میں نہ آتی۔۔۔ میری مدد کی ضرورت نہ ہوتی تمہیں۔۔۔ تو میں کبھی تمہیں اپنی زندگی میں شامل نہ کرتا۔۔"

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے شدتوں سے دہکاتا وہ اس کے دل پر وار کر گیا تھا۔۔۔۔ اس مرد کی انا کو بہت بری طرح

سے ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔وہ اس وقت اکیلے رہنا چاہتا تھا اسی وجہ سے۔۔۔

وہ اب بھی اسے ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

"تم تو تب بھی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔آنٹی کے مجبور کرنے پر کیا تھا تم نے۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔دل کو چوٹ پہنچی تھی اس بات پر۔۔۔

لیکن وہ اصل وجہ سے ناواقف تھی۔۔۔۔وہ جانتی نہیں تھی کہ اپنی غلطی کی وجہ سے وہ اس شخص کو پھر سے اس کی انا کے تابوت میں قید کر گئی تھی۔۔۔ جس سے نکاح کے پاکیزہ بندھن نے اسے باہر نکالا تھا۔۔۔۔

اپنی نادانی میں وہ غلطی کر گئی تھی۔۔۔۔

"تم مجھے اپنے آگے ہرانا چاہتی تھی۔۔۔ میرے جذبات کے ساتھ کھیلنا چاہتی تھی۔۔یہی پلان تھا نا تمہارا۔۔۔۔؟؟"

اس کے بالوں میں ہاتھ پھنسائے وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔ دل آویز کے ہونٹ اس کے لمس سے جل رہے تھے۔۔۔ مگر اسے پھر بھی رحم نہیں آرہا تھا۔۔۔

وہ ان نازک لبوں کو ان کی سرزد کی گئی گستاخی کا احساس دلانا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی ٹائم میں اس کا غصہ دیکھ چکی تھی۔۔۔ مگر اس وقت غصے کی جو نوعیت تھی۔۔۔ وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

"وہ نادانی تھی میری۔۔۔۔"

دل آویز کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔۔۔

اس کے غصے کو دیکھ اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی بتانے کی۔۔ کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتی تھی۔۔۔ وہ ستمگر اس کی زندگی کی سب سے بڑی دعا اور خوشی کی وجہ بن چکا تھا۔۔۔

"تم نے ہمیشہ مجھے بہت اذیت دی ہے۔۔۔ آج جو کہا تم نے اس کے لیے میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا۔۔۔ تمہارے نزدیک میری آج بھی کوئی حیثیت نہیں ہے۔۔۔"

وہ ہرٹ تھا اس کی بات پر شدید ہرٹ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ اس وقت سمجھ گئی تھی کہ یہ شخص کیا

چاہتا تھا اس سے۔۔۔

شاید وہ اب اقرار چاہتا تھا۔۔۔

اس کی مردانہ انا کو ہر بار ٹھیس پہنچائی تھی اس نے۔۔۔

وہ ہر بات ظرف بڑا کر لیتا تھا۔ وہ اسے اپنے حصار سے آزاد کرتا

باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔

"تم سو جاؤ۔۔۔"

وہ اس وقت اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔۔ اس کا ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر تھا۔۔۔ جب دل آویز کی پکار پر وہیں تھم گیا تھا۔۔

"مجھے بتانا ہے کچھ۔۔۔"

دل آویز اس کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"مجھے اب کچھ نہیں سننا۔۔۔ میں تمہیں کبھی بھی زبردستی کسی بات کے لیے مجبور نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ء"

وہ ناراضگی بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔

"تمہارے ڈیڈ کے ہوش میں آتے ہی یہ تعلق ختم ہو جائے گا۔۔۔

میں جانتا ہوں تم نے بہت مجبوری میں مجھ جیسے انسان سے تعلق

جوڑا۔۔۔ جو تمہارے لیے سخت ناپسندیدہ انسان تھا۔۔۔ اپنی ماں

اور بہنوں کی خوشی دیکھ میں بھی اس رشتے کو دل سے مان بیٹھا۔۔۔

مجھے لگا شاید ہمارے بیچ خوشگوار تعلق قائم ہو سکتا ہے۔۔۔

مگر میری غلط فہمی تھی یہ۔۔۔ تم مجبور تھی اور میں نے اسے کچھ

اور سمجھا۔۔۔ میں اپنی بے وقوفی مانتا ہوں۔۔۔ تم فکر مت کرو۔۔

جب تک تمہارے ڈیڈ ٹھیک نہیں ہو جاتے۔۔۔ تمہیں ہر طرح کا

تحفظ اور سپورٹ ملے گا میری طرف سے۔۔

مگر ان کے ٹھیک ہوتے ہی۔۔۔۔میں تمہیں واپس ان کے سپرد کر کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے یہ تعلق ختم کر دوں گا۔۔۔"

اپنی بات کہتا وہ وہاں سے ہٹ گیا تھا۔۔۔

دل آویز نم آنکھوں سے اسے دور جاتے دیکھتی رہی تھی۔۔۔۔

وہ نجانے کتنی دیر ایسے ہی بیٹھی رہی تھی جب اس کا موبائل زور و شور سے بج اٹھا تھا۔۔۔

جہانزیب صاحب کا نمبر دیکھ اس نے جلدی سے کال پک کی تھی۔۔ کسی نجانے احساس سے اس کا بدل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

"مبارک ہو بیٹا۔۔ جعفر کو ہوش آگیا ہے۔۔۔ آپ جلدی سے ہاسپٹل پہنچو۔۔۔"

یہ خبر اس کے آنسوؤں کی شدت بڑھا گئی تھی۔۔۔ خوشی کے مارے وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس کے بابا کومہ سے باہر آ گئے تھے۔۔۔ وہ ان کے پاس سے ایک منٹ کے لیے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔ اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ اس کے بابا اس کی زندگی کا لازمی جزو تھے۔۔۔ اس کا سب کچھ۔۔۔

ان کا ہاتھ پکڑے وہ پورا پورا دن ان سے باتیں کرتے گزار دیتی تھی۔۔۔ گھر کے سبھی لوگ ان سے ملنے آئے تھے۔۔۔ سوائے قیس کے۔۔۔۔ ان سب کی نگاہیں جھکی ہوئی تھیں۔۔

جعفر صاحب نے ان سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔ ان کے پوچھنے پر دل آویز نے انہیں سب بتا دیا تھا کہ ان کے بعد اس کے ساتھ ان کے بھائی بھتیجوں نے کیا سلوک کیا تھا۔

یہ سب جان کر جعفر صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ان سب کو نیست و نابود کر دیں۔۔

محسن صاحب نے ان کے آگے معافی مانگی تھی کہ وہ بڑے بھائی کی چالوں سے ناواقف تھے۔۔۔ انہیں نہیں پتا تھا کہ یہ ایکسیڈنٹ سازش کے تحت کروایا گیا ہے۔۔۔

وہ بہت ساری باتوں میں لاعلم تھے۔۔۔ دل آویز کو ان کی باتوں پر یقین آگیا تھا۔۔ مگر جعفر صاحب اپنے خونی رشتوں کو جو روپ دیکھ چکے تھے۔۔۔ وہ اب کسی پر بھی اعتبار کرنے کو تیار نہیں تھے۔۔

"اگر تم قصوروار نہیں بھی تھے تو تمہارے ہوتے ہوئے میری بیٹی تحفظ کی شاطر دربدر بھٹکتی رہی۔۔۔ اور تم سب اس پر الزام لگا کر اسے مزید اذیت دیتے رہے۔۔۔ اس قیس نے میری بیٹی کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔۔

میں اسے تو ایسے عبرت کا نشانہ بناؤں گا کہ ساری زندگی یاد رکھے گا۔۔۔"

وہ غصے سے بول رہے تھے۔۔۔ وہ جب یہ ساری باتیں سوچتے تھے تو ان کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوتا تھا۔۔۔

"آپ کے داماد نے اسے پہلے ہی حوالات میں بند کروا رکھا ہے۔۔۔ جب سے آپ کو ہوش آیا ہے۔۔ پچھلے دو دن سے اس کے بھیجے گئے لوگ باہر کھڑے آپ کا اور دل آویز کے تحفظ کے لیے پہرا دے رہے ہیں۔۔۔"

جہانزیب صاحب کی بات پر جعفر صاحب کچھ لمحوں کے لیے خاموش ہوئے تھے۔۔۔ دل آویز کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ ایک بار ان سے مل کر گیا تھا۔۔۔ دوبارہ نہیں آیا تھا۔۔ مہرین بیگم اور علینہ روز ملنے آرہی تھیں۔۔۔

ثمرہ اور زویا بھی اپنے شوہروں کے ساتھ آکر مل گئی تھیں۔۔ باہر سیف کو اپنے پولیس اہلکار کے ساتھ صبح شام دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔

اس کھ سسرال والے اور خاص کر اس کے شوہر نے اسے کسی بھی طرح سے اکیلے نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔

"میرا داماد ایک بار مجھے ملنے آیا پھر دوبارہ نہیں آیا۔۔۔؟؟"

جعفر صاحب نے سوالیہ نگاہوں سے بیٹی کے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔وہ کتنی ہی دیر اس شرم وحیا سے نگاہیں نہیں ہٹا پائے تھے۔۔۔

یہ بات تو وہ پہلے دن ہی جان گئے تھے کہ ان کی بیٹی کے لیے وہ انسان اہم تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں کی اداسی انہیں کنفیوژ کر دیتی تھی۔۔

"وہ مصروف ہو گا اپنے کام میں۔۔۔"

جہانزیب صاحب کے جانے کے بعد وہ ان کے ہاتھ پر اپنا چہرا ٹکائے اداسی سے بولی تھی۔۔

"کوئی پریشانی ہے۔۔۔؟؟"

وہ اس کی تاثرات دیکھ سمجھ گئے تھے۔۔۔وہ اس کے بابا بعد میں تھے اور دوست پہلے تھے۔۔۔

دل آویز نے انہیں اپنی یونیورسٹی کے ٹائم سے لے کر اب تک کی ساری بات بتادی تھی۔۔۔اس کا محبت کے باعث فرار اختیار کرنا، نرمین کی دوستی، اس کی اور زارون کی دشمنی۔۔۔

"میرے اتنے برے سلوک کے بعد اس نے پھر بھی میری اتنی مدد کی۔۔۔ میرا ہر طرح سے خیال رکھا۔۔۔ اور میں نے پھر سے اسے ہرٹ کر دیا۔۔۔ وہ بہت ناراض ہے مجھ سے۔۔۔"

روہانسے لہجے میں کہا تھا اس نے۔۔۔

"تو پھر منا کر آو ہمارے داماد کو۔۔۔ مجھے ہمیشہ سے میری بیٹی کے لیے ایسا ہی انسان چاہیے تھا۔۔۔ جسے اس کی دولت سے نہیں صرف اسی سے غرض ہو۔۔۔ اب یاد رکھنا تمہارے ساتھ ساتھ وہ بھی مجھے اتنا ہی عزیز ہو گا۔۔

پہلے تم ٹھیک ہو یا غلط میں تمہارا ساتھ ہی دیتا تھا۔۔ مگر اب وہ بھی میرا بیٹا ہے۔۔۔ اب اگر تم نے اس کے ساتھ غلط کیا تو میں بھی صرف اسی کا ساتھ دوں گا۔۔۔"

وہ اسے وارن کرتے بولے تھے۔۔ ان کے چہرے پر بے پناہ محبت اور خوشی تھی۔۔

"اتنا بھی اچھا نہیں ہے وہ۔"

وہ منہ بسورتے بولی تھی۔۔۔ مگر پھر خود ہی مسکرا دی تھی۔۔ اچھا تو وہ بہت زیادہ تھا۔۔۔

مگر کسی سے نہ ڈرنے والی دل آویز جعفر اس کے غصے سے خوف کھا رہی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سر پوری رات گھر سے باہر ہی تھے۔۔۔ صبح بارہ بجے کے قریب واپس آئے ہیں۔۔۔ اور تب سے اب تک کمرے سے نہیں نکلے۔۔۔ نہ ناشتہ کیا نہ ڈنر۔۔۔"

وہ گھر آئی تھی تو بتول نے اس کے پوچھنے پر تفصیل بتائی تھی۔۔۔ اس وقت رات کی آٹھ بج رہے تھے۔۔۔

وہ صبح سے بھوکا کمرے میں بند تھا۔۔۔اس خیال سے دل آویز کو تشویش ہوئی تھی۔۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا تھا اسے جعفر صاحب کے پاس گئے۔۔یہ شخص باقی سب چیزوں کا خیال رکھوا رہا تھا۔۔اسے کسی بھی طرح کی مشکل پیش نہیں آئی تھی۔۔۔سارے کام بنا کہے ہی ہوئے جا رہے تھے۔۔۔۔

بس ایک وہ ہی سامنے نہیں آرہا تھا۔۔۔

دل آویز نے پہلے اپنے کمرے میں جا کر فریش ہو کر بلیک کلر کا بہت ہی خوبصورت لباس زیب تک کیا تھا۔۔

بالوں کو جوڑے میں مقید کرتے وہ اس کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔ دروازہ ہلکے سے ناک کرتے وہ اندر داخل ہوئی تھی۔۔۔ پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔

اس نے ہاتھ میں پکڑی کھانے کی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے لائٹ ان کی تھی۔۔۔ جس کے ساتھ ہی وہ اسے سامنے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹا نظر آیا تھا۔۔

وہ پورے بیڈ پر پھیل کر لیٹا ہوا تھا۔۔۔ تکیہ اس کے سینے کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔

اس کا چہرا اسی جانب مڑا ہوا تھا۔۔۔۔اس کی بند آنکھوں اور گہری سانسوں سے اتنا تو واضح ہو رہا تھا کہ وہ سو رہا ہے۔۔۔۔

مگر دل آویز کو حیرت ہوئی تھی اس کے بیڈ سے لٹکتے پیروں میں پہنے وہ شوز پر۔۔۔اس نے نہ لباس تبدیل کیا تھا اور نہ شوز۔۔۔ جیسے آیا تھا ویسے ہی لیٹ گیا تھا۔۔۔۔

دل آویز کو اس کی تشویش ہوئی تھی۔۔۔۔اس تیزی سے اس کے پاس آتے اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتی اس کے ماتھے کو اپنے نرم ہاتھوں سے چھو گئی تھی۔۔۔۔

اس کے قریب بیٹھتے ہی دل آویز کو حرارت کا احساس ہوا تھا۔۔۔

اس کا ماتھا تو بالکل جل رہا تھا۔۔۔

دل آویز کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اتنے دن اس سے بے خبر رہی تھی۔۔۔ اور آخری بار جو زخم اس کے دل پر لگایا تھا وہ الگ تھا۔۔۔

"زارون۔۔۔۔"

اس نے زارون کے قریب بیٹھتے اسے ہولے سے پکارا تھا۔۔۔

مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔۔

"زارون پلیز آنکھیں کھولو۔۔۔"

دل آویز کو خوف آنے لگا تھا۔۔۔ وہ بالکل بے سدھ پڑا تھا۔۔۔

اس نے جھک کر اس کے پیروں سے شوز اتارے تھے۔۔ دل آویز جعفر کی ساری اکڑ اور غرور اس شخص کے آگے دھرے کا دھرا رہ جاتا تھا۔۔۔ جب دل جھک گیا تھا تو وہ جھکنے میں کیسی شرم محسوس کرتی۔۔۔

اس کے پیروں کو بیڈ پر رکھتے اس نے زارون کے کندھے کو تھام کر اسے سیدھا کیا تھا۔۔۔ اس لمبے چوڑے مضبوط وجود کو سیدھا کرتے اس کے دانتوں تلے پسینہ آگیا تھا۔۔۔

اس کا ہاتھ پھسلا تھا اور وہ اس کے سینے پر ان گری تھی۔۔۔

وہ غنودگی میں تھا۔۔۔ مگر اس کے اتنے قریب ہو جانے پر دل

آویز کا چہرا سرخ ہوا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے علینہ کو کال کی تھی۔۔

"بھابھی میں تو اس وقت سینمار کے سلسلے میں شہر سے باہر آئی ہوئی

ہوں۔۔۔ میں آپ کو ڈاکٹر ثمرین کا نمبر دیتی ہوں۔۔۔ آپ اسے

بلوالیں۔۔۔"

علینہ کی بات پر وہ جلدی سے اس کے بھیجے گئے نمبر پر کال کر گئی تھی۔۔۔ جس نے اس وقت آنے کی حامی بھر لی تھی۔۔

دل آویز اتنی دیر میں پانی کی ٹھنڈہ پٹیاں اس کے ماتھے پر رکھتی رہی تھی۔۔۔۔

اس کے پاس بیٹھتے دل آویز کی نگاہیں بھٹک بھٹک کر اس کے خوبرو چہرے کی جانب اٹھی رہی تھیں۔۔۔

اس کے بخار کی شدت دیکھ آنکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں۔۔۔

دل تھا کہ کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر کی آمد کا سن کر وہ جلدی سے دروازہ کھول گئی تھی۔۔۔

"ان کو بہت سخت بخار ہے۔۔ پلیز آپ جلدی سے چیک کریں۔۔۔ ان کو ہوش کیوں نہیں آرہا۔۔۔"

دل آویز روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔ جبکہ اس کی تڑپ اور محبت دیکھ ڈاکٹر ثمرین مسکرادی تھی۔۔۔ اسے ہمیشہ علینہ نے یہی بتایا تھا کہ اس کے بھائی اس کی بھابھی سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔

مگر اس وقت تو اس لڑکی کی بے قراری دیکھ اسے وہ زیادہ شدت پسند لگی تھی اپنے شوہر کے معاملے میں۔۔

"بخار بہت شدید ہے۔۔۔ میں نے انجکشن لگا دیا ہے۔۔۔ یہ غنودگی میں ہیں بے ہوش نہیں ہیں۔۔۔ بخار کی شدت بہت زیادہ ہے اسی نے نڈھال کر دیا ہے۔۔۔ جلد ہی بخار کی شدت کم ہو جائے گی۔۔۔ آپ ان کے ماتھے پر ٹھنڈی پٹیاں رکھتی رہیں۔۔ اور جیسے ہی یہ اٹھیں آپ نے انہیں یہ میڈیسن دے دینی ہے۔۔۔"

وہ اسے ساری تفصیل بتا رہی تھی۔۔۔

"یہ ہوش میں ہیں تو آنکھیں کیوں نہیں کھول رہے۔۔۔"

اس کی پریشانی ابھی بھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔

"یہ تو آپ کو پتا ہونا چاہیے آپ کے شوہر ہیں۔۔۔"

ڈاکٹر ثمرین ان کے گھر بہت آتی رہتی تھی علینہ کی وجہ سے۔۔۔

وہ اسے بھائیوں کی طرح مانتی تھی۔۔۔اس لیے اس کی بات پر

مسکرا کر اس پیاری لڑکی کو چھیڑتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس کے جانے کے بعد دل آویز اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

وہ اس کے قریب کھڑی اسے گھور رہی تھی۔۔

"آنکھیں کھولو زارون میر حیدر۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔"

وہ بے قراری سے بولی تھی۔۔۔

"تم سے برا اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔"

بند آنکھوں کے ساتھ وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔اس کی بھاری بوجھل آواز سنتے دل آویز کے دل میں جیسے اطمینان اترا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں اب بھی نہیں کھولی تھیں۔۔۔

"زارون۔۔۔"

وہ اسے پکار رہی تھی۔۔۔اور ساتھ ساتھ اس کے ماتھے پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں بھی رکھ رہی تھی۔۔۔

"کیوں آئی ہو اب یہاں۔۔۔؟؟تمہارے ڈیڈ ٹھیک ہو چکے ہیں۔۔۔اب تمہیں میری کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔'

وہ ماتھے پر اس کی رکھی پٹی ہٹا کر سائیڈ پر کرتا اس کی جانب سے کروٹ بدل گیا تھا۔۔۔

دل آویز اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تم نے میرے مشکل وقت میں مدد کی ہے۔۔۔ تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔"

اس نے پھر سے پٹی بھیگو کر اس کے ماتھے پر رکھی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے ہٹاتا دل آویز اس کے دونوں ہاتھ پکڑ گئی تھی۔۔۔

"کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔ جس کے جواب میں زارون نے آنکھیں کھول کر اسے گھورا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں بخار کی شدت سے

بالکل سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔خون کی بوندیں سی نظر آئی تھیں اسے۔۔

اس کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔۔۔وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے اس کے اوپر آدھے سے زیادہ جھکی ہوئی تھی۔۔۔

"جب چھوڑ کر جانا ہے تو اتنی فرمانبردار بیوی بننے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔"

زارون نے اس کے بالوں سے کیچر نکال دیا تھا۔۔۔

اس کے بال نازک وجود کے گرد بکھر گئے تھے۔۔۔

"تمہیں بہت سخت بخار ہے۔۔۔۔ میڈیسن لے لو پلیز۔۔۔"

دل آویز نے اس خفا شخص کی منت کی تھی۔۔۔

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔ تم میرا کیا احسان واپس لوٹانے کے لیے یہ سب کر رہی ہو۔۔۔ ضرورت نہیں ہے اس کی۔۔۔ میں تم سے کبھی کوئی فیور نہیں مانگوں گا۔۔۔ کبھی تمہارے سامنے نہیں آؤں گا۔۔

کسی مجبوری میں باندھ کر یہ سب مت کرو۔۔۔"

وہ بہت سنجیدہ تھا۔۔۔اس کی باتیں دل آویز کا دل ہولا رہی تھیں۔۔۔

اوپر سے اس کی بخار کی شدت کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

"زارون یہ لڑائی ہم کل پر رکھ لیں۔۔۔پلیز ابھی تمہاری طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔"

اس کی آنکھیں پھر سے بند ہوتے دیکھ وہ اب کی بار رو دی تھی۔۔۔

"تم چلی جاؤ۔۔۔ میں ٹھیک ہو جاؤں گا۔۔۔"

وہ اس کو دور کر گیا تھا۔۔۔ جبکہ دل آویز اس شخص کی بے رخی پر اندر تک کٹ گئی تھی۔۔۔

وہ اس کی توجہ کی عادی ہو چکی تھی۔۔۔ یہ بے رخی بھرا انداز اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"زارون دوائی لو پلیز۔۔۔"

دل آویز نے اس کی جانب پانی کا گلاس اور میڈیسن بڑھائی تھیں۔۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے اس ضد میں تم مجھ سے جیت سکتی ہو۔۔؟'

وہ آنکھیں میچے میڈیسن لینے سے بالکل انکاری تھا۔۔۔

"میں جانتی ہوں میں نہیں جیت سکتی۔۔۔۔میں پوری دنیا سے جیت سکتی ہوں مگر زارون میر حیدر سے کبھی نہیں جیت سکتی۔۔۔ کیونکہ میں ہار چکی ہوں تمہارے آگے۔۔۔بہت پہلے ہار چکی ہوں۔۔۔۔

اس وقت جب تم شدید نفرت کرتے تھے مجھ سے۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں زارون حیدر۔۔۔

بے پناہ محبت کرتی ہوں۔۔۔ نہیں دیکھ سکتی تھی تمہیں نرمین کے ساتھ۔۔۔ اسی خاطر ملک تک چھوڑ گئی۔۔۔ تمہاری آنکھوں میں اپنے نفرت اور غصہ سہنا مشکل ہو گیا تھا میرے لیے۔۔۔

یہاں اس دل میں درد ہوتا تھا تمہاری نفرت کو دیکھ کر۔۔۔"

وہ روتے ہوئے بولتی اس شخص کے آگے اقرار کر گئی تھی۔۔۔

زارون خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس لڑکی کے ہر لفظ میں سچائی تھی۔۔۔ اور زارون میر حیدر اس حقیقت سے پہلے سے واقف تھا۔۔۔

وہ بس ان لبوں سے اقرار چاہتا تھا جو ہمیشہ ستم ڈھاتے تھے۔۔۔۔

آج بہت عرصے بعد اس دل میں جیسے سرور سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کی جلن کم ہونے لگی تھی۔۔۔

اس کی بات ابھی مکمل بھی نہیں ہوئی تھی جب زارون نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے اوپر گرا لیا تھا۔۔۔

"محبت کرتی تھی تو بولا کیوں نہیں۔۔۔۔ فرار کیوں ہوئی۔۔۔؟؟"

اس کی گرم سانسیں دل آویز کا چہرا جھلسا رہی تھیں۔۔۔

اسے ابھی بھی بہت تیز بخار تھا۔۔ مگر وہ ضدی انسان اس وقت صرف اپنی من مانیاں کر رہا تھا۔۔۔

"اتنا لڑتی تھی تم سے۔۔۔ تم کہاں یقین کرتے میری محبت کا۔۔۔"

وہ اتنا بڑا اقرار کر گئی تھی۔۔۔ اس کی دھڑکنوں نے سینے میں اودھم مچا رکھا تھا۔۔۔

حیا کے بوجھ سے پلکیں بھاری ہو رہی تھیں۔۔

"یقین تو میں اب بھی نہیں کر رہا۔۔۔۔"

اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سمیٹتا وہ اس کی بات ماننے سے انکاری تھا۔۔۔

دل آویز نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم ایک سنگدل انسان ہو۔۔۔ جسے خود تو کسی سے محبت ہوئی نہیں ہے۔۔ تمہیں لگتا ہے باقی سب بھی جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔"

دل آویز نے اس کے اوپر سے اٹھنا چاہا تھا مگر وہ اس کو اپنے قریب بیڈ پر گرا گیا تھا۔۔

"ایسے تو کوئی بھی کسی کو کہہ دے کہ محبت ہے۔۔۔۔ محبت کا یقین دلانا پڑتا ہے عمل سے۔۔۔"

دل آویز کا سر اس کے بازو پر تھا۔۔۔ وہ کروٹ کے بل اس کے اوپر جھکا تھا۔۔

"یقین دلاؤ اپنی محبت کا۔۔۔"

اس کی چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتے وہ بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔۔

دل آویز کا وجود اس کی بانہوں میں لرز رہا تھا۔۔۔اس شخص کے لمس میں ہمیشہ ایسی ہی شدت ہوتی تھی اس کے لیے۔۔۔جو اس نازک جان کے لیے برداشت سے باہر ہوتی تھی۔۔۔

"کیسے۔۔۔"

وہ جانتی تھی جب تک اس شخص کی ضد پوری نہیں ہونی تھی۔۔۔ اس نے میڈیسن نہیں لینی تھی۔۔۔

اور اس کے بخار کی بڑھتی شدت اس کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔۔۔

"محبت تم کرتی ہو۔۔یقین بھی تمہیں ہی دلانا پڑے گا۔۔۔"

اس کی گھبراہٹ زارون کی آنکھوں کی خماری بڑھا رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں پر جھکا تھا۔۔۔

دل آویز نے آنکھیں بند نہیں کی تھیں۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کی سانسوں پر قابض ہوا تھا۔۔۔

دل آویز کانپ گئی تھی۔۔ مگر اس نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے ہونٹوں کو سلگا کر رکھ گیا تھا۔۔اس کی شدتیں بڑھ رہی تھیں۔۔۔۔دل آویز کا پورا وجود لرزنے لگا تھا۔۔۔

زارون کے وجود کی حرارت اس کے وجود کو جھلسا رہی تھی۔۔۔

"مجھے یقین ہونے لگا ہے۔۔۔"

وہ اس کی بکھرتی سانسوں کو آزادی بخشتا اس کی گردن پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔اس کا تپش بھرا لمس دل آویز کی گردن کو جھلسانے لگا تھا۔۔۔

وہ اس کی کندھے کو اپنی گرفت میں جکڑ گئی تھی۔۔۔

"زارون۔۔۔۔"

اسے لگا تھا اس کی جان نکل جائے گی۔۔۔

"ابھی تو یقین آنا شروع ہوا ہے۔۔۔ابھی تو یقین دلانے کے لیے پوری رات باقی ہے۔۔۔"

اس کی بیئرڈ کی رگڑ سے دودھیا گردن بالکل لال ہو چکی تھی۔۔۔

"یقین دلانا ہے یا نہیں۔۔۔"

زارون نے اس کی آنکھوں پر لب رکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"دلانا ہے۔۔۔۔"

اس شخص کو وہ اب دوبارہ خفا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اس کی ناراضگی اور خاموشی دل آویز کی جان نکال دیتی تھی۔۔۔

اس کی یہ سلگتی قربت، اس کی مکمل توجہ اور یہ زندگی بخشتی گرم سانسیں۔۔۔۔

اس کی زندگی کا اہم ترین جز بن چکے تھے۔۔۔وہ نہیں رہ سکتی تھی اس شخص کے بغیر۔۔۔

یہ گزرے کچھ دن اس کے بغیر زندگی کے احساس سے خالی تھے۔۔۔

اس کی گستاخیاں بڑھنے لگی تھیں۔۔۔دل آویز کو اپنی شرٹ کندھے سے سرکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔چہرے کی رنگت خطرناک حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔

اسے زارون کے وجود کی حرارت بڑھتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اسے ڈر لگ رہا تھا کہ بخار کی یہ شدت اس کے لیے خطرناک ثابت نہ ہو۔۔۔

"آپ دوا لے لیں۔۔۔۔"

اس کی آواز جذبوں سے بوجھل تھی۔۔اس کے بے باک ہونٹ کو گردن سے نیچے کو سرکے تھے۔۔۔

دل آویز کی آواز پر اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس لڑکی کی بکھرتی سانسوں کو پر شوق نگاہوں سے دیکھتا وہ اس کے اوپر سے ہٹ گیا تھا۔۔۔۔

"مجھے فکر ہے تمہاری۔۔۔۔"

اس کو تکیے پر سر رکھتے دیکھ دل آویز اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔اس نے وضاحت دی تھی۔۔۔

"بہت سختیاں دیکھی ہیں اپنی زندگی میں۔۔ یہ بخار میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔۔۔ ابھی شاور لوں گا ٹھیک ہو جایے گا۔۔۔۔'

وہ بیڈ سے اٹھنے لگا تھا جب دل آویز نے اس کا بازو پکڑ کر اسے واپس بیٹھا دیا تھا۔۔۔

"نہیں پلیز۔۔۔ بخار بہت شدید ہے۔۔۔ ٹھنڈ بھی بہت زیادہ ہے۔۔۔ شاور لینا خطرناک ثابت بھی ہو سکتا ہے۔۔۔'

وہ اس کو واپس پیچھے لیٹاتی میڈیسن ہاتھ میں ڈالے اس کے لبوں کے آگئے کر گئی تھی۔۔۔

زارون نے اس کی جانب دیکھتے میڈیسن کھائی تھیں۔۔۔اور پانی کا پورا گلاس اپنے اندر انڈیل دیا تھا۔۔۔وہ اس نازوں پلی لڑکی کو کیا بتاتا کہ اس کی زندگی کتنی مشکل رہی تھی۔۔۔کیسی کیسی سٹرگل تھی اس نے۔۔۔

اس سے کہیں زیادہ بخار میں اس نے دن رات کام کیا تھا۔۔۔

مگر وہ اس وقت اتنی فکر مند تھی کہ زارون نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔وہ جس طرح سے محبت کا اظہار کرتے اسے یقین دلانے کی کوشش بھی کر گئی تھی۔۔۔

زارون کی خفگی بہت حد تک کم ہو گئی تھی۔۔۔۔دل آویز جعفر نے اپنا دل اس کے آگے کھول کھول کر رکھ دیا تھا۔۔۔

یہ احساس وہ پہلے بھی اس کی آنکھوں میں محسوس کر چکا تھا۔۔۔ پہلی بار اسے تب شک گزرا تھا جب وہ اس کے گھر آئی تھی۔۔۔

پھر جب اس نے نرمین کے ساتھ اسے لائبریری میں دیکھا تھا تو جس طرح سے وہ غصے سے پاگل ہوئی تھی۔۔۔

وہ جنونی انداز بلاوجہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔۔ مگر اگلے دن اس کی جانب سے کی جانے والی حرکت نے زارون کو غصے سے پاگل کر دیا تھا۔۔۔ وہ اسی غصے میں اس دن اسے اتنا سنا گیا تھا۔۔۔

مگر وہ حیران ہوا تھا جب کسی بات کی وضاحت نہ دینے والے دل آویز جعفر اس بات کی وضاحت دے کر اسے اپنے یقین دلانے کی کوشش کرتی رہی تھی۔۔۔

مگر اس نے یقین نہیں کیا تھا کیونکہ وہ پہلے ایسی بہت ساری الٹی سیدھی حرکتیں کر چکی تھی۔۔۔

مگر اسے ابھی کچھ وقت پہلے ہی پتا چلا تھا کہ اس لڑکی کی واقعی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔

یہ گھٹیا حرکت نرمین نے خود کر کے اس کے اوپر ڈالی تھی۔۔۔

تاکہ وہ دل آویز سے مزید بد گمان ہو جائے۔۔۔ اور وہ اپنے مقصد میں اتنا وقت کامیاب بھی رہی تھی۔۔۔

زارون نے نرمین کے موبائل میں دل آویز کی آئی ڈی کھلی دیکھ لی تھی۔۔۔ جو سے وہ تصویریں اپلوڈ کی گئی تھیں۔۔ نرمین نے اس دن بہت ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تصویریں دل آویز کے موبائل سے ڈیلیٹ کرنے سے پہلے اپنے موبائل پر فارورڈ کر دی تھیں۔۔۔

اور دل آویز کے پاس سے وہ چیٹ بھی ڈیلیٹ کر دی تھی۔۔۔

اس نے خود ہی وہ تصاویر اپلوڈ کی تھیں۔۔۔دل آویز کو مجرم بنا کر وہ خود سب کے سامنے مظلوم بن گئی تھی۔۔

وہ پہلے دن سے جانتی تھی کہ زارون اس میں انٹرسٹڈ نہیں ہے۔۔۔مگر اس نے اپنی محبت حاصل کرنے کے لیے خود کو ہی بدنام کر دیا تھا۔۔اسے لگا تھا کہ اس بات پر ہمدردی کے تحت زارون اس سے شادی کر لے گا۔۔۔

وہ شاید جان گئی تھی کہ دل آویز اس سے محبت کرنے لگی ہے۔۔۔ اسی خاطر اس نے جلدی دے یہ اقدام اٹھالیا تھا۔۔۔مگر زارون ان دنوں اپنے میوزک کے آڈیشن دے رہا تھا۔۔

وہ انہیں دنوں کراچی چکا گیا تھا۔۔۔ وہ اتنا اچھا موقع نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ نرمین کے گھر نہیں گیا تھا۔۔۔ مگر اسے میسج کر کے بتا دیا تھا کہ وہ اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ ایسے نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

ان دونوں کا اس میں کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔ نہ دل میں کوئی چور تھا۔۔۔ اس بات کو دبا بھی دیا گیا تھا۔۔۔

اسی لیے زارون نے اپنے کام پر فوکس کرتے سب سے رابطہ ختم کر دیا تھا۔۔۔

اس کی دن رات کی محنت، اس کا جنون اور ثابت قدمی تھی کہ وہ آج اس مقام پر پہنچ گیا تھا۔۔۔۔

آج تک کسی بات نے اسے اتنا افیکٹ نہیں کیا تھا کبھی۔۔ جتنا یہ لڑکی کرتی تھی۔۔

پہلے اس پر غصہ اور نفرت کی وجہ سے اسے سکون نہیں ملتا تھا۔۔ تنہائی میں وہ اس کی رویے پر کڑھتا رہتا تھا۔۔ اور پھر جب وہ دور چلی گئی تھی تو اکثر آنکھیں موندنے پر وہ روتی وضاحت دیتیں۔۔

اپنی بے گناہی کا یقین دلاتی ہیزل گرین آنکھیں اس کے سامنے آکر اسے بے چین کرتی تھیں۔۔۔

محبت کا وہ بیج تو بہت پہلے دل میں بو یا جا چکا تھا۔۔۔

جس کا اندازہ بھی تھا اسے۔۔۔ مگر اپنی انا کے ہاتھوں مجبور وہ اسے ایسے ہی دبا دیتا تھا۔۔۔

مگر ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اس کے دل کی شدتیں اس لڑکی کے لیے بڑھتی چلی گئی تھیں۔۔۔ وہ اسے پہلے دن ہی اپنے گھر پہچان گیا تھا۔

اسے ایسے دیکھ گہرا جھٹکا لگا تھا دل کو۔۔۔ وہ اس کی بتول سے ہوئی باتیں سن کر بھی تڑپ کا شکار ہوا تھا۔۔۔ اس دن کمرے میں اسے

اپنی الماری سیٹ کرنے کا کہتے اس نے جان بوجھ کر نرمین کا ذکر کیا تھا۔۔

اس کے تاثرات دیکھنے کی خاطر۔۔۔ جبکہ وہ فون پر کسی سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

اس وقت اس لڑکی کا جوری ایکشن اس کے سامنے آیا تھا۔۔۔ وہ یقین کر چکا تھا کہ کہیں نہ کہیں دل آویز جعفر کے دل میں بھی وہ تھا۔۔۔

اس لڑکی کی پچھلی باتوں پر وہ اس پر غصہ تو تھا۔۔ مگر اس کو اس وقت جو حالت تھی۔۔۔ وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ چاہتا تھا دل آویز خود اس سے بات کرے۔۔۔

مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان کے درمیان کبھی خوشگوار تعلقات نہیں رہے تھے۔۔۔ وہ اس پر کبھی بھروسہ نہیں کرے گی۔۔۔

اس دن نرمین اور عمار کا آنا اور پھر دل آویز کی شناخت اس کے سامنے کھل کر آجانا۔۔۔

وہ اس لڑکی پر یقین کرنا بھی چاہتا تھا۔۔ مگر اس کی پچھلی حرکتیں اسے مشکوک بھی بناتی تھیں۔۔۔۔

اس دن عمار نے جو کمینگی دکھائی تھی۔۔۔اس نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا کہ وہ وقت پر پہنچ گیا ہے۔۔۔اس کو دل آویز کی بات پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ مگر وہ اسے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

عمار کے سامنے یہی ظاہر کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کو گھر سے نکال چکا ہے۔۔۔ تاکہ عمار کسی کو اس کے یہاں ہونے کا نہ بتا سکے۔۔۔ مگر عمار وہاں بھی کمینگی دکھا گیا تھا۔۔۔

زارون نے واچ مین کو میسج کیا تھا کہ وہ دل آویز کا روکے۔۔۔ مگر وہ لڑکی اس وقت اتنی جذباتی ہو گئی تھی کہ رکی ہی نہیں تھی۔۔۔

اس نے عمار کو پولیس کے حوالے کیا تھا اور خود دل آویز کے پیچھے آ گیا تھا۔۔۔

اس وقت اسے تنہا تاریک جگہ پر بیٹھا دیکھ اس کا دل دو ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

اس وقت پوری شدت سے اسے سینے میں بھینچتے دل کو اس کے خیریت سے ہونے کا یقین دلایا تھا۔۔۔

اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے کیا فیلنگز تھیں اس کی ماں اور بہنیں بہت اچھے سے واقف تھیں۔۔۔

کیونکہ وہ ان کی دکھائی باقی ساری لڑکیوں کو ریجیکٹ کر چکا تھا۔۔۔ اسی خاطر انہوں نے نکاح کروانے میں زیادہ دیر نہیں کی تھی۔۔۔ اس نے ان سب کو کچھ بھی بولنے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔ کہ وہ اس کے دل کے جذبات کسی بھی قیمت پر دل آویز کو نہیں بتائیں گی۔۔۔

یہ اس کا معاملہ تھا وہ جب چاہے مرضی بتائے۔۔۔۔

زارون نکاح سے انکاری تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا دل آویز ایسے مجبوری کے تحت اس کی زندگی میں شامل ہو۔۔۔ مگر اسے ایسے

بلیک میل کر دیا گیا تھا کہ اسے نکاح کے لیے حامی بھرنی پڑی تھی۔۔۔

اس نے نکاح کو پورے دل سے قبول کیا تھا ساری زندگی کے لیے نبھانے کے لیے۔۔۔

وہ ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کی نرمین کے سامنے کہی بات نے اسے غصے سے پاگل کر دیا تھا۔۔۔

وہ پچھلے اتنے دنوں سے اس سے سخت ناراض تھا۔۔۔ اور خود کو اتنے کاموں میں ایک ساتھ الجھا لیا تھا کہ زہنی اذیت اور جسمانی

تھکاوٹ کے باعث شدید بخار نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔

وہ صبح سے ایسے پڑا تھا۔۔۔ اس کی مہرین بیگم سے بھی بات ہوئی تھی۔۔۔ مگر اس نے انہیں اپنی طبیعت کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا وہ لڑکی اسے بھول چکی ہے۔۔ اپنے ڈیڈ کو واپس پا کر اسے بالکل فراموش کر گئی ہے۔۔۔

مگر اس کا آنا، اس کی خراب طبیعت دیکھ اس لڑکی کی تڑپ اور دیوانگی اور پھر محبت کا بھرپور اظہار۔۔۔۔

ان سب باتوں نے اس کے اعصاب پر بہت خوشگوار اثر ڈالا تھا۔۔۔

"انسان کو اتنا ضدی اور خود سر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔ کبھی کبھار کسی دوسرے کی سن لینی چاہیے۔۔"

اس کے ماتھے پر پٹیاں رکھتی وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

زارون نے آنکھیں کھول کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"تم مجھے بلاوجہ چھیڑتی ہو اور پھر جب میں کچھ کرتا ہوں تو تم سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"

اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑ تا وہ اس کے سرخ چہرے کو گھورتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

دل آویز کے دودھیا چہرے اور گردن پر ابھی ابھی دیئے اس کی دیوانگی کے نشانات واضح تھے۔۔

اس کی بے باکی پر دل آویز شرم سے دوہری ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے میڈیسن کھالی ہیں۔۔۔اب سو جاؤ۔۔۔ صبح تک بخار ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔"

وہ اس کی نگاہوں سے گھبرا کر اٹھنے لگی تھی جب زارون نے اس کا بازو پکڑ کر واپس اپنے قریب بیٹھا دیا تھا۔۔۔

"جب تک میں سو نہیں جاتا۔۔۔ تم ایسے ہی میرے پاس بیٹھو گی۔۔۔"

اس نے دل آویز کا دوپٹہ اپنے ہاتھ کے گرد لپیٹ دیا تھا۔۔۔ اس کے دوسرے ہاتھ پر دل آویز کے بال لپیٹے ہوئے تھے۔۔۔

اس شخص کی بھاری بوجھل آواز پر دل آویز کا دل بھی بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

"میں ساری زندگی ایسے ہی تمہارے پہلو سے لگ کر بیٹھنے کو تیار ہوں زارون میر حیدر۔۔۔۔بس مجھ سے دوبارہ خفامت ہونا۔۔۔ میں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"

اسے ایسے ہی زارون کے پاس بیٹھے کتنی دیر گزر گئی تھی۔۔۔جب اس کے سینے پر سر رکھتے وہ سرگوشیانہ لہجے میں بولتی اس کی ٹھوڑی پر اپنے لب رکھ گئی تھی۔۔۔

اسکے بخار کی شدت اب کم ہو رہی تھی۔۔۔جو دیکھ دل آویز کے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔

وہ خود ایسے ہی بنا کسی گرم شے کے اس کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔ وہ شخص بخار کی زیر اثر پوری طرح سے اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔۔

دل آویز کو خبر ہی نہیں ہوئی تھی کہ اسی طرح بیٹھے کب اس کی آنکھ لگی تھی اسے خبر نہیں ہوئی تھی۔۔۔

زارون کا بخار اب کافی حد تک کم ہو چکا تھا۔۔۔ اپنے سینے پر نرم گرم لمس محسوس کرتے اس نے آنکھیں کھولی تھیں۔۔۔ جب اس لڑکی کو اس غیر آرام دہ حالت میں سوتے دیکھ اس کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔

اس کے گرد بازو حمائل کرتا وہ اسے اپنی بانہوں میں سمیٹتا اوپر اٹھا گیا تھا۔۔۔ اسے اپنے برابر لیٹاتے اس کے دل آویز پر کمبل ڈال دیا تھا۔۔۔ اس کا سر زارون کے بازو پر تھا۔۔۔

وہ بہت قریب سے اس کے حسین چہرے کو تکے گیا تھا۔۔۔ اس لڑکی کی آخری سرگوشی اس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔ وہ اس وقت مکمل طور پر اس کے حصار میں تھی۔۔۔

زارون نے زرا سا جھکتے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چوم لیا تھا۔۔۔ وہ اس کی شدتوں پر کسمساتی مزید اس کی پناہوں میں سمٹ گئی تھی۔۔۔

اس کی مہکتی سانسیں زارون کی سانسوں کے بہت قریب تھیں۔۔۔

"تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے تم کتنی ضروری ہو میرے لیے۔۔۔"

اس نے جھک کر اس کے لبوں کی نرماہٹوں کو اپنی سانسوں میں محسوس کیا تھا۔۔۔۔

وہ کسمسائی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔جو اس بات کی گواہی تھی کہ وہ جاگ چکی تھی۔۔۔

"کیا تم جاگ رہی ہو۔۔۔؟"

جانتے ہوئے بھی اس نے پوچھا تھا۔۔۔ دل آویز کی جانب سے کوئی ری ایکشن نہیں آیا تھا۔۔۔

"اس کا مطلب تم سو رہی ہو۔۔۔"

زاون نے اس کی ٹھوڑی پر لب رکھے تھے۔۔۔

اس کی گردن پر چھوڑے نشان پر دوبارہ سے ہونٹوں کی مہر لگائی تھی۔۔۔ اسکے وجود میں لرزش ہوئی تھی۔۔۔

زارون کو لگا تھا وہ اب مزاحمت کرے گی۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔

وہ اس کے سینے پر سر رکھتے اس کے گرد اپنی نازک ہتھیلی پھیلاتی اپنے آپ کو اس کے حوالے کر گئی تھی۔۔۔

"مجھے تمہیں کبھی نہیں چھوڑنا۔۔۔۔"

اس کی بھیگی سرگوشی زارون کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔

"تو ایسا کس نے کہا کہ میں تمہیں چھوڑنے لگا ہوں۔۔۔ اس بات کا فیصلہ تو نکاح کے وقت ہی ہو چکا تھا کہ تمہیں اب ساری زندگی انہیں پناہوں میں رہنا ہے۔۔۔"

اس کے چہرے سے بالوں کو ہٹاتا وہ اس کے گال پر لب رکھ گیا تھا۔۔

اس کی بات پر دل آویز نے گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تم کس سے محبت کرتے ہو۔۔۔"

دل آویز جاننا چاہتی تھی۔۔

اس کی بات پر زارون کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"ایک بہت پیاری اور جنگلی بلی سے۔۔۔ تمہاری طرح ڈرنا اور رونا نہیں آتا اسے۔۔۔ جب اسے کوئی بات پسند نہیں آتی تو پنجے جھاڑ کر اگلے پر حملہ آور ہو جاتی ہے۔۔۔ مجھے بہت پسند ہے۔۔۔ بہت جلد ملواؤں گا تمہیں اس سے۔۔۔"

وہ چھت کی جانب دیکھتا اس لڑکی کا تصور کرتا مخمور لہجے میں بولتا دل آویز کو سن کر گیا تھا۔۔

اسے تو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ لڑکی وہی تھی۔۔۔ پھر وہ کس کے تصور میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

دل آویز کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"تو اس سے شادی کیوں نہیں کی۔۔۔"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"اس سے دوسری شادی کروں گا۔۔۔ مجھے اپنی ماں سے بہت محبت ہے۔۔۔ پہلی شادی ان کی پسند سے کی کرنی تھی۔۔۔ اب دوسری اپنی پسند سے کروں گا۔۔"

اس کے گالوں سے بہتے آنسوؤں کو چنتا وہ اس کے گالوں پر اپنی بیئرڈ رگڑتا اس کی سسکی نکال گیا تھا۔۔۔

"اگر اتنی محبت تھی تو اس سے پہلی شادی کیوں نہیں کی۔۔۔ میں اب دوسری شادی نہیں کرنے دوں گی۔۔۔"

وہ اس کو گھورتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

"تم چاہتی ہو میری محبت ادھوری رہ جائے۔۔۔ ساری زندگی اس کے لیے تڑپتے گزار دوں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں جھانکتے بچارگی سے بولا تھا۔۔۔ دل آویز کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔۔

"اگر تم نے دوسری شادی کی تو میں خود کو ختم کر دوں گی۔۔۔"

زارون نے اس کی کمر میں بازو وہ اس کا حصار توڑتی بھیگی آواز میں بولتی اٹھنے لگی تھی۔۔۔جب

حمائل کرتے اسے واپس اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"سوچنا بھی مت۔۔۔تمہارے بغیر میر اکیا ہو گا۔۔۔"

اس کے چہرے پر جھکتا وہ محبت سے چور بھاری لہجے میں بولتا اس کے چہرے کو اپنی شدتوں سے دہکا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

"دور ہو جاؤ زارون میر حیدر۔۔۔مجھے بات نہیں کرنی تم سے۔۔۔"

وہ ابھی تک اس کی آنکھوں میں اپنا عکس نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

"مگر مجھے تو اسی پیاری لڑکی سے بات کرنی ہے۔۔اس جنگلی بلی سے جس نے دو سال دور رہ کر مجھے بہت تڑپایا ہے۔۔۔خود سکون کی نیند سوتی رہی اور مجھ سے میری نیند چھین لیں۔۔۔"

اس کے بالوں میں چہرا چھپاتا وہ خمار آلود لہجے میں بولتا دل آویز کو شاک میں مبتلا کر گیا تھا۔۔۔

"کک کیا۔۔۔"

اپنی گردن پر اس کے لبوں کی جنوں خیزی محسوس کرتے وہ اپنی جگہ کانپ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں میں اتنا اچھا کیوں لگتا ہوں کہ صرف ہمدردی کا شکار ہو کر تم سے شادی کر لوں گا۔۔۔۔ اگر ہمدردی کے تحت ہی کرنی ہوتی تو نرمین سے نہ کر لیتا۔۔ جس نے خود کو بدنام تک کر دیا۔۔۔"

زارون اسے شاک پر شاک دے رہا تھا۔۔۔

اس نے نرمین کی تصویروں والی سچائی بتا دی تھی۔۔

"میری بات کا یقین نہیں کیا تم نے۔۔۔"

اس کی جانب دیکھتے شکوہ کیا تھا۔

"تم نے کوئی کسر چھوڑ رکھی تھی کہ میں یقین کرتا۔۔۔ ہر وقت تو میرا خون جلانے کے موقع ڈھونڈتی تھی۔۔'

زارون نے ماضی یاد دلایا تھا اور وہ سب یاد کرتے دل آویز کے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔

"مجھے مزا آتا تھا تمہیں تنگ کر کے۔۔۔ جب تم نظر نہیں آتے تھے تو میں تمہیں ڈھونڈ کر تمہارے پاس ایسی ویسی کوئی حرکت کرتی تھی۔۔ جس سے تمہیں غصہ آئے۔۔۔"

اس کے سینے پر ٹھوڑی رکھے وہ مزے لے لے کر اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں اس لیے کیونکہ تب تمہیں خبر نہیں تھی نا کہ آخر میں تمہیں میری بانہوں میں ہی آنا ہے۔۔۔ اب دیکھو کیسے گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔ اس ایک ایک لڑائی کا۔۔۔"

اس کے تیور خطرناک تھے۔۔

دل آویز کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"وہ ماضی تھا۔۔ ان باتوں کا اب کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔"

وہ اس کے سینے سے اٹھ گئی تھی۔۔

"بالکل تعلق ہے۔۔۔اس محبت کی کہانی کا آغاز ان لڑائیوں سے ہی ہوا تھا۔۔ حساب تو پورا دینا پڑے گا۔۔۔"

اسے کھسکتے دیکھ زارون اس کا دوپٹہ اپنی مٹھی میں دبوچ چکا تھا۔۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ تمہیں ابھی ریسٹ کی ضرورت ہے۔۔۔'

دل آویز کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت اور دیوانگی دیکھ دل آویز کے

لبوں پر زندگی سے بھرپور شرمگیں مسکان آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"میں نے مکمل ریسٹ کر لیا ہے۔۔۔اب میں بالکل ٹھیک

ہوں۔۔"

وہ اس کو بیڈ سے اترتے دیکھ واپس جھپٹ چکا تھا۔۔۔

دل آویز اس کے انداز پر اپنی کھلکھلاہٹ نہیں روک پائی تھی۔۔۔

جس میں زارون نے اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔۔۔

وہ اسے بیڈ پر لیٹاتا اپنے چوڑے وجود کے ساتھ اس پر سایہ فگن ہوا تھا۔۔۔

"اب بولو۔۔ کیا کہہ رہی تھی۔۔۔ مجھے تنگ کر کے مزا آتا تھا میری اس جنگلی بلی کو۔۔۔۔"

اس کے دونوں کلائیوں کو پکڑ کر بیڈ کراؤن سے لگاتا وہ اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

آج اس کے انداز کی جنونیت اور دیوانگی میں پہلے سے بھی کئی گنا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ دل آویز کو اپنے پورے وجود میں سنسنی سی دوڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

دھڑکنیں سینے میں گنگنا اٹھی تھیں۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ تمہارا غصے سے سرخ پڑتا چہرا مُجھے بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔۔"

اس کی شدتوں پر گہرے گہرے سانس لیتی وہ اب بھی باز نہیں آئی تھی۔۔

جب زارون میر حیدر کی جانب سے سرزد کی گئی بے باک گستاخی اس کے چودہ طبق روشن کر گئی تھی۔۔۔۔ شرم سے دوہری ہوتی وہ اسے گھور بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

جو آج اسے بالکل بھی مہلت دینے کی موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

"میں نے اتنا تنگ کیا پھر مجھ سے محبت کیسے ہو گئی تمہیں۔۔؟"

وہ باتوں میں لگا تک اس شخص کے جذبات پر بندھ باندھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ جن کی شدت ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔

"اسی بات میں الجھتے تو دو سال گزار دیئے کہ یہ سانحہ کیسے ہو سکتا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔"

وہ شرارتی لہجے میں بولا اپنی بات کے جواب میں اس کی صورت دیکھ قہقہ لگا کر ہنسا تھا۔۔۔

اس کے غصے سے پھولے گالوں وہ دیکھتے اسے بہت مزا آیا تھا۔۔۔

"مذاق کر رہا ہوں۔۔۔ محبت کی بنیاد تو اسی رات پڑ گئی تھی سنسان سڑکوں پر تنہا چلتے وہ سفر کہنے کو تو اس رات ختم ہو گیا تھا۔۔۔ مگر ہم دونوں تو ہمیشہ کے لیے اس کے مسافر بن گئے۔۔۔"

اس کی بات پر دل آویز نے حیرت زدہ سا ہو کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

تو اس کا مطلب اس رات صرف اسی کے دل کے ساتھ یہ حادثہ پیش نہیں آیا تھا۔۔۔ یہ شخص بھی اس کے ساتھ برابر کا متاثر ہوا تھا۔۔۔

اس کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔۔

"نرمین کو میری محبت کی خبر ہو گئی تھی۔۔۔ اسی خاطر اس نے وہ ساری پلاننگ کی۔۔۔"

وہ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

"ہمارا قسمت میں ملنا لکھا تھا۔۔۔ تو پھر دیکھو کیسے اتنی بڑی دنیا میں تم میرے گھر پناہ لینے آئی۔۔۔ میرے دل کی پکار تمہیں میرے پاس کھینچ لائی۔۔۔"

اس کی جانب محبت پاش نگاہوں سے دیکھتا وہ اس کے نازک وجود کو اپنی پناہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔۔

اس کی سانسوں کو پانی دھڑکنوں میں محسوس کرتے وہ حیا کے مارے اس کے وجود میں خود کو چھپا گئی تھی۔۔۔ اس شخص کی بے باکیاں اور جسارتیں بڑھ رہی تھیں۔۔۔

زارون نے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ لیمپ آف کر دیا تھا۔۔۔

"میں ہمارے بیچ گزرے ایک ایک لمحے کی یاد اپنے انداز میں تازہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ میرا ساتھ دو گی۔۔۔"

اس کی بھاری سرگوشی دل آویز کو اپنے کان کی لوح پر محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔ دل بہت زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔

وہ لبوں سے کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ مگر لرزتی پلکوں کو جھکائے وہ خود سپردگی کے عالم میں اپنے آپ کو پوری طرح سے اس شخص کے حوالے کر گئی تھی۔۔

وہ اس کے پور پور کا مالک تھا۔۔۔ وہ ان پناہوں میں اپنی ساری زندگی گزارنا چاہتی تھی اور اسی سینے پر سر رکھ کر اپنی آخری سانسیں لینا چاہتی تھی۔۔۔

وہ جس انسان کو اس کا دل بے آواز مانگتا آیا تھا۔۔۔ وہ اب پورے کا پورا اسی کا ہو چکا تھا۔۔۔

زارون اسے بیتے لمحوں کی داستان سناتا اپنی پناہوں میں قید کیے اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا اس نازک جان کو پوری طرح سے اپنی محبت کی شدت سے آگاہ کرتا چلا گیا تھا۔۔۔

اس کی بے باکیوں اور گستاخیوں پر شرم سے دوہری ہوتی وہ واپس اسی کے مضبوط سینے میں اپنا چہرا چھپا گئی تھی۔۔۔۔

جس دن کا آغاز بہت بھاری اور بوجھل سا تھا۔

اس کا اختتام خوشبوؤں میں مہکتی حسین رات پر ہوا تھا۔۔۔۔اس دونوں نے اپنی انا کو محبت کے آگے قربان کر دیا تھا۔۔۔

اپنے جذبات کو اقرار کرتے ایک دوسرے کو بتا دیا تھا کہ وہ دونوں کتنے ضروری تھے ایک دوسرے کے لیے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

جعفر صاحب صحت یاب ہو کر گھر واپس آ چکے تھے۔۔۔ قیس کے ساتھ ساتھ محمود غوری کو بھی جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔ محسن غوری اس سازش میں شریک نہیں تھے۔۔۔

مگر جعفر صاحب یہ بات کبھی نہیں بھولنے والے تھے کہ ان کے خاندان اور بھرے پڑے گھر کے ہوتے ہوئے بھی ان کی بیٹی دربدر کی ٹھوکریں کھاتی رہی تھی اپنی عزت کی حفاظت کی خاطر۔۔

ان کے خاندان کے کسی فرد نے اس کی حفاظت نہیں کی تھی۔۔۔

وہ خود پر ہوا قاتلانہ حملہ بھول سکتے تھے۔۔ مگر اپنی بیٹی کے ساتھ ہوئی زیادتی وہ مر کر بھی معاف نہیں کر سکتے تھے۔۔

انہوں نے محسن غوری اور ان کی فیملی کو بھی اپنے گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔ اور اپنی وفادار ملازمہ رشیدہ کے لیے اپنے خزانوں کا منہ کھول دیا تھا۔۔۔ جس نے ان کی بیٹی کے لیے جو کیا تھا وہ ساری زندگی کے لیے اس کے احسان مند ہو گئے تھے۔۔۔۔

جب وہ سوچتے تھے کہ اگر زارون اور اس کے گھر والے ان کی بیٹی کے تحفظ کے لیے نہ کھڑے ہوئے ہوتے تو کیا ہوتا۔۔۔

اس کے اپنی خونی رشتوں نے اسے نوچ کھسوٹ کر کھا جانا تھا۔۔۔

وہ زارون اور اس کے گھر والوں کے بہت احسان مند تھے۔۔۔ ان کا اپنے رب کے فیصلوں پر یقین مزید مضبوط ہو گیا تھا۔۔

زارون جیسا داماد شاید وہ خود بھی کبھی نہ ڈھونڈ پاتے اپنی بیٹی کے لیے۔۔

وہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا انہوں نے ہمیشہ سے اپنے داماد کو تصور کیا تھا۔۔۔

وہ بالکل ان کی طرح ان کی بیٹی کو محبت دیتا تھا۔۔۔ اس کی ہر چھوٹی بڑی ضرورت کو خیال رکھتا تھا۔۔۔

اس کے منہ سے نکلنے سے پہلے اس کی ہر بات پوری کر دیتا

تھا۔۔۔۔

وہ اس سے بہت خوش تھے۔۔۔ بلکہ اب انہیں دل آویز سے بھی

زیادہ وہ عزیز ہو گیا تھا۔۔

یہ بات دل آویز کو محسوس ہوتی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس کی خیریت

سے پہلے زارون کی خیریت دریافت کرتے تھے۔۔۔

وہ جانتے تھے کہ زارون ان کی بیٹی کو دھیان تو ہر حال میں رکھے گا

ہی۔۔۔۔

زارون میر حیدر نے اپنے اگلے کنسرٹ میں ہی اپنے چاہنے والوں کو بتا دیا تھا کہ اسے جس لڑکی کی تلاش تھی وہ اب مل چکی ہے۔۔۔

اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اب تک اس نے اپنے کسی بھی کنسرٹ میں کوئی خاص مہمان کیوں نہیں بلایا تھا تو اس کی یہی وجہ تھی کہ اس کی خاص گیسٹ صرف اور صرف دل آویز جعفر ہی ہو سکتی تھی۔۔۔

اس نے مکمل اونر کے ساتھ اسے اپنے کنسرٹ میں مدعو کیا تھا۔۔۔ سب لوگ بے تابی سے اس کی محبوبہ اور بیوی دیکھنے کے منتظر تھے۔۔۔

وہ سٹیج پر کھڑا گانا گا رہا تھا اور وہ سامنے پہلی لائن میں کھڑی محبت پاش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ کیمرہ اسی نے چہرے پر فوکس تھا۔۔

زارون کے پیچھے لگی بڑی سی سکرین پر اس کا حسین چہرا جگمگا رہا تھا۔۔۔ اور آگے وہ کھڑا تھا۔۔

یہ منظر بے پناہ خوبصورت تھا۔۔۔

اپنے گھر بیٹھ کر سکرین پر زارون کا کنسرٹ دیکھتے اس کے یونیورسٹی کولیگ تو اس منظر پر شاک رہ گئے تھے۔۔۔۔ بہت سارے لوگ تو اس کنسرٹ میں موجود بھی تھے۔۔۔۔

سب کو ہی یہ منظر سو والٹ کا جھٹکا دے گیا تھا۔۔۔۔۔ نرمین گھر بیٹھی اسی بات پر افسوس کر رہی تھی کہ اسے محبت تو نہیں ملی تھی۔۔۔ مگر اس نے اس چکر میں اپنا بہت بہترین دوست کھو دیا تھا۔۔

تحریمہ کا ایک سال قیس سے افیئر چلا تھا۔۔۔ اس نے دل آویز کی بات پر یقین نہیں کیا تھا اور اپنا سب کچھ لٹا بیٹھی تھی اس ٹائم پاس لڑکے کے ہاتھ۔۔۔

جس نے شادی کا کہنے پر اسے بلیک میل کرنا شروع کر دیا تھا۔۔۔

پچھلا ایک سال اس نے ذہنی اذیت میں گزارہ تھا۔۔۔ قیس کے

جیل میں جانے کی خبر پر اسے تھوڑا سکون ملا تھا۔۔۔

فجر اور اسامہ کنسرٹ میں خاص طور پر اس سے ملنے آئے

تھے۔۔۔

اسامہ قیس کی حرکتوں کی وجہ سے بہت پہلے اس سے الگ ہو گیا

تھا۔۔۔ جس میں فجر کا بہت ہاتھ تھا۔۔۔

ماہا کے فادر کی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔ جس کے بعد اس کے مالی حالات بہت برے ہو گئے تھے۔۔۔ وہ اب جاب کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔۔۔

اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ دل آویز کے پاس آ کر اس سے معافی مانگ سکے۔۔۔ مگر جب دل آویز کو اس کے حالات کا پتا چلا تھا تو اسے ڈھونڈ کر دل آویز نے اس کی مدد کی تھی اور اسے اپنے بابا کی کمپنی میں اچھی جاب دلوائی تھی۔۔۔

اتنا مہربان بننا اس نے اپنے شوہر سے سیکھا تھا۔۔۔ جس نے اسے صبر اور اعلیٰ ظرفی کے ساتھ رہنا سیکھایا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کی سنگت میں ایک بہت ہی پر سکون زندگی گزار رہے تھے۔۔۔۔دل آویز اپنے رب کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی کہ اس کے نصیب میں ایسا شخص لکھا گیا تھا۔۔

جو اسے اس کے ڈیڈ کی طرح محبت کرتا تھا۔۔۔

وہ اب اس کے ہر کنسرٹ میں جاتی تھی۔۔۔اور ہمیشہ خاص مہمان وہی ہوتی تھی۔۔۔۔

زارون میر حیدر کی یہ محبت اسے ایسے ہی مغرور بنا دیتی تھی۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔